اس کتاب کی درخواست بنام منشی محمد خلیل مہتمم مطبع گلزار محمدی میرٹھ آنی چاہیے اور انہیں مطبع

زاد غریب

المعروف

بہ ماہ مغرب

جسمیں تمام ممالک عرب کی سیاحت و کل بلاد و امصار معتبرہ اہل اسلام مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ
و دمشق و بیت المقدس کہ جسکو خانہ کعبہ کل انبیاء سابقین کہنا چاہیے و کربلائے معلی و نجف اشرف
و مصر و شام و کنعان و عراق و مدائن و بصرہ وغیرہ و مزارات شہدائے کربلا و اولیاء اللہ و
انبیاء علیہم السلام جہاں جہاں مدفون ہوئے مع نقشہ جات مقامات مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ
و کربلائے معلی و قبہ حضرت غوث پاک و بیت المقدس وغیرہ کے چشم دید مفصل مشرح حالات

تصنیف شریف حاجی الحرمین جناب نواب محمد عمر علیخاں صاحب بہادر
والی ریاست باسودہ جنہوں نے اپنی تمام عمر عزیز کا حصہ سیاحت تمام دنیا میں صرف کردیا

مع مناسک حج

قاعدہ طواف بیت اللہ شریف جس جس موقع پر حجاج کو ادا کرنی چاہئیں غرضکہ سیاحان
ممالک عرب کے واسطے ایک رہنما کامل ہے اور زائران بیت اللہ شریف کیواسطے جام جہاں نما

ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجری میں بفرمایش و بشمول کرمی جناب قاضی سراج الحق صاحب
رئیس قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفرنگر مقیم شہر میرٹھ
مطبع گلزار محمدی میرٹھ میں منشی محمد خلیل مہتمم
مطبع کے اہتمام سے چھپی
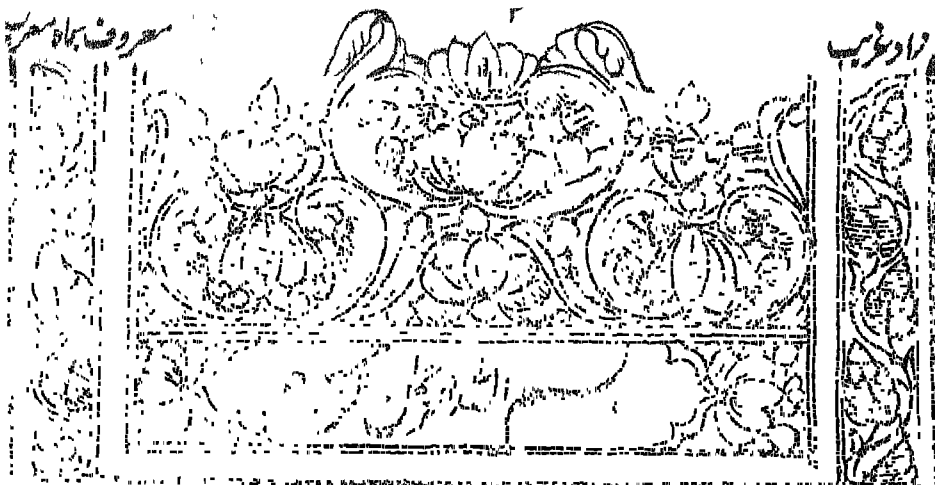
حمد کی قابل ہے وہ جان آفرین | جسکا کل عالم مین ہے نقش حسین
شان اوسکی ہے ہر ایک شے سے عیان | سب مین ظاہر اور سب سے نہان
اس تعلق پر بھی سب سے پاک ہے | عاجز اوسکی کنہ مین ادراک ہے

حمد و ثنا کے لایق وہ خالق پاک ہے جسکی کنہ ماہیت مین عاجز ادراک ہے جسنے طرح طرح کے اعداد اور انواع انواع اقسام قسم قسم کے اجسام انگشت نما مخلوقات بلسان ستائش سے عالم کو گوناگون بنایا تختہ زمین - یورپ - امریکا - افریقہ - ایشیا کو جسمین ہند بھی ہے اشیائے بوقلمون سے مزین فرمایا - اگر بنظر اجمال دیکھو تو تختہ زمین فرش آسمان ہے سارا جہان گویا مختصر نمایش گاہ کا مکان ہے

لمولفہ بیت

آسمان ہے سقف اور صحن زمین کا فرش ہوا | غور سے دیکھو تو دنیا ایک عجائب خانہ ہے

ہزارون صلوۃ اور لاکھون تحیات اوس فخر موجودات باعث ایجاد کائنات کے سزاوار ہین کہ جسنے نفاق و خلل اور اختلاف ملل کو دفع کیا تباین مذہبی و تخالف مشربی کو رفع کیا بہکے ہوؤن کو سیدھا راستہ ہدایت کا بتایا اور تمام تشنہ لبون کو ایک گھاٹ پانی پلایا

یاد باد

یہ وہی ہے عاجز خستہ تن جو ہمین یاد ہے کہ خدا یاد ہو

جسکو آپ باعتبار حرکات و سکنات ظاہری کے وحشی سمجھتے تھے اور اب بحیثیت نما[illegible]
عمری کے اطلاق رئیس کا اوس پر کرتے ہو لقصد یہ دیتا ہے کہ یاد و شعور یعنی عنفوان شباب سے
جب سے اوسنے جوانی دیکھی ہین آجتک مولفہ فلک نے تجکو پھرایا در بدر مثل صرصر
روان دوان ہون رئیس قسمت مین آب و دانہ لکھا ہے میرے کہان کہان کا
ظاہر اس کے اسباب کچھہ تو کچھ تو بھی اصحاب حکمران اور کچھہ بے اعتنائی احباب
دوران اور کچھہ دی چرخ جفا گستر اور کچھہ قسمتی کا گلہ ہے مگر سچ کہنا ایک امر فضول
ہے اصل یہ ہے کہ اس سے کچھہ حاصل نہ اور نہ کچھہ حصول ہے مولفہ ہزاروں صدمے
اوٹھائے دلیر رئیس اتو بھی ہے جسپر چلو سفر کو لپیٹو بستر نہ یہان رہین گے نہ دیکھیں گے یہان
بجز افسردگی کی گفتگو تھی جو الفیاض طبیعت کیوقت بے اختیار سرزد ہو جاتی ہے
معاف کیجیو اب اصل مدعا لیجئے کہ دنیا مین سفر عجیب چیز ہے اور جسکو اسکی تمیز ہے
وہ باندازہ سے اول دنیا مین نام اور آخرت مین باعث حسن انجام دوم اس کے
باعث نئی نئی صورتین اور طرح طرح کی مورتین نظر آتی ہین کہین اہل حبش ہین کہین
ارباب رنگ ہین کہین حضرات روم کہین اصحاب فرنگ ہین غرض رنگا رنگ ہین
کہین گورے کہین کالے ہین میرے مالک کے رنگ ڈھنگ بھی نرالے ہین —
مولفہ کہین گورے ہوئے کہین کالے ؛ صنعت اللہ کے ہین سارے رنگ عجیب عجیب و طرفہ
قسم قسم کی عمارتین عمارتوں مین نقاشیان نظر آتی ہین جسکے باعث عقل کو تیزی طبیعت کو
فرحت دل کو بشاشت حاصل ہوتی ہے

حال وجہ تسمیہ ملک عرب

اب ہم شروع مطلب سے پہلے چند فوائد کا بیان کرتے ہین جو خاص متعلق اس سفر سے ہین
فائدہ جسطرح ہر کتاب بلکہ ہر باب کیا ہر مطلب و ہر مدعا کے ابتدا بسم اللہ سے

لگی جاتی ہے اسی طرح سے مین نے سفر کا شروع حج سے کیا ہے **فائدہ اول** یہ حصہ دوم
زاد غریب ایک سفر اور تین منزل پر ہے سفر حج مین **منزل اول** حجاز اس مین
دو مقام ہین **منزل دوم** مصر و شام **منزل سوم** عراق عرب **فائدہ** جہانتک
ہمت نے مدد اور کوشش نے کام اور پاؤن نے یاری اور فکر نے مددگاری کی غرض
جہانتک بن سکا آپ ہی بذات خود ہر شئے کی تحقیقات اسطرح کی کہ اپنی سمجھ مین آجائے
قاعدے جغرافیہ کے جاننے اور ریاضی و جبر مقابلہ خرچ کیا پھر بھی کسی کی سمجھ مین نہ آیا
وہ کس کام کا۔

للمؤلفہ

علمیت لاکہ خرچ کی تو کیا ۞	بات وہ کہیے جو سمجھ مین آئے

اس پہ بھی اگر حضرات داد نہ دین تو خاتمہ ہے۔ اللہم اختم لنا بالخیر والسعادت مشتمل اس مین
ایک مقدمہ ہے اور چند فوائد مقدمہ شامل ہے چند دفعات پر **دفعہ اول** ملک عرب
ایشیا کا غربی حصہ ہے جو شامل ہے تین اقلیم پر اقلیم اول اور اقلیم دوم اور اقلیم سوم
دفعہ دوم جسقدر اماکن شریف اور معابد متبرکہ مثل مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور بیت المقدس
و خلیل الرحمن اور کربلائے معلی اور نجف اشرف و بغداد شریف اور مزارات انبیا سب
ملک عرب ہی مین واقع ہین اسی سبب اس ملک کو دنیا پر فضیلت ہے اور باوجود چھوٹے ہونے
کے تمام روئے زمین کا منقسم ہے کل دنیا دو حصہ ہوئی عرب و عجم مکہ شریف اور مدینہ طیبہ ملک
حجاز مین واقع ہین بیت المقدس و خلیل الرحمن ملک شام مین بغداد شریف کربلائے معلی نجف اشرف
عراق مین یہ سب ملک عرب ہے **دفعہ ۳** وجہ تسمیہ مین اسکو عرب اسواسطے کہتے ہین کہ اس
مین کل قوم عرب آباد ہین اور یہ غربی حصہ بطور جزیرہ محیط ہے **دفعہ ۴** حدود اربعہ یہ ہین کہ حد
غرب اس کی بحر قلزم ہے اور حد جنوبی بحر ہند اور حد شرقی بحر فارس اور حد شمالی دریائے فرات
واقع ہے **دفعہ ۵** یہ جزیرہ پانچ حصون پر منقسم ہے **اول** تہامہ یعنی جنوبی حجاز **دوم**

ملہ کل انبیا یہین پیدا ہوئے قرآن مجید بھی یہین نازل ہوا زبان عربی مین ۔

نجد ملک واقع ہی درمیان حجاز اور عراق کے سوم حجاز ملک ہی مابین نجد اور تہامہ کے حد
فاصل اس کے پہاڑ ہین کہ جو حدود یمن سی شروع ہوکر ملک شام مین لاحق ہوئی ہین قریب
مدینہ منورہ کے چہارم عروض یمامہ سے بحرین تک پنجم یمن ملک مشہور ہی دفعہ ۶ جزیرہ
شروع ہوا ہی جزیرہ شام بلقا سے طرف ایلہ کے پہر یہ چلا گیا ہی بحر قلزم سے لیکر ینبع اور جدہ اور
زبید تک پہر یہ چلا گیا ہی مشرق کیطرف ساحل یمن سی بحر ہند کے کنارے کنارے عدن سے
ساحل ظفار اور مہرہ تک یہ لوٹ گیا ہی ساحل بحر فارس سے عمان اور بلاد بحرین اور قطیف
اور کاظمہ بصرہ اور کوفہ تک پہر لوٹ کر جانب غرب فرات پر سی ہوتا ہوا بلقا مین جا ملا ہے
اس طرح کہ بلقا سے شراۃ تین منزل اور شراۃ سے ایلہ تین منزل اور ایلہ سے جار بیس منزل
اور جار سے ساحل جحفہ تین منزل اور جحفہ سے جدہ تین منزل اور جدہ سی عدن ایک مہینہ
کی راہ اور عدن سے سواحل مہرہ ایک مہینہ اور مہرہ سے عمان از راہ بحرین ایک مہینہ
اور عمان سی ہجر ایک مہینہ اور ہجر سے عبادان عراق پندرہ دن اور عبادان سے بصرہ دو
دن اور بصرہ سی کوفہ بارہ دن اور کوفہ سی بالس بیس دن اور بالس سے سلیمہ ساتھ دن اور سلیمہ
سے غوطہ و دمشق چار دن اور غوطہ اور دمشق سے حوران تین دن اور حوران سی بلقا چھہ دن
یہہ دور محیط جزیرہ عرب ہی اگر اسکو دور کرے تو سات مہینے گیارہ دن مین پہر آسکتا ہی بقول
سلطان عماد الدین کے دفعہ ۷ دریائے مشہور اس ملک مین مع مصر تین ہین فرات - دجلہ
رود نیل دفعہ ۸ پہاڑ نامی یہہ ہین جبل طور جبل کرہ جبل احد وغیرہ دفعہ ۹ آب وہوا
گرم شام کی معتدل دفعہ ۱۰ معدنیات سیسہ - تانبا - لوہا - در نجف - الماس - عقیق -
طلا دفعہ ۱۱ نباتات میوہ جات ہر قسم کے - انگور - انار - انجیر - کشمش - بادام - پستہ
وغیرہ دفعہ ۱۲ دساور کل آمدنی چاول کپڑا اسوتی اور اشیائے ہر قسم کی یورپین دساور
رفتنی میوہ جات قند سفری سیسہ - فولاد - چینیہ کہجور دفعہ ۱۳ کل عرب عدنان اور قحطان
کی اولاد ہین جب ان سی شاخین جدا ہوئین تو اہل لغت نے کل شاخون کو چھہ طبقہ مین منقسم

کیا اول شعب دوم قبیلہ سوم عمارہ چہارم بطن پنجم فخذ ششم فصیلہ لیکن
تقسیم انکی بسبب قلت اور کثرت جماعت کے ہے فائدہ اصطلاح عربون مین پانچ لفظون
پر اطلاق قبیلہ کا کیا جاتا ہے بخلاف بطون اور افخاذ کے اول آب دوم بنی و بنو سوم
جمع اور الف لام مانند طالبین اور معاقرہ چہارم آل پنجم اولاد۔ اب مین کل شعب اور قبایل
عرب کو بلا انضباط مجملاً بیان کرتا ہون ۱ بنو اسعد ۲ ربیعہ ۳ آل حجر بلاد مغرب مین یمن ۴
آل سلطان حجاز مین ۵ آل ظفر ۶ آل عیطے حجاز اور شام مین ۷ آل عنزی حجاز مین ۸
آل نفاخ بلاد عراق مین ۹ آل فضل بلاد شام مین ۱۰ اولاد ابی طالب افریقہ مین ۱۱ اولاد
ہوبر پہ جوف مین ۱۲ اولاد صبورہ بلاد مغرب مین ۱۳ ابرجان بلاد لقمان و برباک مین قریبہ
وادی فنج کے ۱۴ احبورہ عراق مین ۱۵ احداریہ حبشہ و سوڈان علاقہ مصر مین ۱۶ احملیہ
مین ۱۷ اخراسان حجاز و شام مین ۱۸ ادواش یمن مین ۱۹ ارمیون جوف مین ۲۰ ر والیہ
جوف مین معہ بنی زبید کے ۲۱ رفیدات ۲۲ زراق شام مین ۲۳ سراحین ۲۴ جبھات
حجاز مین ۲۵ عائد اکثر ملک عرب مین ۲۶ ساقہ حجاز مین ۲۷ عقمان ارض برباک مین
۲۸ عتق حجاز مین اسی قبیلہ سے زید بن حارث صحابی ہیں ۲۹ مرابدہ بلاد برباک مین ۳۰
نعیمیون شام مین ملحق بملک مصر ۳۱ بنو تنوخ یمن اور شام مین ۳۲ اخلاف ایک فرقہ
ہے تنوخ کا ۳۳ اخارشہ مصر مین ۳۴ بنو بریدہ ۳۵ بنو بیاضہ مصر مین قریب راہ شام
کے ۳۶ بنی جارم ۳۷ بنو جرم ۳۸ بنو جارشہ بلاد شام مین ۳۹ بنو حدان ۴۰ بنو حلیجہ
حجاز مین ۴۱ بنو خماس شرقی دیار مصر مین ۴۲ بنو حی شام مین ۴۳ بنو خلیفہ ۴۴ بنو
حین مصر مین ۴۵ بنو ربیعہ شام مین ۴۶ بنو زبید دمشق مین ۴۷ بنو سعد ۴۸ بنو سماک مابین
برقہ و عقبہ ۴۹ بنو شکیل ۵۰ بنو شماد دیار مصر مین ۵۱ بنو شمر جبل طے مین ۵۲ بنی صدیلہ
قوم صعور مین رمضی مین جو راستہ ہے درمیان مصر اور شام کے ۵۳ بنو عائذ ۵۴ بنو عایذ عامر
مین ۵۵ بنو عمرو ۵۶ بنو کلب دیار مصر مین اور سوا ان چھپن قبیلون کے اکہتر قبیلا او

ہین جنکی عرب ہونیمین اختلاف ہی بسبب طوالت کے اونکا مذکور نہین کیا جسکو انکی تفصیل دیکھنی منظور ہو سبائک الذہب فی قبائل العرب مین دیکھے دقعہ ۱۴ اس جزیرہ یعنی ملک عرب پر اول اسلام کے وقت سی خلفاے اربعہ حکمران رہی پھر بنی امیہ ہوی پھر بنی عباس مالک ہوئی اونکی بعد سلاطین مختلف حکمران رہی یہانتک کہ سلاطین عثمانیہ قابض ہوے حقیقت اونکی یعنی حال تاریخی اسطرح سے ہی کہ کل سلاطین روم عثمان خان سے لیکر عبدالحمید خان سلطان حال تک چونتیس ۳۴ ہوی اور جو بلا استقلال رہکر مر گئے اونکا مذکور نہین ۱ عثمان خان ۲ اورخان ۳ مراد خان ۴ بایزید یلدرم ۵ محمد خان ۶ مراد خان ثانی ۷ محمد خان ثانی ۸ بایزید خان ثانی ۹ سلیم خان ۱۰ سلیمان خان ۱۱ سلیم خان ثانی ۱۲ مراد خان ثالث ۱۳ محمد خان ثالث ۱۴ احمد خان ۱۵ مصطفی خان ۱۶ عثمان خان ثانی ۱۷ مراد خان رابعہ ۱۸ ابراہیم خان ۱۹ محمد خان رابعہ ۲۰ سلیمان خان ۲۱ احمد خان ثانی ۲۲ مصطفی خان ثانی ۲۳ احمد خان ثالث ۲۴ محمود خان ۲۵ عثمان خان ثالث ۲۶ مصطفی خان رابعہ ۲۷ عبدالحمید خان ۲۸ سلیم خان ثالث ۲۹ مصطفی خان رابعہ ۳۰ محمود خان ثانی ۳۱ عبدالمجید خان ۳۲ عبدالعزیز خان ۳۳ مراد خان خامس ۳۴ عبدالحمید خان ثانی - ابتدا ان کی سلیمان خان سی ہے قدیم باشندہ بلدہ ماہان کے ہین جو قریب بلخ کے واقع ہی جبکہ چنگیز خان نے بلخ کو جلایا اور سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ بعد جنگ بکر کے طرف ہندوستان کے فرار ہوا اوس وقت سلیمان خان معہ پچاس ہزار قبیلہ ترک کے ارض روم کیطرف روانہ ہوا اور حلب سے گذر کر نہر فرات کو عبور کر رہا تہا کہ گھوڑی پر سے گر کر غرق آب ہو گیا اکثر اوس کے ہمراہی متفرق ہو کر چلے گئے ملک شام مین ترک اونہین کی اولاد ہین یہہ واقعہ ۶۲۰ھ مین ہوا سلیمان خان کے چار لڑکے تھے اول سنقر دوم ولیقدار یہہ دونو بلاد عجم کیطرف چلے گئے سوم ارطغول چہارم کون دوغدی یہہ دونو بجانب سلطان علاؤالدین سلجوقی ملک قونیہ مین رہی ارطغول کفار سے جہاد کرتا رہا اسقدر انکا مابین

قبر و حصار اور بیلیجگ کے رہا ۶۸۰ھ مین مرا اس کے بعد اس کا فرزند رشید عثمان خان
ہوا پیدائش اسکی ۶۵۶ھ مین ہوئی اسی سے فتوحات نمایان کین تمام عمر اس کی جہاد مین
صرف ہوئی سلطان علاؤالدین نے بجلدوی ان کارنمایان کے ۶۹۹ھ مین خطاب سلطان
کا عنایت کیا نسبت آل عثمان کی اسکی طرف ہی چھبیس ۲۶ برس سلطنت کرکے ۷۲۵ھ مین
انتقال کیا خوش خوراک و بہادر اور سخی تھا اوس کے بعد سلطان اورخان ہوا اس کے وقت
مین شہر بروسا فتح ہوا اوسی شہر سلطنت مقرر کیا اور بہت ملک نصاریٰ فتح ہوئے شہزادہ
مراد افندی اور اہل نصاریٰ سے اناطول پر لڑائی سخت ہوئی مراد فتحیاب ہوا آخرش پینتیس ۳۵
برس سلطنت کرکے ۷۶۱ھ مین مرا اس کے بعد سلطان مراد پہلا ہوا پیدائش اس کی ۷۲۶ھ
مین ہوئی اور ۷۶۱ھ مین تخت پر بیٹھا اسکی وقت مین منجملہ اور بلاد کے ادرنہ جیسی اور بانوپول
گلشی مین فتح ہوا اور اسکے عہد مین کل بلاد سے ممالیک جمع کرنیکا قاعدہ مقرر ہوا اوس کا نام ینگیچری
یعنی نئی فوج رکھا اور لباس بڑکا کا ایجاد ہوا کل مدت سلطنت اسکی اکتیس ۳۱ برس کی ہوئی
چھیاسٹھ برس کی عمر مین سنہ ۷۹۲ھ بلواش کے ہاتھ سے شہید ہوا اس کے بعد سلطان بایزید یلدرم
ہوا پیدائش اس کی سنہ ۷۴۳ھ مین ہوئی اکثر ملک نصاریٰ پر قابض ہوا آخر نصاریٰ نے تنگ
آکر امیر تیمور کو اس کی لڑائی پر برانگیختہ کیا اور بایبجان کے قریب لڑائی ہوئی سلطان مصطفے
خلف اکبر مارا گیا اور بایزید شکست کھا کر قید ہوا دس برس سلطنت کرکے سنہ ۸۰۵ھ قید مین مرا
بعد از ان اوس کی اولاد مین یعنی عیسیٰ اور موسیٰ اور سلیمان اور قاسم اور محمد مین تنازع
رہا بارہ ۱۲ برس تک آپس مین لڑائی رہی آخر محمد سنہ ۸۱۶ھ مین سلطان مستقل ہوا پیدائش اس
کی سنہ ۷۷۷ھ مین ہے اس کے وقت مین مدارس کی بہت کثرت ہوئی اور اہل حرمین شریفین
کیواسطے مواجب اور وظائف مقرر ہوئے اونتالیس ۳۹ برس کی عمر مین نو برس سلطنت کرکے
سنہ ۸۲۵ھ مین مرا بعد اسکی سلطان مراد خان ثانی ہوا سنہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا اٹھارہ برس کی عمر
مین تخت پر بیٹھا اکتیس ۳۱ برس سلطنت کرکے تخت سلطان محمد کو سپرد کرکے آپ گوشہ

نشین ہوا سلطان محمد خان ثانی فاتح سنہ ۸۳۳ میں پیدا ہوا اور سنہ ۸۵۵ میں متولی سلطنت
ہوا اس کے عہد میں سلطنت عثمانیہ کو نہایت استقلال ہوا اسنے ایجاد قانون کیا اور بتاریخ
۲۰ جمادی الآخر سنہ ۸۵۷ پچاس ۵۰ دن کے محاصرہ میں قسطنطنیہ فتح کی اور آیا صوفیہ کی جو
ایک بہت بڑا گرجا النصارا کا تھا جامع مسجد مقرر کی اکتیس ۳۱ برس سلطنت کرکے سنہ ۸۸۶ میں
مرا بعد اس کے سلطان بایزید خان ثانی ہوا سنہ ۸۵۱ میں پیدا ہو کر پینتیس برس کی عمر میں تخت
پر بیٹھا اس کے بھائی سلطان جم نے دو مرتبہ فساد کیا اور ہر وقت شکست کھائی۔
اول مرتبہ مصر کی طرف بھاگا دوسری بار [illegible] کے ملک میں چلا گیا سنہ ۸۸۷ میں آخر ایک
حجام کو بلا کر استرہ زہر آلودہ سے سلطان کی حجامت ہوئی بسبب اثر زہر کے مرا صاحب
اولاد کثیر تھا منجملہ انکے جہان شاہ احمد اور قرقود اور عبداللہ اور علم شاہ اور سلیم خان کو
بسبب ناراضی کے ساجق العالیہ [illegible] اور دوسری طرف نکال دیا اور ملک کو اسطرح تقسیم کیا
کہ جہان شاہ کو ملک قرمان اور قرقود کو ملک منتشا اور سلیم خانکو طرابزون دیا اور
سلطان احمد کو اماسیہ بخشا اور ولیعہدی کی تجویز تھی کہ سلطان پر مرض نقرس نے کہ بیماری موروثی
آل عثمان ہے غلبہ کیا اور بسبب غلبہ ضعف کے حرکات و سکنات سے معذور ہو گیا وزرا
بصلاح عسکریہ تجویز کی کہ سلیم کو رشید و عاقل ہے تخت پر بٹھایا جائے اور بایزید معزول
کیا جائے اس ارادہ سے سلطان سلیم کو طلب کیا اول مرتبہ سلطان سلیم شکست کھا کر چلا
گیا دوسری مرتبہ پھر خروج کیا وزرا نے بایزید کو سمجھا کر ادرنہ کی طرف روانہ کیا
اور سلیم تخت پر بیٹھا اثنائے راہ قریہ جودلو میں واردات سم کی واقعہ ہوئی سنہ ۹۱۸
میں مرا باسٹھ برس کی عمر ہوئی اسکے بعد سلطان سلیم خان ہوا پیدائش اسکی
بمقام اماسیہ سنہ ۸۷۲ میں ہوئی اور سنہ ۹۱۸ میں تخت پر بیٹھا بڑا جابر اور قاہر تھا جب اس
کی تخت نشینی کی خبر سلطان احمد کو ہوئی جو آپ کو ولیعہد جانتا تھا سلیم پر خروج کیا بر
وقت لڑائی کے احمد گرفتار ہوا اور بحکم سلطان سنہ ۹۱۹ میں پھانسی دیا گیا اسکے بعد سلطان

قور قودا اور سلطان محمد بن شاہنشاہ اور عثمان بن علیم شاہ اور مصطفی او . خان اور سلیمان
اولاد محمود کو قتل کیا اور شاہچہ بچون اولاد آل عثمان کو مروایا مقام برسا مین جب کثرت
وخون سے فارغ ہوا تب فتوحات ممالک کی طرف مصروف ہوا اول شاہ اسمعیل صفوی کہ
حیدر سے لڑا اور اوسکو شکست دی پھر ملک سلاطین جوزیہ سے فتح کیا اور ملک
چراک لیا اور شام وحلب کو فتح کرکے تمام ممالک مفتوحہ کو ضمیمہ سلطنت کیا سنہ ۹۲۶
مین مرا چودہ برس سلطنت کی بعد اس کے سلطان سلیمان خان ہوا پیدائش اسکی
سنہ ۹۰۰ مین ہوئی اسکے وقت مین بغداد اور تمام عراق عرب فتح ہوا ترمیم قلعہ بیت المقدس
اور بعض امکنہ حرمین شریفین اسیکے وقت کی ابتک یادگار ہین چوہتر برس کی عمر مین اونچاس
برس سلطنت کرکے سنہ ۹۷۴ مین مرا اس کے بعد سلطان سلیم خان ثانی ہوا پیدائش اس کی
سنہ ۹۲۹ مین ہوئی یہ بہت رحیم رعایا پرور علم دوست تھا جزیرہ قبرس جسے انگریز سیپرس
کہتے ہین فتح ہوا نو برس سلطنت کرکے چھیالیس برس کی عمر مین مرا اوس کے بعد سلطان
مراد خان ثالث ہوا سنہ ۹۵۳ مین پیدا ہوا یہ پادشاہ بہت مہیب اور شجاع تھا بیس برس
سلطنت کرکے سنہ ۱۰۰۳ مین مرا اسکی بعد سلطان محمد خان ثالث ہوا سنہ ۹۷۴ مین پیدا ہوا
پندرہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اس کے وقت مین اکراسے فتح ہوا اور نصاریٰ چار لاکھ
چڑھ آئے قریب تھا کہ سلطان کو شکست ہو مگر اتفاقاً بسبب نفاق کے آپس مین لڑنے لگے
سلطان فتحیاب ہوا نو برس سلطنت کرکے سنہ ۱۰۱۲ مین مرا بعد اس کے سلطان احمد خان
سنہ ۹۹۲ مین پیدا ہوا یہ بہت بڑا مدبر اور مخیر تھا آثار اسکی وقت کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین
ابتک موجود ہین جواہرات بیش بہا روضہ طیبہ مین اسکی وقت کے ہین اہل یورپ سے
خروج کرکے برو سانک لے لیا پھر سلطان نے بعد جنگ و جدال کے نصاریٰ کو ممالک محروسہ
سے نکال دیا وزیر اعظم انکا مراد پاشا بڑا عاقل اور مدبر تھا جس نے بعض بلاد یمن کو فتح کیا
غرض کہ سلطان نے سنہ ۱۰۲۶ مین انتقال کیا بعد اس کے اسکا بھائی مصطفیٰ خان سنہ ۱۰۰۰ مین

پیدا ہوا تھوڑے دن سلطنت کی بسبب فضل و کمال زہد و تقوی کے سلطنت ترک کرکے
عثمان خان ولد احمد خان کو اپنا جانشین کیا عثمان خان سنہ ۱۰۲۷ مین تخت پر بیٹھا فوج
نے سلطان پر خروج کرکے قتل کیا مجبوراً ۱۵ اصفر کو دوبارا تخت پر بیٹھا اور چند سے سلطنت
کرکے مرتا بعد اولی سلطان مراد خان بن احمد دوسرے بھتیجے کو سنہ ۱۰۳۲ مین تخت پر بیٹھا آپ
کنارہ کش ہوا سلطان مراد خان رابع پیدا ہوا سنہ ۱۰۲۱ مین اور تخت سلطنت پر بیٹھا سنہ ۱۰۳۲
مین اس کے عہد کے کل ارکین سلطنت سے جنہین اور مدبر سمجھے عجم پر خروج کیا اور اکثر بلاد
فتح کرکے سنہ ۱۰۴۹ مین مرا اس کے بعد اوس کا بیٹا ابراہیم تخت پر بیٹھا یہ پیدا ہوا سنہ ۱۰۲۴
مین اونتالیس برس سلطنت کی اس کے وقت مین کل جزیرہ کریٹ فتح ہوا مگر ایک قلعہ بسبب
متانت کے باقی رہ گیا دو برس اور دو مہینہ سلطنت کرکے سنہ ۱۰۵۳ مین مرا اوسکے بعد اوسکا
بیٹا محمد خان ہوا سنہ ۱۰۴۹ مین نو برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا فوج نے اوس پر خروج کرکے
تخت سے اوتار دیا اوسکی جگہہ پر سلیمان خان کو تاریخ ۲ محرم سنہ ۱۰۹۹ مین تخت پر بیٹھایا
یہ سلطان پیدا ہوا سنہ ۱۰۵۵ مین اور بعد جنگ کثیر کے بسبب مصالح ملکی نصاریٰ سے
صلح کی تین برس حکومت کرکے سنہ ۱۱۰۲ مین انتقال کیا اوس کے بعد اوسکا بھائی سلطان
احمد خان ثالث ہوا سنہ ۱۰۵۲ مین پیدا ہوا چار برس سلطنت کرکے سنہ ۱۱۰۶ مین مرا اس کے
بعد سلطان مصطفیٰ خان ثالث بن محمد خان تخت پر بیٹھا سنہ ۱۱۲۵ مین مرا اس کے بعد سلطان
احمد خان ثالث ہوا بائیس برس سلطنت کی سنہ ۱۱۴۷ مین مرا اس کے بعد محمود خان ابن مصطفیٰ
ہوا بتیس برس سلطنت کی سنہ ۱۱۶۷ مین مرا اس کے بعد عثمان خان ثالث اوسکا بھائی ہوا
چار برس سلطنت کرکے سنہ ۱۱۷۱ مین مرا بعد اوس کے مصطفیٰ خان رابع ابن احمد خان ۱۱ مہینے ۱۷
دن سلطنت کرکے مر گیا اوس کے بعد عبد الحمید خان ابن احمد خان سنہ ۱۱۸۷ مین تخت پر بیٹھا
سنہ ۱۲۰۳ مین مرا اس کے بعد سلیم خان ثالث ابن مصطفیٰ خان رابع ہوا سنہ ۱۲۲۲ مین مرا اس
کے بعد مصطفیٰ خان خامس ابن عبد الحمید خان ہوا ایک برس سلطنت کی اس کے بعد سلطان

محمود خان ابن عبد الحمید خان سنہ ۱۲۲۳ مین تخت پر بیٹھا بتّیس ۳۲ برس سلطنت کی یہہ پادشاہ
بڑا سخی اور رحم دل تہا سنہ ۱۲۵۵ مین مرا اس کے بعد سلطان عبد المجید خان اسکا بیٹا سنہ ۱۲۵۵
مین تخت سلطنت پر بیٹھا سباستپول کا قلعہ روس عمر پاشا کے ہاتھ سے اسکے وقت مین
فتح ہوا حرم شریف مدینہ منورہ بتکلف تمام مجدداً اس کے عہد مین طیار ہوئی سلاطین اور یہ
سے از سر نو عہد نامہ ہوا شریف کعبہ عبد المطلب بسبب بغاوت کے گرفتار ہو کر استنبول
آئے بائیس ۲۲ برس حکومت کر کے سنہ ۱۲۷۷ مین انتقال کیا اس کے بعد بہائی اوس کا سلطان
عبد العزیز خان تخت پر بیٹھا پیدایش اسکی سنہ ۱۲۴۵ کی ہے یہہ سلطان بڑا دلیر مدبر اور منتظم
تھا لیکن ساتھ ہی اسکے مغلوب الغضب بھی تھا اس نے بخلاف سلاطین گذشتہ یورپ
کا سفر کیا کل بلاد مین انشیر وصغا کو فتح کیا ساتھ عسکر کے فی عسکر ایک لاکھ کا گہر کہالے زر
زوالے اخیر وقت مین صوبہ ہرزے گو دینا اور بوسینا مین فساد ہوا اور شاہان عربستان
اور جبل اسود کہ ماتحت روم تھے بسبب بہکانے روس کے سلطان سے باغی ہو گئے
اور دن بدن فساد کی ترقی ہونے لگی آخرش وزرا نے بصلاح عسکر اور شیخ الاسلام سلطان
عبد العزیز خان کو تاریخ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء کو معزول کر کے مقید کر دیا ۲ جون سنہ ۱۸۷۶
کو سلطان معزول نے اشتہار اپنی علیحدگی کا دیا تیسرے دن بقول بعض سلطان نے
خود کشی کی ۳۰ جون سنہ ۱۸۷۶ء کو اوس کی جگہہ پر سلطان مراد بن عبد المجید خانکو تخت پر
بیٹھایا پہر بعد ساتھ مہینے حکم رانی کی بسبب خبط دماغی کے وزرا نے تخت پر سے اوتار کے
عبد الحمید خان ثانی بن عبد المجید خان کو تخت پر بیٹھایا اسکے عہد مین بعد جنگ و جدل کثیر
کے روس سے صلح ہوئی اور سلاطین نصاری ماتحت مثل صرب و جبل اسود اور بغدان
اور افلاق کو آزادی ملی اور ہنوز تخت سلطنت روم پر حکمران ہے خلد اللہ ملکہ الی یوم التنا
د بمحمد و آلہ الامجاد

منزل اوّل واسطے آگاہی حجاج

اس منزل مین دو مقام ہین تج البیت مین الیہ سبیلا مقام اول مکہ شریف قبل
سفر حج کے پہلے اون امور کا مذکور کرتے ہین جو حاجیون کے مفید
مطلب ہین سب سی بڑا جھگڑا ایکھیڑا لو جہاز ہے اور روانگی جہاز حجاج کا تو کوی خاص وقت
مقرر ہی نہ قول یعنی کرایہ کی تعداد معین ہی حاجیون کی قلت اور کثرت اور مال کے بہم
پہنچنے پر منحصر ہے گو منادی اور اشتہار ہوا کرے۔ دلالونکی شکایت اکثر اخبارات مین لیکن بہت
مبالغہ کے ساتھ اور ہم اونکو اس تہمت سی بالکل بری بھی نہین کر سکتے کیونکہ طمع اور لالچ برا
ہوتا ہی خصوصًا جب کہ اونکا از وقت مال حجاج پر ٹھیرا تو وہ اپنی جز و نفع مین جسقدر سعی کرین کم
ہی لیکن اکثر حضرات جنکو یہان سیٹھ کہتے ہین اور وہی جہاز کے ٹھیکہ دار ہین حقیقت یہہ ہی
کہ وہی شریک اعلی اس شکایت کے ہین اور یہہ دلال سب اونھین حضرات کی ذریات ہین
کہ دلال مسافرونکو لا کر اونکے دام تزویر مین پھنساتے ہین اگر مالکان جہاز بذات خود بخوف
خدا بلا تعرض دلال حاجیونکے قول کر لیا کرین تو جھگڑا ہی کاہیکو ہو مگر جب سیٹھون کو منظور
ہو وہ اپنا اس ہی مین بھلا سمجھتے ہین۔ ہان رفع بدنامی کیواسطے یہہ تدبیر خوب سوچی ہے کہ
دس پانچ مسکینون کو جہاز پر لدسوار کرا دیتے ہین۔ خیرالیہم غنیمت است تنبیہ بیٹھنے سے
پہلے جو اسباب ضروری ہو لقدر حاجت اپنی ہمراہ رکھے بلکہ کچھ زاید گو کہ مکہ شریف اور جدہ
مین بھی یہہ اشیا کچھ مل سکتی ہین لیکن

رئیس

گران ہو اوسکو جو ہر شئے مناسب اوٹھالو — جو اسباب ضروری ہین وہ تم سب سوچکر لیلو
ظروف تنچہت ویتا اور ڈول رسی چاہئے کلرہ — مصالح سبز آٹا دال چاول گھی شکر لیلو
ہو شمع چہری اور اوستر امقراض چاقو بھی — سوئی تاگا یہہ سب ہین کام کے اسی بچیر لیلو
برائے دفع حاجات ضروری چاہئے پانی — میسر گر نہ پیا ہو تو میری چشم تر لیلو
رہیگی ہوتی ہے ہر چیز کی تکلیف سفر مین — اگر منظور ہے آرام اسباب سفر لیلو

جوکہ بمبئی سے جدہ تک بسواری جہاز جانا ہوتا ہے تو حقیقت جہاز کو تحریر کرنا واسطے ناواقفین
سفر بحری کے خالی کیفیت سے نہین کل جہاز دو قسم کے ہین ایک بادی کہ بادبان اور ہوا کی
ذریعہ سے چلتا ہے دوسرا دودی جیسے آگبوٹ اور مرکب دخانی اور اسٹیمر اور یا بورہ بحری
کہتے ہین وہ دہوئین کے زور سے چلتا ہے طول جہازون کا کم از بیش سو سوا سو گز کا ہوتا ہے
بادی جہاز کی رفتار اور میعاد پہونچنے کی مقرر نہین ہوا پر موقوف ہے اور آگبوٹ ہمیشہ اپنے وقت
پر پہونچتا ہے بشرطیکہ اوس کے انجن اور کلون مین فرق نہ آگیا ہو دفعہ ۲ ہر جہاز مین تین
درجہ ہوتے ہین سب سے نیچے کے درجہ مین کہ تیسرا درجہ ہے اسباب تجارت رہتا ہے اور اوس
سے اوپر کے درجہ مین کہ دوسرا ہے عوام لوتاک اور اہل جہاز ڈیک کہتے ہین اس کا کرایہ
سب سے ارزان ہوتا ہے مگر یہ درجہ ہر طرف سے بند ہوتا ہے آمد و رفت کے واسطے اوس کی چہت
مین دروازہ ہوتا ہے اور ہوا اور روشنی کیواسطے سمندر کیطرف چہوٹے چہوٹے
گول روشندان ہوتے ہین اس لوتاک کی چہت پر وسط مین دونو طرف دیوار
جہاز سے لگی ہوئی کوٹھریان اہلکاران جہاز اور باورچیخانہ اور پیخانہ کی ہوتی ہین اور
سامنے دو طرفہ آمد رفت کی جگہہ خالی رہتی ہے پیچھے جہاز کے کہ پہلا درجہ ہے مختصر سا ہوا ہوتا ہے
اسکو دیوسا اور فرسٹ کلاس کہتے ہین اس درجہ مین اندر دو جانب چہوٹی چہوٹی کوٹھریان
نفیس بنی ہوتی ہین بیچ مین ایک مختصر صحن ہوتا ہے اوسکو پیش ڈیوسا کہتے ہین اور اوسی مین
پائخانہ اور غسل خانہ ہوتا ہے اسکی چہت کو چہتری کہتے ہین اسپر شامیانہ ہوتا ہے اور اس کے
روشندان کو سر وسہ کہتے ہین چہتری کے گرد ا ہے جنگلہ حفاظت کیواسطے ہوتا ہے چہتری سے
بہتر جہاز مین کوئی فضا کی جگہہ نہین اسیطرح اکثر جہاز کے سامنے کیطرف ایک درجہ دوم
ہوتا ہے اوسکو سکن کلاس کہتے ہین سب سے گران کرایہ فسٹ کا ہے سکن کا پہر تہرڈ کا پہر
لوتاک کا پہر جہاز کے وسط مین دو تین مستول ہوتے ہین تقریباً اسی گز کی لمبی ہر مستول پر
تین چار بلیان بندہی ہوتی ہین اون سے بادبان بندہتے ہین ہر جہاز مین چار چہہ کشتیان

حال جہاز بادی و دودی [illegible]

ہوتی ہین قطب نما کی مدد سے جہاز کو چلاتے ہین ۔

نقشہ جہاز بادی
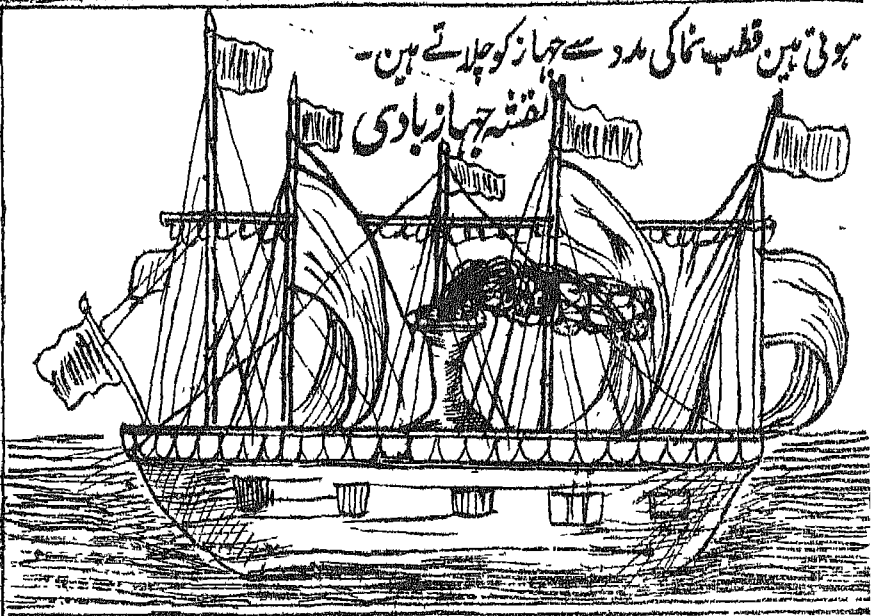
دفعہ ۳ ۔ جب یہہ امر محقق ہو چکا کہ بادی جہاز ہوا کا محتاج ہی در صورت ہوا موافق ہونیکے
بمبئی سے ۲۵ یا ۳۰ دنمین جدہ پہونچ جاتا ہی اور آگبوٹ ۱۳ یا ۱۴ روز مین پہونچتا ہی دفعہ ۳
فاصلہ جدہ کا بمبئی سی دو ہزار چار سو میل انگریزی ہی جسکی بارہ سو کوس ہوئے دفعہ ۴
چال آگبوٹ کی بدرجہ اوسط ۱ دن مین ایک سو اسی میل ہی جسکے نوے کوس ہوئے
اور در صورت ہوا موافق ہونیکے اسپر بھی بادبان واسطے سرعت رفتار کے چڑہا دیتے
ہین فائدہ دنمین آگبوٹونکو سریع السیر کرتے جاتے ہین چنانچہ امسال بمبئی سے جدہ
مین آگبوٹ نو دنمین پہونچے دفعہ ۵ جہاز پر سوار ہوتے وقت راکب کو ان چند امور کا
خیال رکہنا ضرور ہے اوّل بر وقت تحقق روانگی جہاز کے کرایہ مقرر کرنا ورنہ پیچہے تو
انتظار کرنا ہوگا دوم جہانتک ہو سکے مالک جہاز سے بلا وساطت غیر تصفیہ نول کر لے
سوم سامان ضروری اول سے اپنی ہمراہ رکھ لے خصوص اشیاے ترش اور ادویہ
ہاضم وقت متلی و ہیجان صفرا اور سوء ہضمی کے کام آدین چہارم چہتری والون کو چاہئے
کہ اسباب بہت متفرق نرکہین بلکہ مختصر ضروری ہو کہ جسکا رکہنا و اٹہانا ہر بار دشوار نگذرے

اس لئے کہ چہتری ہر روز درہوتی جاتی ہو پہنچیں صندوق اور اسباب کے بور و نمبر اپنا نام
لکھدے کہ مال اوتارتے وقت دست یاب ہو سکیں وقت شہ واقع ہوا الغرض بروز یکشنبہ
بتاریخ ۹ ذیقعد بوقت عصر

المؤلفہ

پہیلا ذوق مدینہ مجکو ہو گیا شوق سفینہ مجکو
یاالٰہی بطفیل مکہ جلد دکہلا دے مدینہ مجکو

کلبنیا جہاز پر سوار ہو کر روانہ جانب عدن ہوا تہوڑی دور تخمیناً چار یا پانچ میل تک ناسدا کہ جو
کا مقام تہا ایک ارکاٹی ہمراہ گیا پہر وہ ایک کشتی پر ہو کر واپس چلا گیا ہمیشہ اوسکا یہی
کے ساتھ یہی معمول ہے پہر بجز پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا البتہ جہاز چلا جاتا تہا
جگہہ پرند جانور بطور چالی کے نظر آتے تہے اونکی بود و باش سمندر ہی میں ہے اور
کہیں کہیں اوڑتی مچہلیاں ابابیلوں کی طرح دس پندرہ قدم پر اوڑ کر گر پڑتی
پانی سمندر کا کہیں سپید کہیں نیلگوں کہیں سیاہ کہیں سبز نظر آیا شاید یہ بدل اور تغیر
کا بسبب عمق کے ہو سقطرا کی طرف تک جہاز سیدہا مغرب کی طرف چلا جاتا ہے جب پہاڑ
سقطرا ایک دن اول سے نظر آتے ہیں اوسوقت جہاز مائل بجنوب تا بہ عدن ہو جاتا ہے
تفنشہ دیکہو پہر ایک قسم کی مچہلی مثل وریبالہ کی طرح سپید و گلابی نظر آئیں الغرض بروز
سہ شنبہ دو پہر پر دو بجے عدن پہونچے

عدن

متعلق ملک عرب علاقہ فتح ہے شیخ فضلی سے سرکار انگریز بہادر نے لیا ہے
یہی پایۂ تخت شاہ دہتا اوس کے وقت کے حوض اب تک موجود ہیں کنارہ پر سرکاری جہاز
ہے ایک ریسیڈنٹ رہتا ہے لب ساحل سے شہر چار میل ہے شہر کے گرد بہت بلند
پہاڑ بطور قلعہ کے ہے پہاڑ کے اندر زمین ہموار پر شہر آباد ہے چوپڑ کا بازار ہے

پانچ چھ ہزار آدمی کی دمی ہوگی یہان کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی اطراف واکناف سی غلہ و ترکاری
آتی ہے میٹھا پانی بجز آب باران یا انجن کے دوسرا نہیں لیچ سے جو اونٹون پر پانی آتا
ہے وہ بھی بدمزہ اور شوریت آمیز ہوتا ہی شہر مین پہاڑ کے کنارے سید ابوبکر حیدروس
کی زیارت ہی پہاڑ نیلگون مُرم کا ہی اُس کے اندر سے ایک قسم کی مٹی نکلتی ہی جو خود بخود
بطور چونہ کے ہے اور چونہ مین بجائے مصالح کام آتی ہی تین طرف عدن کے سمندر ہے
لیچ کی طرف خشکی ریت ہی ایک جہاز جنگی سرکاری واسطے حفاظت بندر کے ہمیشہ کھڑا
رہتا ہے جب جہاز کا لنگر ہوتا ہے اوس وقت حبشیون کے لڑکے جنکو قوم سنبہالی
کہتے ہین بڑی کیفیت کرتے ہین جو پیسا دو آنی دریا مین ڈال دو اُنکو غوطہ مار کر نکال
لیتے ہین چھاونی سے قلعہ تک کئی پہاڑیون پر جو بطور برج کے بنی ہین او پر چار چار چھ چھ
توپین چڑہی ہین یہی حال پہاڑ کی چوٹیون کا ہے کشتی کا کرایہ کنارہ تک فی نفر چار آنہ
ہین اور گہوڑا گاڑی کا کرایہ کنارہ سے شہر تک فی کس آٹھ آنہ بمبئی سے عدن ایک
ہزار چھ سو میل ہی عدن کے روبرو جو دریا مین پہاڑ ہے اوس کو جبل حسن کہتے ہین انکا
اطراف مین جو قوم آباد تھی وہی قوم عاد تھی جب عدن سے جہاز روانہ ہوا تو جو پہاڑ
داہنی جانب نظر آتے ہینگے بہ تفصیل ذیل وہ علاقہ عرب متعلق یمن سے تھے اور بائین
جانب کے متعلق حبش بربرہ ملک سوڈان

اول عرب و یمن کے پہاڑون کی تفصیل

راس عمران راس جاؤ
جبل خرس باب السکندر یعنے باب المندب جزیرہ تماہی ذو مخل مخا ۳۴ میل ہے
قدیم بندر گاہ ہی یہان مزار سید حسن شاذلی کا ہے پہر جبل ثار جبل صاس کبیر جبل صالحین
جبل ذگر جبل ابوعیل جبل زبیر جزیرہ تما یہان کچھ سبزی بھی معلوم ہوتی ہے
جبل طیر قبرستان ملک حدیدہ ۱۰۰ میل ہے مخا سے اب دار الامارت ملک یمن ہے
یہین بادشاہ اور فوج سلطانی رہتی ہی لیات ملک گمفدا ۸۰ میل ہے

ینبع ایک سو پانچ میل ہے۔ جدہ دو سو اسی میل ہے۔ علاقہ حبش واقع لب بحر عرب جسکو
بحر احمر بھی کہتے ہیں۔ جزیرہ ملک زنلج رجہلی بیلول راس رکنہ وادی [illegible]
ڈوھر سہر گنگو شروع راس بجوز اسن نامس اماش سوع جہان سرکار انگریزی
سے نزاع تھا۔ کیپ سواکن علاقہ رابغ یعنی جبل الالمع مقابل جدہ جہان سے خشک آتا ہے
جب جدہ ایک دن جہاز کا راستہ رہجاتا ہے یعنی پچاس کوس سے بڑھ کے تو مقابل یلملم جو
میقات ہیں ہے احرام بعد غسل اور حجامت کے باندھتے ہیں۔ احرام کے دو کپڑے ۵۔۵
ہاتھ ایک عرض کے ہوتے ہیں ایک کا تہبند اور ایک کی چادر

شہر جدہ

ایک شہر مختصر قریب ۱۵ یا ۲۰ ہزار آدمیوں کی آبادی کے ہوگا مکانات بلند بلند کوچے
تنگ بازار اوپر سے لکڑی سے پٹا ہوا۔ وسط شہر میں بازار سے ملی ہوئی جامع مسجد
ہے فوج سلطانی اور توپخانہ رہتا ہے شہر کے متصل قلعہ ہے اوس میں فوج رہتی ہے
اوس کے متصل حضرت حوا کی قبر ہے۔ ناف پر ایک قبہ بنا ہے۔ طول اوسکا ۱۲۷
قدم ہے۔ مکہ شریف دو منزل قریب ۲۴ کوس کے ہوگا جدہ سے میں چار کوس تک
میدان ریتلا ہے جگہ جگہ ٹیلے زردی مائل ہیں۔ اور شہر سے ایک میل کے قریب چاہ
بنے ہوئے ہیں کہ بارش کا پانی وہاں جمع ہوتا ہے اوسی کا سال بھر تک خرچ ہے
پہاڑوں کا سلسلہ راستہ کے دو طرفہ چلا گیا ہے کہیں صاف راستہ ہے کہیں خس کہیں ریتا
نماز فجر کی قریب ایک گانو کے پڑھی جدہ میں مقام ہوا ہے گانوں دو پہاڑ کے سلسلہ میں
واقع ہے اسمیں پھوس کی جھونپڑیاں ہیں اور اوس میں ایک مسجد پختہ ہے جسکے دروازہ پر
ایک چھوٹا سا مینار ہے گاؤں سے تھوڑی دور ایک نہر پختہ ڈیڑھ ہاتھ چوڑی بہتی ہے
پانی ذرا شور ہے اس کے پانی سے لوگ باجرہ تربوز ترکاری ہر قسم کی بوتے ہیں
اور ایک قسم کی گھانس کی بڑی پیداوار ہے جسکو بل دیکر موٹے موٹے رسے [illegible]

بناتے ہین وہ اونٹ اور گہوڑون کے بطور دانہ کے استعمال مین آتا ہے ۔ اور ایک
قسم کی بوٹی بوتے ہین مثل گیہون کے پہاجی سے ذرا بڑی ہوتی ہی اوسکو اونٹ اور گدہے
کہاتے ہین ریت مین سپید کنکری چمک دار آمیز ہے زمین پر جس اندر پیلی مٹی نکلتی ہے
پہاڑ سیاہ پتھر کے بعض جگہ سرخی مائل قبہ دار پتھر رنگ برنگ کے سنگ یشب بہت
جدہ مین سپید پتھر کے جہاز سمندر رستے برآمد ہوتے ہین اور خرگوش سپید اور قسم قسم اور
رنگ رنگ کے اور سپید چوہے بہت ہوتے ہین ۔ جو آب باران حوضون مین جمع ہوتا ہے
وہی استعمال مین آتا ہی جدہ سے مکہ شریف تک تین تین کوس پر سوارون کی چوکیان ہین
اونکا وہی تہانہ یعنی قہوہ خانہ ہوتے ہین مگر پانی سول ملتا ہی مکہ شریف سے چہ کوس ادہر
جدہ کی طرف راستہ کے دونون جانب دو دیوارین بنی ہین ڈیڑہ پورس اونچی جنپر تین تین
گنبد ان اسطرح بنی ہین اس سے پیچہا آگے بڑہکر سلسلہ پہاڑ
کا جو ذرا فاصلہ پر ہوگیا تہا اور وہان میدان وسیع کی صورت ہوگئی تہی پہر متصل ہوگئی
اور بائین طرف پہاڑون مین گہسنا پڑتا ہے پہر قریب مکہ معظمہ ایک گہاٹی ملتی ہی
جسکا فرش زینہ سا سنگین بنا ہی شہر کے کنارے شیخ محمود کا مزار ہے اکثر اسی جگہ مسافر
سے مطوف دریافت کرتے ہین کرکس شہر کے ہو اور اپنے علاقہ والون کو ہمراہ
لیجاتے ہین پہر بے نیاز مند باوضو مطوف کے ہمراہ اول حرم شریف مین دروازہ باب
السلام سے داخل ہوکر ساتہ شوط یعنی پہیرے کعبہ شریف کے گرد کئے اسے طواف قدوم
کہتے ہین پہر دو رکعت واجب طواف کی پڑہکر باب الصفا سے نکلکر صفا اور مروہ مین
ساتہ مرتبہ سعی کی یہہ دونو چہوٹی چہوٹی پہاڑیان حرم سے ملحق سوق کبیر یعنی بڑے
بازار مین واقع ہین صفا کے روبرو تین دروازہ محراب دار بنے ہین اور چہ زینہ
اور مروہ کی ایک محراب کلان اور پانچ زینہ ہین اور درمیان کا فاصلہ چہ سو دو قدم
ہوگا دوطرفہ بازار ہی اور سعی مین صفا سے انسٹہ قدم پر سبز ستون کے قریب

جو دیوار مین نصب ہی اسقدر دوڑنا پڑتا ہے آتے اور جاتے وقت اور باقی
ہولے ہوئے بروقت طواف کعبہ اور سعی کے مطوفین ادعیہ ماثورہ پڑہاتے جاتے
ہین باواز بلند بعد سعی کے حجامت ہوا کے احرام عمرہ کا اوتارا ساتوین ذیحجہ کو امام
نے موافق معمول کے خطبہ بعد ظہر کے پڑہا آٹھوین تاریخ قبل از زوال منا مین کہ مکہ شریف
سے تین کوس جانب شرق ہی مع حجاج داخل ہوا وہان پانچ نمازین پڑہکر یعنی ظہر عصر
مغرب عشا صبح کی نوین کو از راہ مزدلفہ کہ منا سے کچھہ کم تین کوس ہی روانہ عرفات
ہوئے عرفات مزدلفہ سے تین کوس ہی مکہ شریف سے نو کوس ہی قریب میدان عرفات
کے دو میقات حد حرم ملے پھر ایک جہیل کے کنارے پر مسجد نمرہ ملی یہہ مسجد ابراہیمی ہی
یہان سے جانب شرقی میدان عرفات ہی اور جانب غربی کو بطن عرنہ لکھتے ہین یہان
ٹھہرنا درست نہین وہان سے ذرا فاصلہ پر جبل رحمت کی پہاڑی ہی اوس کے قریب
ٹھیرے بروقت ظہر کے مسجد مذکور مین ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑہی پھر پہاڑی پر
جا کے جہان قاضی اونٹنی پر چڑہا ہوا خطبہ پڑہ رہا تہا سنا لبیک کے وقت لاکہوں
رومال پہاڑی پر سے اور لشکر حجاج سے بہی اوڑاتے ہین اوس وقت ایک کیفیت
ہوتی ہی کہ سبحان اللہ۔ پہاڑی سر پر بہی ایک چبوترہ بنا ہی جسکے وسط مین ایک بلند
منارہ چار پہلو کا ہے اور جانب کعبہ ایک مختصر محراب بنی ہی اوس کے نیچے نہر پختہ بنی
ہے اور پہاڑی کے گرد مسجد نمرہ تک جو میدان ہی وہ عرفات مین شامل ہے اسی پہاڑ
کے ایک جانب حضرت آدم اور حضرت حوا کی ملاقات ہوئی تھی۔ ایک چبوترہ بنا دیا ہے
اور اسی سبب سے اس کا نام عرفات رکھا ہی کہ ایک نے دوسرے کو پہچانا قریب مغرب
کے بعد اختتام خطبہ وہان سے روانہ ہوئے شامی اور مصری قافلہ کی توپین چہوٹنی شروع
ہوئین۔ آتش بازی چلتی ہوئی مزدلفہ مین آئے یہان بجز ایک خانہ خدا کے اور کوئی
گہر نہین شب کو یہین رہی نماز مغرب اور عشا کی ملا کے پڑہی دسوین کو علی الصباح امام

خطبہ عید پڑھا وہان سے ۴۹ کنکری اوٹھا کر لائے پھر وہان سے سوار ہو کر منا مین
پہونچے اوسیدن قبل زوال کے بڑے شیطان کو کنکریان مارین پھر قربانی کر کے سر
منڈا کر احرام حج اوتارا پھر تاریخ گیارہ دین کو اکیس ۲۱ کنکری مارین بعد زوال اسیطرح
کہ اول چھوٹی کو سات پھر بیچلی کو سات پھر بڑی کو سات اسیطرح بارہوین ۱۲ تاریخ بعد
زوال کنکری مار کر کعبہ شریف مین طواف زیارت اور سعی درمیان صفا و مروہ کے
الحمد للہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - دسوین تاریخ مذکور کو شریف صاحب غلاف
کعبہ جو سبز محمل مین ہوتا ہے بڑے جلوس سے منا سے لاکر کعبہ شریف کو پہناتے ہین گیارہ
شب کو منا مین آتشبازی چھوٹتی ہے ترکون کی خوب باڑہ ہین اور توپین چلتی ہین کہ قابل
دید ہے بعض کے نزدیک منا کی مسجد مین قبر آدم علیہ السلام ہے لیکن یہہ قول ضعیف ہے

دفعہ ۱ - مکہ شریف

مکہ شریف ملک عرب مین بحر احمر سے تیس ۳۰ کوس جانب مشرق واقع ہے اس مین کعبہ ہے
اس کے نام علماء نے بکثرت لکھے ہین اس شہر کی سرحدبندی ہے جو بموجب حکم خدا کے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مواقع پر نشان کر دئے تھے پھر حضرت رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس کی تجدید کی پھر حضرت معاویہ نے اونکو پختہ بنوایا جواب تک
موجود ہین

مدینہ منورہ کی جانب تین میل عراق اور طایف کی جانب سات اور جدہ کی جانب دس جعفرانہ کی
سمت نو مین کیطرف سات اوس کو حد حرم کہتے ہین یہان شکار وغیرہ حرام ہے اس شہر
کے گرد پہاڑ ہین فقط جنت المعلی کیطرف نشیب ہے بیچ مین پہاڑون کے میدان ہین مائل بشمال
منا تک یہی سلسلہ ہے شریف صاحب کے باغ تک جو قریب دو میل کے ہوگا آبادی
چلی گئی ہے پہاڑ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہے لیکن اونکی چوٹی جدا جدا ہین - بعض
پہاڑون کے قلعہ کوہ تک آبادی پہونچی ہے جانب شمال جبل ہندی یعنی جبل قعیقعان

سلہ ۱۲ تاریخ تک کسیکو درست نہین کہ مکہ مین جا کر پھر اس ہو طواف کر کے منا مین آتے ہین ۔

پہر نصف سے زیادہ آباد ہے جبل کعبہ جبل عمر سب آباد ہین جبل قبیس مشرق مائل بجنوب قریب قلعہ تک آباد ہے اوس پر ایک مسجد ہے جبل سبع البنات جبل قبیس جبل ابلیا جبل خندوان جبل جنت المعلیٰ دفعہ ۲ - کعبہ کے گرد تین پہاڑ تین قلعہ ہین جسمین فوج اور توپخانہ رہتا ہے ایک جبل ہندی پر دوسرا قلعہ عبد المطلب تیسرا جبل کرارہ پر دفعہ ۳ - اسماء سوق یعنی بازار ۱ سولقہ واقع محلہ شامیان ۲ مدعا متصل مکان شریف صاحب ۳ جودریہ ۴ سوق الیل ۵ ذکاک الحجر ۶ سوق المعلی ۷ سوق الکبیر ۱ سے سبع بھی کہتے ہین ۸ اور انکا اور بازار ہین سوق کلام کے لیے انہین پر کفایت کی دفعہ ۴ اسماء محلات -

۱ جیرول ۲ جیر ۳ الباب ۴ خندریسہ ۵ شبیکہ ۶ محلہ ۷ مصفلہ ۸ جیاد ۹ شامیا اسی ہندی بھی کہتے ہین ۱۰ گوشاسیہ ۱۱ شعب علی ۱۲ سوق الیل ۱۳ عزہ ۱۴ شعب عامرہ ۱۵ سلیمانیہ ۱۶ سحاہدہ ۱۷ تکیرار وغیرہ دفعہ ۵ مکانات متبرکہ جنکی زیارت کرتے ہین اول دار خدیجہ الکبریٰ مقام ولادت فاطمہ الزہرہ پر لکڑی کا قبہ بنا ہے وہین ایک پاٹ چکی حضرت فاطمہ رض کا رکہا ہے - دوم مولد نبی صلعم یہہ مقام دو درجہ کا قبیس پہاڑ کے نیچے واقع ہے سوم دار ابوبکر رضی اللہ عنہ واقع کوچہ زرگران چہارم اسکے قریب متکلم جس پتھر نے حضرت سے باتین کی تہین پنجم حجر مسنا جس پتھر پر حضرت کی کہنی کا نشان ہے ششم مولد علی شعب بن ہاشم مین ہفتم دار خیزران ہارون الرشید کی مان نے اسے خرید اتہا اسے دار ارقم بھی کہتے ہین اس جگہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے ہشتم جن جنت المعلی کی راہ مین ہے - نہم مسجد بیت الشجرہ دہم جنت المعلی قبرستان ملحق گوشہ شمالی و مشرقی مین دو پہاڑ بطور زاویہ کے واقع ہین اوس مین دو احاطہ قبرستان ہین بیچمین سے راستہ مدینہ منورہ کا ہے - پہلے قبرستان مین اول مزار ملا علی قاری ۲ سید احمد رفاعی ۳ ابوالبرکات نسفی ۴ خواجہ عثمان ہارونی ۵ عبد اللہ بن زبیر ۶ عبد الرحمن بن ابوبکر ۷ حضرت قاسم ابن رسول اللہ صلعم

۸ عیاث بن السید ۹ طاوس ۱۰ عبد اللہ بن عمر ۱۱ عبد اللہ بن کریز ۱۲ آہل
بن حنیف ۱۳ عثمان والد ابوبکر ۱۴ سفیان بن غنبہ ۱۵ - اسما بنت ابوبکر و ۱۶ اسید ہ
خدیجۃ الکبری ۱۷ - آمنہ رسول صلعم اور سیدہ ۱۸ اسمیونہ ۱۹ امام احمد بن محمد
السبطی ۲۰ امام عبد اللہ ۲۱ - امام قشیری ۲۲ شیخ عراقی وغیرہ بعض کے قبے ہین اور
بعض کے قبرون سے نشان ہین اُن مزارات کے عبد الوہاب نجدی نے اپنے عہد دولت
مین توڑ ڈالے تھے وقفہ تفصیل کوہ جبل ثور تین کوس جانب مشرق
اس مقام پر شق صدر ہوا جبل ثور گوشہ مشرق اور جنوب مین تین کوس سے زیادہ ہے
اس کی چوٹی پر ایک غار ہے ایک بالشت چار انگل چوڑا بروز ہجرت آنحضرت صلعم
مع صدیق اکبر یہین رونق افروز ہوے تھے - وقفہ تفصیل مساجد سر کہہ
حاج بلدہ جسکی زیارت کرتے ہین مسجد عائشہ صدیقہ رض تین کوس جانب تنعیم مسجد الکوثر
واقع منا یہان سورہ انا اعطینا نازل ہوئی - مسجد الکبس واقع دامن کوہ مین ہے مقام
قربانی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام - مسجد خیف مسجد البرایہ جیاد مسجد ذی طوی مسجد جعرانہ
حنار مرسلات منا مین قریب مسجد خیف جہان سورہ مرسلات نازل ہوئی ہے مسجد شق القمر
قریب پہاڑ ابی قبیس کے خانہ کعبہ شریف پہلے پہل دنیا مین اسکو حضرت آدم
علیہ السلام نے بنایا پھر اوسی جگہہ جو اب موجود ہے ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو تعمیر کیا -
پھر قصی ابن کلاب کیوقت مین اوس کے گرد مکان بنے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
عہد مین مکانات توڑکر ایک دیوار گرد کعبہ کے بنائی گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
نے بڑھایا - پھر عبد اللہ بن زبیر نے اوس کی تعمیر کرکے حطیم داخل حرم کیا - پھر عبد الملک
کے حکم سے حطیم خارج کرکے حرم کی دیوارین اونچی کین چوبی چھت بنی پھر ولید نے
کچھ ترمیم کی پھر ابو جعفر منصور نے کچھ زیادہ کیا - پھر معتضد عباسی نے شمال کیطرف
باب الزیادہ تک اور پشت کعبہ کی طرف باب ابراہیم تک بڑھائی اوس کے بعد سلطان

سلیمان خان نے ۹۸۵ھ ہجری مین از سر نو کمال پختگی سے تعمیر شروع کی اوس کے بعد سلطان مراد خان اوس کے بیٹے کے عہد مین تعمیر تمام ہوئی جو ابتک موجود ہے
یہہ عمارت پختہ وسط شہر مین واقع ہے وسعت اسکی باب السلام سے باب العمرہ تک تخمیناً تین سو گز اور باب الصفا سے باب الزیادہ تک تخمیناً ایک سو پچاس گز اس کے گرد چارون طرف حجرہ بلند قبہ نما اوسکے دو درجے بنے ہین اور اوس کے سامنے
ایک ڈال پتھر کے ستون بنے ہین یہہ حرم کے چوگرد بطور دالان ہے دالان در دالان اکثر چار درجہ ہین بعض جگہہ تین چتیس محراب طول مین اور چوبیس عرض مین اسطرح پر دو ستونو ستونون کے تین تین ستون سنگ مرمر کے ایک ڈال گول واقع ہین جملہ چار محراب بشکل سفینہ واقع ہین فاصلہ ایک ستون سے دوسرے تک آٹھ ہات کا ہے اور یہہ ستون باہر کے دالان کے نصف جو باہر ہین بطور برجیون کے خوشنما معلوم ہوتے ہین اور دیوار منتہائے دالان پر بھی بمقابلہ در محراب بنی ہے اون محرابون مین خلوہ یعنی کوٹھری ہین - حرم کے سب قبون مین ایک ایک ہانڈی ہے باہر کے درون پانچ پانچ روزن روشن ہوتی ہین جملہ چھ دہ سو ہوتی ہین کل محراب کے اوپر کنگورہ ایک ہزار تین سو باون بنے ہین ایک سو ستر ہین سنگ رخام کے باقی حجر مسی کے ہین سب مسجد حرام ایک لاکھ بیس ہزار گز ہے طول دیوار شرقی سے دیوار غربی تک چار سو ساٹھہ گز اور عرض دیوار شامی سے دیوار یمانی تک تین سو چار گز جملہ چار سو گیارہ گز ہوئی - اور چوک حرم کا طول دو سو اسی قدم اور عرض ایک سو اناسی قدم ہے - گرد حرم کے سات مینار بلند واسطے اذان اور روشنی کے اس ترتیب سے ہین کہ ایک ایک مینار چارون کونو پر ایک باب الزیادہ کے پاس ایک مکان قاضی کے متصل اور ایک مدرسہ سلطانی کے قریب مشہور دروازہ انیس ہین ابواب مشرقی باب السلام - باب النبی - باب عباس - باب علی مغربی باب الوداع - باب ابراہیم - باب عمرہ شمالی - باب العتیق - باب الباسط

باب القبطی - باب الزیادہ - باب دریلہ - جنوبی باب البصرہ باب السلہ - باب الصفا
باب الرحمۃ - باب الشریف - باب اجیادی - حرم سے صحن ایک بالشت نیچا ہے -
تھوڑی دور تک کہین کہین سنگ سیاہ بغیر ہموار کا فرش اور اندر دالان حرم کے کل
اسیکا فرش ہے اور اوس فرش سے مطاف مین آنے کے واسطے چارون طرف اسی
پتھر کی روشین ڈیڑھ گز کی عریض بنی ہین باقی صحن مین ریت بچھا ہے - خانہ کعبہ
وسط حرم مین واقع ہے طولاً اور عرضاً مربع مستطیل ہے اور سنگ سیاہ سے بنا ہے اوسپر
غلاف سیاہ جسپر کلمہ شریف کڑھا ہوا ہے چارون کونو نکو اوس کے رکن کہتے
ہین - رکن کہ جسمین حجر اسود لگا ہے - رکن عراقی تک ۲۵ گز کچھ زیادہ اور رکن یمانی
سے رکن شامی تک کہ دیوار غربی ہے ۲۴ گز اور ایک بالشت اور رکن حجر اسود
تک کہ دیوار جنوبی ہے اکیس ۲۱ گز - اور رکن شامی سے تا رکن عراقی بائیس ۲۲ -
اور بیت اللہ کی دو چھتین ہین طول چھتونکا ایک طرف سے اکیس ۲۱ گز اور دوسری
طرف سے بتیس گز اور عرض ایک جانب سے اٹھارہ ۱۸ گز اور دوسری طرف سے ستر
گز دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی مین ہے طول دروازہ کا چھہ ۶ گز شرعی اور دس
انگشت عرض چار گز اور تختہ دروازہ کے ساج کی لکڑی کا اوس پر چاندی کے پتر
نقرئی میخون سے جڑے ہین بلندی آستانہ کعبہ کی زمین سے چار گز اور تین انگل اور
بلندی حجر اسود کی زمین سے اڑہائی گز اور چار انگل ہے اور ایک بالشت چار انگل طول
و عرض ہے چاندی کا پتر حلقہ نما چارون طرف جڑا ہے اور درمیان رکن عراقی اور
شامی دیوارین شمالی کعبہ کے اوپر تاؤ دان ہے جسکو میزاب رحمت کہتے ہین اوسکے
نیچے قبر اسمٰعیلؑ ہے - حطیم جانب شمال کعبہ کے ایک نصف دائرہ ہے پہل دار جسکو
کونون سے ستر ہ پہل ہین کعبہ کو تین ہاتھ چھوڑ کر رکن عراقی سے رکن شامی تک اڑہائی
ہاتھ اونچی سنگ مرمر کی دو طرفہ گردانہ دار دیوار ہے اور دونون پہلو کے بیچ مین تختہ

مرمر ہین جنپر درخت اور بیل کندہ ہین تمام زمین کا فرش سنگ رخام سپید اور سرخ وسیاہ
کا ہے کعبہ کی زیر میزاب سے منتہا سے دیوار حطیم تک دس گز ہے اور آٹھ انگل حطیم کا دایرہ
اندر سے ۲۸ گز اور باہر کی طرف سے سوا چالیس گز ہے حصرہ یہہ جگہہ بشکل حوض ہے
نزدیک آستانہ کے اور دیوار شرقی کعبہ سے ملحق ہے طول اوس کا ۷ بالشت اور ۷ انگل
اور عرض اوسکا ۵ بالشت اور ۲ انگل اور عمق ہاتھہ سے کچھہ کم مطاف وہ جگہ ہے
گرد کعبہ کے جہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسجد حرم تھی اب طواف کرتے
ہین سنہ ۹۶۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان نے سنگ صنوان سے بنوایا۔ حرم کی زمین سے ایک
بالشت نیچا ہے دایرہ اس کا یکسان نہین ہے شمالی حطیم کعبہ سے ۲۵ گز اور ایک بالشت
اور دو انگل اور مغرب کی طرف دیوار کعبہ سے ۲۴ گز دو انگشت کم اور جنوب کی طرف
۱۲ گز آٹھ انگل اور باب السلام قدیم تک چوالیس گز ہے اور ستون مطاف ۳۲ ہین ۳۰ ہفت
جوش کے اور دو سنگ مرمر کے۔ اور فرق درمیان دونون ستونون کے دس دس قدم
کا ہے ساٹھہ ۶۰ قندیلین ہین جو ہر روز روشن ہوتی ہین جملہ قندیلین دو سو چوبیس ۲۲۴
ہین بیت اللہ شریف ذرا پھری ہوئی ہے اسطرح کہ رکن حجر اسود مقابل مشرقین ہے
اور ستارہ قطب کا برابر رکن یمانی کے ہے مقام ابراہیم کعبہ کے دروازہ کے سامنے
تقریبًا پندرہ گز دو درجہ کا مکان مستطیل ہے درجہ اندرونی ہین کہ گرد اوس کے جالی پیتل
کی ہے اور دروازہ مین قفل چاندی کا اوس مین وہ پتھر رکھا ہے جسپر نقش قدم حضرت
ابراہیم علیہ السلام ہے اوس پر غلاف سبز زردوزی پڑا ہے اس مکان کا سائبان اور
قبہ چوبی بنا ہے فائدہ حد مطاف سے خارج ائمہ اربعہ کے مصلے ہین مصلہ حنفی میزاب رحمت
کے مقابل دو منزلہ ہے تین تین در محراب دار ہین ہشت پہلو ستون سنگین پر بیچ کا در بڑا
ہے چہت مین جہنجہری آہنی کبرون کے واسطے بنی ہے امام کی آواز سنکر تکبیر کہتے ہین چار
چہت بہیئت اجتماعی کہ مصلے حرم مین لین دوم مصلے شافعی یہہ بھی دو منزلہ ہے مقابل

دروازہ کعبہ کے سوم حنبلی فقط چار ستون ہین بطور بنگلہ کے گرد چوبی سائبان ہے
قریب مصلی شافعی حجر اسود کے خوجون کی یہین نشست رہتی ہی چہارم مصلی مالکی
مقابل پشت کعبہ کے اسکی وضع بھی بطور مصلی حنبلی کے ہے ان مصلون مین آگے امام کی
روبرو دیوار ڈیڑھ ہاتھ اونچی بطور نصف دایرہ کے بنی ہے شب کو نماز کے وقت اسپر
شمعدان رکھے جاتے ہین **فائدہ** مصلی حنفی اور شافعی پر پنجگانہ جماعت ہوتی ہی اور مالکی
پر مغرب کے وقت جماعت نہین ہوتی چار وقت ہوتی ہے اور حنبلی پر فقط صبح کو ایک وقت
ہوتی ہی ہر مصلی کے امام متعدد ہین شافعی کی فقط صبح کو اول ہوتی ہے مگر حنفی سب نماز نو
مین مقدم ہین منبر مقابل رکن عراقی کے واقع ہے سنگ مرمر کا بنا ہے تیرہ ۱۳ زینہ ہین
اوپر چار ستون کے صراحی دار گنبد طلائی ہے سلطان سلیمان خان کے عہد مین بنا خطبہ جمعہ
اور عیدین اسی پر ہوتا ہے چاہ زمزم عمق اس کوئین کا ستر ۷۸ گز اور عرض اس کے منہ کا
چہار در چہار ہے کعبہ شریف کی دیوار شرقی سینتیس ۳۷ گز اور مقام ابراہیم سے اکیس ۲۱ اس کے
قریب قبۃ الفراشین ہے اس مین شمعدان بچھونے قران مجید مسجد الحرام کی ضروریات کی
چیزین سب رکھی رہتی ہین اور عقب اوس گنبد کے ایک اور دوسرا گنبد ہے اسمین
کتب خانہ ہے اور عقب مصلی شافعی کے ایک دروازہ ہے کہ اوس کو باب السلام
کہتے ہین اور ایک زینہ سیاہ چوبی مثلا جو اعظم جاہ والی مدراس نے بھیجا تھا گیارہ پایہ وہ
بھی زمزم کے مکان اور باب السلام کے درمیان مین رکھا ہی **دفعہ ۲ لباس مردان**
عبایہ بطور چغہ کے ہوتا ہے مگر چاک آستین کے کشادہ ہوتے ہین - بدن چغہ بغیر آستین -
ٹوپے کرتہ ہوتا ہے چاک کا شنہ چار انگل کشادہ - صدریہ صدری - اکثر بھی بطور سایہ
کے ہوتی ہی لیکن اسکے چاک آستینون مین گھنڈیان ہوتی ہین - خدام کمر بند شال وغیرہ
شریف صاحب کے اقربا اور معززین کمر پر جنبیہ طلائی اور نقرئی میان کا باندھتے ہین - عبا کئی
اقسام کی ہوتی ہی - ٹوپی گول اوسپر طلائی دار ریشم کا کام ہوتا ہے جسپر عمامہ باندھتے

ہین عمامہ اکثر مدور ہوتا ہے - سروال پائجامہ اوپر ڈھیلا نیچے ذرا تنگ اوس مین قیطہ
کنگورہ دار اکثر ٹانکتے ہین طول پوشاک کا نہایت دراز ہوتا ہے ٹخنون سے بھی نیچا
ہوتا ہے لباس زنان مدورہ ڈوپٹہ ہوتا ہے طول اور عرض مربع اکثر بطور لنگی کے
ہوتا ہے کونون پر اوس کے آویزے ہوتے ہین - ثوب کرتہ دراز آستین - تحت سروال
سر بند ہے - صدریہ - سروال پائجامہ تنگ بغیر چوڑی جسمین تر گید لگاتے ہین یعنی
گوٹہ کا کام نصف ساق تک سیون کے ایک ایک انگل دونون جانب کرتے ہین اور
پائچون پر کنگورہ دار لیس ٹانکتے ہین - برقعہ ایک کپڑا ہوتا ہے بالشت سے زیادہ چوڑا
لانبا تا بہ زانو جو ناک کے اوپر باندھتے ہین - ملایہ سب سے اوپر اوڑھنے کی چادر کو کہتے
ہین - شقہ دوپٹہ - زیور زنان - بعض کی ناک مین فقط سونے کی لونگ ہوتی ہے
اور کان مین بالی اور پاؤن مین ایک موٹا کڑا اور زنان مصر برقعہ پر ایک نلی سونے کی یا پیتل کی
ناک کے اوپر لگاتی ہین اور بدوانی اشرفیان سونے کی برقعہ پر ٹانکتی ہین لباس اور زیور
مکہ شریف اور مدینہ منورہ کا ایک ہی ہے بلکہ کل عرب کا ملتا جلتا ہے اسواسطے ایک
ہی جگہ اکتفا کیا اوزان - کیلہ ڈھائی سیر پختہ کا اردب قریب من کے ہوتا ہے
کیلہ کے نصف کو نصفہ اور ربع کو ربعہ اور آٹھوین حصہ کو ثمن کہتے ہین مدینہ منورہ کے
اوزان بہ نسبت مکہ شریف کے کم ہین رطل مکہ شریف کا بیالیس ۴۲ چھر کا ہے حقہ ڈھائی
رطل کا ہوتا ہے - رطل کا بھی نصفہ اور ربعہ اور ثمن ہے وقیہ کے بارہ اوقیہ کا ایک
رطل ہوتا ہے - دفعہ ۳ - بجز گنجشک خانگی اور کبوتر کے کسی قسم کے پرند جانور نظر نہین
آئے گِدھ نہین دیکھے اور کوے سیاہ اور چیل حد حرم سے باہر نظر آئے - یہان کے کتون
کے منہ چھوٹے چھوٹے گیدڑ کیطرح کے ہوتے ہین - اور بلیان سیاہ سپید کبری ہوتی ہین
بکری بربری چھوٹی لیکن سینگ بعض کے ہرن کیطرح لانبے اور بلدار مگر چپٹے ڈنبے
چکتے دار اونٹ کثرت سے گائے بیل گھوڑے گدھے خچر ہوتے ہین - ہاتھی نہین بالکل

نہین - بیر اور کہجور کے سوا اور درخت نظر نہین آئے ترکاری ہر قسم کی شہر کے
کنارے ہوتی ہی - میوہ سب قسم کی طائف سے آتے ہین انار انگور وغیرہ مگر اچہے
نہین - دفعہ ۴ ظروف گلی) کنالی بیندی سے سرے تک گول ہوتی ہے -
منہہ کے قریب کنڈی سی لگی ہوئی اوسپر مٹی کا سرپوش گہڑے مٹکے - کنالی سے چہوٹے
چہوٹے ہوتے ہین گول ناند کے طور پر - ابریق لوٹے کے قایم مقام صراحی ٹونٹی
دار ہوتی ہے - ذورق و صراحی جسکی بیندی مخروطی شکل کی ہوتی ہے جو بجز
پانی کے کہڑی نہین رہ سکتی وہ مخصوص زمزم کے پلانے کو ہوتی ہے - سرشہ
بطور آبخورہ کے ہوتا ہے - حقہ ناریل کی لمبی ہوتی ہے جسپر پیتل منڈھا ہوا اسکے پایہ
پر رکھکر سٹک لگاکر پیتے ہین اور اوس کی چلم چہوٹی سی جسپر ٹین کا بڑا سرپوش ہوتا ہے
اور سوکہا تماکو پیتے ہین اور قہوہ خانون مین سیکڑون آدمی - مچانون پر بیٹھکر پیتے ہین
دوسرے ایک قسم کا پیپ ہوتا ہے یعنی فقط چلم جسمین ایک بڑی سی نے لگی ہوئی
تیسرے کاغذ کے چرٹ پیتے ہین - اس مین استنبولی تماکو ہوتا ہے - زبان وہان
کی عربی بعض ترکی بہی جانتے ہین آدمی درشت خو تند مزاج اکثر اہل ہند کو بنظر حقارت
دیکھتے ہین الا ماشاء اللہ - پہاڑ و نیر سنا اور اسطوخودوس بکثرت ہے پیدا اونکے
بعض جگہہ ببول مغیلان شاخدار اور کیکڑ کی کثرت ہی - اور بطور گل فرنگ ایک قسم
کا درخت اُسی انداز کا ہوتا ہے لیکن ذرا پتے لانبے اوسکو حرمل کہتے ہین پہول
اوس کے سپید زرد بدنما چہوٹے چہوٹے بکثرت ہین بعض ادویات اور جلانے
کے کام آتا ہے - دفعہ ۵ مواضع قبول دعا کعبہ کے اندر اور ملتزم اور حجر
اور طواف کے وقت اور صفا مروہ کی سعی مین اور چاہ زمزم شریف کے پاس اور
مقام ابراہیم کے قریب اور پہلی پہل کعبہ کی زیارت کے وقت اور رکن یمانی کے پاس
اور حطیم مین اور میزاب رحمت کے تلے اور منا مین اور چودہوین ذی الحجہ کو نصف

حرم مین اور عرفات مین اور مزدلفہ مین

دفعہ ۶ عام داخلی محرم شریف اور رمضان مبارک مین ہوتی ہے اور خاص کا وقت معین نہین جب کچھہ نذر معقول کرو تب ہی ممکن ہے اندرون کعبہ قد آدم دیوار پختہ بندی سنگ مرمر ہے اوس پر نقش ونگار ہین اوس سے اوپر سرخ پردہ منقش پڑا ہے فرش سنگ مرمر کا ہے دو ستون منقش چوبی وسط مین ہین چارون کونون پر خدام نفل پڑہواتے ہین ستونون سے معانقہ کراتے ہین اور چہت کے چاندنی پر سنگ مرمر کا فرش ہے گوشہ غربی اور جنوبی مین زینہ اوپر کے چڑہنے کا ہے یہہ عاصی طواف وداع کرکے روبرو کعبہ شریف کے موادب کہڑا ہوکر (نقشہ دیکہو) مناجات عرض کرکے روانہ مدینہ طیبہ ہوا

اس مقام کے نقشہ کی پشت پر مناجات عاصی درج ہے

منزل اول مدینہ منورہ

مقام دوم

لاتھم قم کا ہوا شور جو وقت سحر مضطرب منتظر ہر ایک پریشان شد شکر جالوت کو سنادی نے ندا دی آکر	خواب غفلت سے اوٹھے لوگ لپیٹے بستر پردۂ غیب سے کیا دیکہیے آتا ہے نظر قافلہ آج مدینہ کو روان ہوتا ہے

[illegible] کی شوقی کا حال کیا بیان کرون کہ روح تن مین تن بستر مین [illegible]
[illegible] ہین سالی تھی اور تجہہ کی استہ ہو

[illegible] شور تقریر کیا	آتش شوق تیز تر گردد

[illegible] الایسی عشرت ختم کیا الغرض سوار وپیادہ چلنے کو آمادہ ہوا [illegible] مختصر ہوا اب مفصل لیجیے کہ بعد نماز جمعہ وست دعا دراز

سے اور ابواب عجز و التجا باز کہ قاضی الحاجات سے

میری دعائیں کی یارب قبول ہو | آنکھوں کو سرمہ خاکِ مزارِ رسول ہو

آمین سے

جلد دکھلا دے اے خدا مجکو | روضۂ پاک مصطفیٰ مجکو

ثم آمین ع سوئے مدینہ دوستو اب قافلہ چلا۔ شکر ہے

غزل

پہلا شوق مدینہ مجکو | سخت دشوار تھا جینا مجکو

صدقے ہو جاؤں منادی تیری | پنجشنبہ ہے آدینہ مجکو

ہیگا یہ ایک مہینے کا سفر | لگے دینا ہے قرینہ مجکو

کشتی نوح کی مانند خدا | شقدف ہو جائے سفینہ مجکو

ہیگا معراج مدینہ کا عروج | منزلیں ہو گئی زینہ مجکو

گام فرسائے مراحل اور مرحلہ پیمائے منازل ہوئے اسطرح سے یا اخی

فاطمہ وادی و عسفان و قُدَیمہ رابق | پھر مستورہ سے پھر ینبع پہ پہونچا محمل

صفرا وادی سے چلے پھر ملا بیر عباس | بیر مجنوں سے مدینہ ہوئی دسویں منزل

∴ اب اس اجمال کی تفصیل لیجئے کہ مدینہ منورہ مکہ شریف سے جانب شمال واقع ہے الغرض قریب ایک کوس کے شریف صاحب کا باغ اور چند سبیلیں ملیں پھر ایک گھاٹی ملی جسکا فرش سنگین تھا قریب تین کوس کے دو منارہ میقات اور مسجد عمرہ کی تھا عمرہ لاتے ہیں پھر چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ ملنا شروع ہوا چھہ کوس تک پھر ایک مسجد اور قبہ سبیل ملا اسکو لوگ پرانا عمرہ کہتے تھے آدھی رات پر فاطمہ وادی میں پہنچے منزل اول فاطمہ وادی قریہ ذرا فاصلہ پر ہے نہر کے قریب کھجوروں کا باغ ہے

وہین مقام ہوتا ہے بازار مین گوشت روٹی مرغی انڈے میسر آتے ہین اہل مکہ ہر
قسم کی اشیاے خوردنی لاکر فروخت کرجاتے ہین یہہ منزل آٹھ نو ساعۃ کی ہے پہر
وہان سے بعد نماز ظہر روانہ ہوئے دو کوس پر ایک گہاٹی ملی دو پہاڑیون کے درمیان
دیوار دور تک ہے اور منتہاے گہاٹی پر ایک چہوٹی محراب واقع ہوئی ہے بوقت صبح
عصفان پہونچے جسکو بعض رسالون مین اسفہان لکہا ہے؛

منزل دوم عصفان یہہ منزل سترہ ساعۃ کی ہے اسکو چارسی بہی لکہتے ہین اس لیے
کہ اس مین چار کوے ہین ایک بیر طفلہ ہے کہ جسکا آب شور بہ برکت لعاب دہن رسول مقبول
صلعم کے شیرین ہوگیا تہا راستہ مین سلسلہ پہاڑون کا ملتا چلا آیا پہر وہان سے قبل
ظہر روانہ ہوئے چار گہڑی دن چڑہے قضیمہ پہنچے **منزل سوم قضیمہ** یہہ منزل بیس
ساعۃ کی ہے نصف راہ تک تو پہاڑ ملے پہر میدان شروع ہوا جانب شرق دور دور
پہاڑ نظر آتے تہے اور جانب غرب میدان اور سمندر رہا یہان کوئی قریہ نہین فقط
ایک چاہ آب شور ہے بسبب قرب سمندر کے فقط مچہلی ملتی ہے یہہ دونون منزلین
دو منزلہ ہین اول کی منزل ہے درمیان مین مقام بیرشا ہے کے اور دوسری منزل
مین مقام خلیص ہے راستہ سے ذرا فاصلہ پر قریہ ہے یہان سے بعد نماز عصر روانہ
ہوئے قبل از نماز صبح رابق پہونچے **منزل چہارم رابق** بندر ہے یہہ منزل
تیرہ ساعۃ کی ہے جو برجی پختہ قلعہ بنا ہے فوج سلطانی وہان رہتی ہے قریہ بازار ہے
باغ کہجورون کے بکثرت ہین پانی ذرا شور ہے اشیاے مفصلہ ارزان رابق مین میسر
آتی ہین۔ اسفنج یعنی ابر مردہ کف دریا پنج مرجان تربوز مسطورہ کی راہ مین تمام ٹیلہ
رہے یہان سے بعد عصر روانہ ہوئے پہر رات باقی رہی مسطورہ پہونچے منزل
پنجم مسطورہ یہہ منزل گیارہ ساعۃ کی ہے یہان بجز ایک کوے کے اور کچہہ نہین اور
یہی پانی کم اور گدلا ملتا ہے مچہلیان البتہ میسر آتی ہین یہان بہی بعد نماز عصر روانہ ہوئے

پہر رات باقی رہی بہر ستیج پہونچے منزل ششم ستیج یہان کا پانی اول سے زیادہ خراب ہے ان دونون منزلون مین میدان غیر آباد ہے یہہ منزل بھی گیارہ بارہ ساعہ کی ہے یہان سے بعد ظہر روانہ ہوے بوقت مغرب میدان منقطع ہوا پہر دونون طرف سلسلہ پہاڑون کا شروع ہوا تہوڑی دور پر بیر حسان ملا یہہ جگہ بھی قافلہ کے مقام کی ہے اکثر پہاڑ رنگ برنگ سبز سرخ چمکتے نظر آئے چوٹیان پہاڑون کی کنگرہ دار تہین بوقت نماز صبح صفراوادی پہونچے منزل ہفتم صفراوادی یہہ منزل پندرہ سولہ ساعہ کی ہے درمیان دو پہاڑون کے یہ قریہ آباد ہے یہان بازار ہے ہر قسم کی اشیاء خوردنی ملتی ہی نہر کے کنارے کہجورون کے باغ ہین یہان کا روغن بلسان مشہور ہے اور مہندی خوشرنگ ہے یہین مزار پر انوار ابو ذر غفاری صحابی رض کا قبرستان مین واقع ہے یہان سے بعد عصر روانہ ہوئے اثنائے راہ مین قریہ جدیدہ ملا بوقت صبح بیر عباس پہنچے یہ منزل چودہ ساعہ کی ہے

منزل ہشتم بیر عباس یہہ بڑی مشہور جگہہ ہے صفراوادی سے یہان تک دو طرفہ پہاڑ بلند بلند واقع ہین راستہ بہت تنگ ہے اکثر پیچ و پیچ واقع ہین ایک قلعہ سلطانی بنا ہے ویران پڑا ہے ایک کوان آب شیرین کا بہت عمیق ہے یہان سے تین کوس پر شیخ سعدی کی گڈہی ہے جو بدوؤن کا شیخ ہے اور یہہ بھی خارج راہ ہوتا ہے یہان سے اور خلیص تک اکثر بدو قوم حربی آباد ہین اون سب کا یہہ شیخ ہے یہان سے بعد ظہر قریب عصر روانہ ہوے بوقت مغرب بیر روحا ملا صبح ہوتے ہوتے بیر علی پہونچے یہہ منزل چودہ ساعہ کی ہے منزل نہم بیر علی جسکو شہدا اور بیر مجنون کہتے ہین ویرانہ ہے اور مقام سی کوا فاصلہ پر ہے وہان سے قبل از ظہر روانہ ہوے مدینہ منورہ سے چار کوس ادہر بیر علی ملا یہہ جگہ قائم مقام ذوالحلیفہ کی ہے اہل مدینہ کا میقات یہی ہے یہین سے احرام حج باندہتے ہین دو تین گہڑی رات رہے مدینہ طیبہ مین داخل

ہوکر ساختہ ہین اور ترے بیچ منزل اونیس ساعت کی ہے الحمد للہ بیچ بلدہ منورہ ایک وسیع
میدان غیر مسطح مین واقع ہے شہر کے گرد ایک شہر پناہ ہے پختہ مگر بعض جگہ دیوارین بہ
سبب کہن سالی کے شق ہوگئی ہین مغرب کی طرف گوشہ بلند پر قلعہ واقع ہوا ہے
ترکی فوج اور توپخانہ رہتا ہے دوسری شہر پناہ مثل نصف دایرہ کے بیرون بلدہ
ہے اوسکو ساختہ کہتے ہین اسکی دیوار شہر پناہ کی غربی دیوار سے شروع ہوکر دیوار
جنوبی سے جا ملی ہے خاص مناخہ کے دروازہ چار ہین اول باب جزاران دوم باب
عنبریہ سوم باب القبہ چہارم باب العوالی اسی جگہ قافلہ اوترتا ہے اور شہر پناہ کے پانچ
دروازے ہین (۱) باب مصری (۲) صغیر (۳) باب شامی (۴) باب مجیدی (۵) باب
جمعہ جسکو باب بقیعہ کہتے ہین شہر کی آبادی پندرہ بیس ہزار آدمی کی ہوگی مکانات بلدہ
پختہ گلی کوچہ تنگ جگہ جگہ گلیون مین نہر جاری شہر مین حرم شریف جانب شمال واقع
ہے دروازہ حرم کے چہ ہین اور ایک دریچہ اول باب الرحمۃ دوم باب السلام
غربی سوم باب جبریل چہارم باب النسا جنوبی پنجم باب مجیدی ششم باب
زبیت یہ دروازہ بند ہے شمالی ہین ہفتم دریچہ منارہ اشکلیہ کے قریب ۵ منارہ …
ہین چار تو چارون کونون پر اور پانچوان قریب باب الرحمۃ کے ۱ سلیمانیہ ۲ رئیسیہ ۳
باب السلام ۴ اشکلیہ ۵ باب رحمہ کل حرم مربع مستطیل ہے صحن کا فرش چارون طرف
تین تین ہاتہ سنگ سیاہ سے پٹا ہوا ہے بیچ مین گلابی ریت پڑا ہے صحن …
رسول اکرم ہے اوس مین کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقع ہے طول صحن کا …
ایکسو بارہ قدم اور عرض صحن کا چہاسٹ قدم اور مسجد کا طول مع صحن … قدم
اور عرض ایکسو … قدم اور طول و عرض بیرون حرم کا اسواسطے نہین لکہا کہ دیوار …
… رباطات و میدان مین ملحق ہوگئی ہین اب ہم خاص حال مسجد اقدس کا لکہتے
… ہین قبلی صحن مین کہڑے ہوکر جو دروازہ یعنی محراب …

مسجد کا شمار کرو تو جانب یمین اور جانب یسار گیارہ گیارہ ہین اور قبلے مسجد شریف
کے دس اور اوس کے روبرو کے ساتھ بہت چوڑے ہین اس لئے کہ عرض انکا دس دس
ہاتھ کا ہے اور مسجد کے ستونون کا فاصلہ ساڑھے چھہ چھہ ہاتھہ کا ہے جانب یمین کے تین
درجے ہین جنکے اونتالیس ۳۹ گول ستون ہین اور جانب یسار کے دو درجے ہین جنکے چھبیس ستون
ہین اور روبرو یعنی جانب شمال کے سترہ ستون ہین جملہ بیاسی ۸۲ ہوئے اس کے علاوہ
جو دیوار کی محراب مین نصفی ستون واقع ہوئے ہین وہ علیحدہ ہین سر چوکرت کے اوپر
گنبد واقع ہوا ہے خاص مسجد جانب قبلی کے بارہ درجے ہین دسوین درجے کے ستونون
مین پیتل کی جالی قد آدم سے ذرا کم مقبرہ اقدس کی دیوار سے منتہائے مسجد تک ہے اوس
مین پانچ دروازہ خوشنما ہین اسی جالی کے متصل اول محراب رسول کریم ہے وہان
منبر واقع ہوا ہے جسپر حضرت صلعم خطبہ پڑہا کرتے تھے اس کی برابر دوسری محراب
ہے جو حضرت عثمان رضہ کے وقت مین بنائی گئی تیسرا منبر سلطان سلیمان خان کے وقت
کا ہے اس جالی کے اوپر دو درجے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت مین بڑہائے
گئے اسکو مسجد عثمانی کہتے ہین منتہائے مسجد عثمانی کی دیوار در وشندانون مین کانچ رنگین
واسطے روشنی کے لگائے ہین اور سنہرے حرفون سے بخط جلی آیات قرانی لکھی ہین انہ
درجون مین ستون سنگ مرمر کے منقش بنے ہین نیچے چھہ چھہ ہاتھہ تو سنگ مرمر ہے باقی
اوپر سنگ سادہ اس کے سوا جو دیوار روضہ اطہر مین لگے ہین وہ جدا ہین کل مسجد شریف
کے ستون گول ہین مگر دسوین درجے کے جہان پیتل کی جالی ہے وہ ہشت پہلو ہین گنبد کو
مین سپید حرفون سے بخط جلی قران مجید من اوله الی آخرہ لکھا ہے روضہ اطہر مسجد
کے اندر جانب یسار واقع ہوئی اسطرح کہ جانب یمین روضہ کی مسجد کے تین درجے ہین اور
جانب یسار ایک درجہ وسیع اور روبرو یعنی جانب قبلی کے دو درجے مسجد عثمانی کے
ہین غرض کہ چارون طرف مسجد واقع ہوئی ہے اندر روضہ کے تین طرف ستون ہین جملہ

مسجد اور گرد حرم کے دو سو چوبیس ۲۲۴ بتفصیل ذیل مسجد کے ایک سو باون اور حرم کے تینون دالانون کے بہتر ۷۲ جنمین سنگ مرمر کے بیس ۲۰ سنگ سادہ کے جنمین سنہری جدول ہے اونیس ۱۹ باقی کل کے مقطع گردانی سطلا رنگ گلابی طول ستون کا چودہ ہاتھ اور دو انگل انیس ۱۹ بالشت کا جملہ ہانڈی چھ سو بیس روغن زیتون سے روز روشن ہوتی ہین مسجد خاص مین اکثر اور تینون دالان گرد حرم کے باہر کے درون مین تین تین ہانڈی ہین اور باقی مین ایک ایک اور دروازون مین آمد ورفت کے چار چار ہانڈی واقع ہین فی مسجد چار سو نوے اور دالان حرم وغیرہ اکیسو تئیس ۱۲۳ سب ہانڈیون کی زنجیرین نقرئی ہین جہاڑ جو روز روشن ہوتے ہین ۳۸ ہین ایک سپید اسی بتی کا دو جہاڑ سرخ اونتالیس ۳۹ بتی کے ہین چاندی کی ڈال کے چھہ ایک سو بتی ڈال کا مواجہ شریف کی طرف باقی سب چہوٹے ہین لیکن بارہ بتی سے کوئی کم نہین سب پر کافوری بتیان صبح تک روشن رہتی ہین اور چار جہاڑ فرشی ہین دو بڑے جو چوبیس ۲۴ بتی کے اور دو چہوٹے چھہ بتی کے سنگ مرمر کا چو خانہ پٹوان ہے اوس پر قالین کا فرش گرد صحن کے محرابون پر بجائے کنگرہ لوہے کے جالی سبز رنگ ہے اور ہر محراب پر ایک ایک پتھر کا جنگلہ خوشنما ہے جس سے وہ جالی مربوط ہے جملہ جنگلہ اونتیس ۲۹ ہین درمیان ہر دو محراب کے ایک گول حلقہ رنگین جسمین نام اللہ و محمد و اصحاب کبار کا بخط سنہری لکھا ہے۔

روضہ شریف

مربع مستطیل ہے طول مین تین تین محراب کلان واقع ہوتی ہین اور عرض مین دو دو محراب اور ہر محراب کے بیچ مین ایک ایک ستون سنگ مرمر کا ہے چارون طرف صندوق شریف کے جالی ہے جانب مواجہ یعنی جانب قبلے پیتل کی ہے اور تین طرف فولادی سطلا ہر محراب مین دو دو پردہ سبز ریشمین پڑے ہین گرد جالی کلابتون کی لگی ہے

ان پردون کو ستارہ کہتے ہین ایک دروازہ جالی شمالی مین واقع ہے اسی دروازہ کی
راہ سے خدام سابان جلوس لاتے لیجاتے ہین دوسرا دروازہ جالی مین شرقی ہے اس راہ
سے داخلی ہوتی ہے اور اسکے روبرو حجرہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ ہے اور بروقت روشنی
کے اسطرف سے جاتے ہین طریقہ داخلی کا یہ ہے صاحب داخلی کو لباس خواجہ سرا ڈ ہنکا پہنا
کر اور بتی موم ہاتھ مین دیتے ہین اور تاکید کردیتے ہین کہ بہت باادب اوپر اور بہت
دیکھنا مزار شریف کو مس مت کرنا پہرا ... کا مقصد ان لئے ہوتا ہے اون کے
پیچھے خواجہ سرا اور داخلی والے ہوتے ہین اندر جا کر ہانڈیون اور جہاڑون کو جو طلائی زنجیر لئے
مین آویزان ہین روشن کر کے مواجہ شریف کی طرف کہڑے ہو کر سلام آہستہ آہستہ پڑہ کر
دست بستہ باہر آجاتے ہین مزار شریف چارون طرف سے بند ہے اوس پر لہردار سبز
غلاف مخملی پڑا ہے اندر اوس کے تین قبرین ہین اول جناب رسول صلعم کی اوسکی برابر ذرا
ہٹی ہوئی حضرت ابا بکر صدیق رضی کی اوس کی برابر اوسیطرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی جیسا کہ کتب مبسوط مین لکہا ہے اور نقشہ مین موجود ہے جانب شرق مزار شریف سے
جالی کا فاصلہ تین ہاتھ کے قریب ہوگا اور جانب مغرب اور جنوب قریب سات آٹھ ہاتھ
کے فاصلہ ہوگا اور شمال کیطرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کا حجرا ملحق ہے مزار شریف
کے گوشہ غربی او شمالی مین یہی واقع ہے یہین مدفن عیسیٰ ہوگا مواجہ شریف کی طرف
جواہرات بیش قیمت لگے ہین اور اسطرف کی جالی مین ہر محراب کے اندر دو دو گول
روشن دان ہین وہین سے لوگ زیارت کرتے ہین یہان کا بہی کل اہتمام خواجہ سراون
کے حوالہ ہے تفصیل مزارات اندرون بلدہ مکانات و مساجد و مساجد اول عبد اللہ والد
رسول کریم محلہ اطول مین واقع ہے دوم مالک بن سنان پدر عذار رسول کریم صلعم
واقع محلہ ذکاک مالک مین ہے سوم حضرت اسمعیل بن امام جعفر باب البقیع کے قریب لوگ
اسمعیل انہین کو مانتے ہین چہارم زاویہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ... امیر ...

حضرت عثمان رضؓ واقعہ قلعہ باب صغیر کے قریب واقع فی المناخہ ا مسجد علی رضی اللہ
عنہ ساکت دوکی ہے ۲ مسجد ابابکر رضؓ ۳ مسجد غمامہ تین درجہ کی ہے ۴ مسجد بلال رضی اللہ
عنہ واقعہ دارالشفا سلطانی ۵ مسجد عمر رضی اللہ عنہ ۶ جانب بقیع خارج بلد قبہ
مزار عمات رسول کریم ہے دوم جنت البقیع - یہہ قبرستان قدیم جانب شرقی متصل ا
دروازہ بقیع واقعہ ہے اس کی دیوار مستطیل ہے منتہائے دیوار گورستان پر قبہ مزار
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے معلم سلام اسی طرف سے شروع کرتے ہین اس کے قریب
قبہ حلیمہ سعدیہ رسول کریم صلعم ہے بعدہ گنج شہیدان کا چبوترہ ہے بعدہ قبہ حضرت ابراہیم
ابن رسول اللہ صلعم ہے بعدہ دو مقبرہ متصل ہین پہلا حضرت نافع مولائے عمر رضی اللہ
عنہ کا دوسرا امام مالک کا پھر دو مقبرے قریب قریب ہین اول حضرت عقیل
رضی اللہ عنہ برادر علی رضی اللہ عنہ دوم ازواج مطہرات کا یعنی حضرت عائشہ رضؓ
اور حضرت حفظ اور حضرت سودہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ اور صفیہ اور زینب اور میمونہ
اور جویریہ اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ اور حفیہ اور عاطفہ رضی اللہ اجمعین اس کے بعد
قبہ بنات رسول اکرم صلعم ہے حضرت زینب اور ام کلثوم اور حضرت رقیہ اس کی
برابر ایک بڑا قبہ اہل بیت ہے اس مین حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور امام حسن علیہ السلام
اور امام زین العابدین اور امام جعفر صادق اور امام باقر رضی اللہ عنہ ہین اور یہین قبر حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہ ہے اس کے قریب بیت الحزن حضرت فاطمہ ہے پھر دیوار کے باہر
ذرا فاصلہ پر دو قبہ ہین - ایک ابا سعید خدری کا دوسرے فاطمہ بنت اسد والدہ
حضرت علی کا اوس سے جانب شمال نخلستان سے ملی ہوئی مسجد مائدہ ہے اوس کے اندر
سنگ سیاہ مین بطور پیالیون کے بنے ہوے ہین اونمین لوگ کھجور وغیرہ تبرکاً بھرکر
کھاتے ہین اوس کے قریب دو مسجدین اور ہین ایک مسجد فاطمہ دوم غمامہ اوس کے
قریب پتھر پر نقش سم نعال اور نقش پائے ناقہ ہے سوم مزار امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

مدینہ منورہ سے دو کوس جانب شمال کوہ احد کے دامن مین واقع ہے اثناے راہ مین
ایک جگہ ہے بطور مسجد کے جہان رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے دیوار سے تکیہ لگا کر اب
بھی وہان لوگ تبرکاً بیٹھتے ہین اولا قبہ سابق مدفن جناب امیر ملتا ہے اس لیے کہ بسبب
سیلاب کے نعش مبارک باہر نکل آئی تھی پھر اسکو اس جگہ دفن کیا جہان اب مزار ہے
قبہ کے اندر پیتل کی جالی مین قبر ہے اوس کے متصل اسی قبہ مین عبداللہ بن جحش اور
مصعب بن عمیر کی قبرین ہین اس کے قریب ایک وسیع مسجد ہے اوس مین ایک منارہ ہے اس
جگہ ہر سال شب برات کو ایک میلہ ہوتا ہے متصل اس کے دو چہار دیواری ہین گنج
شہیدان شہداے جنگ احد ہے اوس کا قبہ بنایا ہے بعدہ دندان مبارک رسول کریم ہے
اوس کے آگے پہاڑ احد ہے جہان لڑائی ہوئی تھی چہارم مسجد قبلتین مدینہ منورہ جانب
مغرب دو اڑہائی کوس اثناے راہ مین [illegible] واقع ہے اوس کے دامن مین جہان
جنگ احزاب واقع ہوئی اب [illegible] کا نشان باقی ہے مگر جہان جہان کہ خیمہ
واقع تھے اوس جگہ مسجدین [illegible] اول [illegible] مسجد ابا بکر رضی اللہ عنہ
ہے بعدہ مسجد عمر رضی اللہ عنہ [illegible] مسجد سلمان فارسی ہے پھر مسجد
[illegible] ہے یہان سے ایک کوس [illegible] مختصر قبلتین ہے فقط ایک دروازہ ہے اور
باہر چہار دیواری مین ایک محراب [illegible] بیت المقدس وہان سے ذرا دو [illegible]
بیر رومان یعنی بیر عثمان ہے شامی قافلہ یہین اوترتا ہے لوٹتے وقت مدینہ منورہ کی
راہ مین حضرت زکی الدین [illegible] صادق کا قبہ ہے چہارم قوۃ الاسلام۔ یہ
چوتھی مسجد ہے کہ جسکا مذکور قران شریف مین آیا ہے مدینہ منورہ سے جانب جنوب ڈیڑھ کوس
اثناے راہ مین مسجد بنی نجار باغ مین ملتی ہے اس سے تہوڑے فاصلہ پر مسجد جمعہ ہے یہان
پہلا جمعہ حضرت نے پڑہا تہا شاید اسکو مسجد شمس بھی کہتے ہین اس کے آگے قصبہ قوہ ہے یہ بڑا
قصبہ پہلے کا تہا حضرت رسول اللہ صلعم پہلے پہل یہین فروکش ہوئے تھے مسجد قوہ اسی

قصبہ مین واقع ہے ترمیم اس مسجد کی مصطفی اعرب پاشا نے بحکم محمود خان سلطان ۱۲۷۵ھ مین کی ہے اس مسجد کے تین درجہ ہین آٹھ آٹھ در کے ستون گول تین طرف دالان واقع ہین بیچ مین چوک ہے درمیان مین چشمہ نہر واقع ہے مسجد کے اندر بائین طرف ایک محراب ہے اوسکو دیکھ نہین سکتے ہین اور باہر کے در کی محراب مین ایک اور چھوٹی محراب ہے وہان آیتہ تطہیر نازل ہوئی تھی اور وسط چوک مین چوکھنی مختصر ہے وہین اول حضرت کی اونٹنی بیٹھی تھی جب آپ مکہ معظمہ سے تشریف لائے تھے اس مسجد کے گوشہ پر ایک منارہ بلند ہے اس کے قریب مسجد علی ہے اوس کے پس پشت مسجد فاطمہ اور اوس کے قریب مسجد عمر مین کلام ہے اور جانب غروب اس کے بیر خاتم رسول ہے اوسکی قریب ایک چاہ ہے اسمین دو نہر کا پانی گرتا ہے ایک کا شیرین اور ایک شور اوس کے قریب ایک کھجور ہے کہ بطور حلقہ کے زمین پر پڑی ہے پنجم تفصیل اسمائے ہفت بیر یعنی چاہ جنکا پانی تبرکاً حجاج لیجاتے ہین اول بیر فاطمہ واقع چوک حرم باغیچہ رسول دوم بیر خاباب مجیدی کے قریب سوم بیر بوداعا قریب باب شامی چہارم بیر عثمان قریب مسجد قبلتین پنجم بیر خاتم واقع فی القوہ ششم بیر المغسل ہفتم بیر الفاکہ قریب عوہ القریہ قربان ہین ۔

تفصیل تبرکات مدینہ

۱ آب ہفت چاہ ۲ خاک مزار ۳ عود مزار ۴ موم بتی مزار ۵ آب غسل مزار ۶ پارچہ غلاف ۷ خاک شفا ۸ مہدی ۹ آسنان ۱۰ کھجور معجزہ کا سوختہ و بیدانہ وغیرہ کھجورین مدینہ منورہ مین بہت قسم کی ہوتی ہین منجملہ اون کے نامی اور عمدہ یہ ہین ۔ بیرنی حلوی تر سبز جلی حلوہ سکریہ اقنیہ بیاضی حلوہ ریحانی حلبیہ شلبی سیاہ زرد سرخ

آب و ہوا مدینہ طیبہ کی نہایت خوش آیند او معتدل ہے اس لیے کہ ملک شام قریب ہے بہ نسبت مکہ معظمہ کے کہ وہان کمال حار یابس ہے گیہون جوار باجرا وغیرہ ہوتی ہیں

شلغم چقندر نہین ہوتے ترکاری ہندی بیگن مولی شلجم وہی سبز ہوتی ہین انگور انار بھی ہوتے ہین مگر اچھی نہین گائین بکریین یہان کی بہت دودہ دیتی ہین آدمی بڑے خلیق لباس اور طریقہ سب بطور اہل مکہ کے ہے الغرض ۲۳ تاریخ سلام و وداع پڑھکر یہہ قطعہ وداعیہ عرض کیا:

قطعہ

یہہ خاکسار اس در دولت پہ دور سے | قابض ہوا تھا کیسی خوشی کس سرور سے
دس دن بھی خادمون نے نہ رہنے دیا مجھے | لیجے سلام ہوتا ہون رخصت حضور سے

پھر باادب کھڑے ہوکر یہہ قصیدہ گزارش کرکے بادل فگار اور چشم اشکبار رخصت ہوا

قصیدہ

اے ذات پاک باعث ایجاد کائنات | وے شیخ محامد و مستجمع الصفات
عقدہ کشائے خلق ہے حلال مشکلات | ہر ذی حیات کا ہے تو ہی باعث حیات
ہوتا نہ تو تو ہوتا یہ کون و مکان نہین | کیونکر کہون تجھے کہ تو جان جہان نہین
کیا طاقت بشر ہے کہ چون و چرا کرے | تیری ثنا قرآن مین جب خود خدا کرے
جیسا کہ چاہیے اوسے ویسے ادا کرے | طاقت کی بات ہیگی یہی جو کیا کرے
ہنس تو ایک بات نکالی ہے سوچکر | بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر
کرتا ہون یارسول خدا اپنا حال عرض | افعال ناستودہ سے مین ہون خجل کمال
اعمال بد کا اور گنا ہون کا ہے ملال | از پا فتادہ ہون گا خبر جلد لے سنبھال
کس سے کہون مین اور ہے تیرے سوا کوئی | ستار ہے تو ہی شافع روز جزا کوئی
رک رک کے کہیے آپ ہی کبتک گہر لگا کر | کس سے کہون یہہ حال مین کسکی دوا کرون
کب تک مین درد و رنج و الم کو سہا کرون | تجھسے گر التجا نکرون مین تو کیا کرون

مین تشنہ لب تو چشمۂ آب حیات ہے — لب کا ہلانا تیرا میرے حق مین بات ہے

چارون طرف سے اٹھتے ہین طوفان فتنہ زا — دریاے بے کنار مین ساحل کا کیا پتا

امواج فتنہ خیز ہین گرداب ہین بلا — آفت مین ہون پھنسا یہ بھروسا ہے آپ کا

کشتی شکستہ ہے میری اور منجہدہار ہے — گر لطف کی نظر ہو تو بیڑا ہی پار ہے

مجھسا نہین ہے کوئی بھی دنیا مین روسیا — افعال زشت میری برائی کے ہین گواہ

اعمال بد نے زندگی ساری کری تباہ — اپنے کیے سے آپ پشیمان ہون عفو خواہ

تجھسا شفیع ہیگا نہ مجھسا گنہگار — حاضر ہون آستانہ پہ میری سنو پکار

حاضر ہوا ہون در پہ تیرے شاہ ذوالمنن — اہل وعیال چھوڑ کے گھر بار اور وطن

باحال زار خستہ و تنہا و بے وطن — سوزش ہے میرے سینہ مین دل مین ہے جلن

بیمار ہون مین مرتا ہون میری دوا کرو — صدقے سے اپنی آل کے بہر خدا کرو

طفلی گنوائی ہاے رہی سب کھیل کود مین — کھویا شباب غفلت مین بیٹھے نمود مین

پیری مین رفت و بود کے ہون تار پود مین — مطلق نہ فرق سمجھا زیان اور سود مین

نقارہ کوچ کا لگا بجنے سحر ہوئی — افسوس کب یہ آنکھ کھلی کب خبر ہوئی

صدمہ اوٹھائے راہ کے کلفت جہان کی — تکلیف جو ہوئی وہ خوشی سے سہی ہے وہ

سبکی سنی پہ دل کی کسی سے نہ کچھ کہی — ہو چشم التفات ادھر بھی کبھی کبھی

کلفت ہو دور میرے دل ناصبور کی — اپنی تو یہ ہے عرض پہ مرضی حضور کی

القصہ مکہ شریف کو صفرا وادی تک اوسی راہ سے معاودت کی پھر یہان سے از راہ بدر روانہ ہوئے راستہ مین قریہ حسینیہ اور قریہ الفا اور برکہ صغیر اور کبیر تھوڑی دور پر ملتے گئے بروقت ظہر کے قصبہ بدر بالا پشت بدر کے شہداے جنگ بدر کا گنج شہیدان بندر ینبوعہ دو منزل ہی یہان سے بسبب قرب سمندر کے ریگستان شروع ہوا

بوقت شام مجریہ پہنچے یہان سے بندر الیس بارہ ساعة ہے بالکل ویران پڑا ہے
یہہ منزل بارہ ساعة کی ہی علی الصباح یہان سے کوچ کرکے نصف شب کو مسطورہ
پہونچے یہہ منزل اٹھارہ ساعة کی ہی پہر بفضلہ تعالی ازراہ رابغ داخل مکہ معظمہ ہوئے
فائدہ مکہ شریف سے مدینہ منورہ تک اکثر زمین ڈہلوان ہی کہین کہین فراز بہی ہی پس
یکسان نہین ہی حال ممالک کا اسی ریتیلیس ÷ ظاہر ہوا زمین کے نشیب و فراز سے ÷
اور یہہ منازل جو مذکور ہوئین درب سلطانی کی ہین شاہ راہ کو درب سلطانی کہتے ہین
اس کے ماسوا اور بہی راستے ہین منجملہ انکے راستہ شرقی ہی جو طایف کی راہ سے
ہوکر لوٹتا ہی باقی کل راستہ رابغ سے جدا ہوئے ہین فرادہ کا راستہ ضرب غابہ
وغیرہ تفصیل انکی اسواسطے نہ لکہی کہ وہ راستے مسدود ہین چلتے ہین فائدہ بدو و
اہل بادیہ کو کہتے ہین کل ملک عرب مین یہی ہین بعض نے انکی تعداد چار کروڑ لکہی
ہی زبان سب کی عربی الا بسبب اختلاط ترکون کے حروف فارسی بہی مختلط ہوگئے
مثل کاف اور پے اور چے وغیرہ اکثر سپاہی پیشہ لوگ ہین بعض تجارت اور کہیتی بہی
مجبوری کرتے ہین اکثر درشت مزاج کینہ کش بہادر ہوتے ہین جوان ضعیف الجثہ
زورآور قانع مزاج بہوک پیاس پر صابر ہوتے ہین سخی مہمان نواز اگر گہر مین کچہہ
نہو تو مہمان کیواسطے بکری اونٹ ذبح کردین حاتم طائی انہین کی قوم کا تہا
یہان کے بدؤن کا گندمی رنگ ریش کم گہونگر والے بال بجز ایک تہبند کے اور کپڑے
ندارد بعض کے سر پر رومال اور رسی یا لونگی اکثر انکی اشیا جبہ دار ہوتی ہین
کمر مین تسمہ اور جنبیہ رکہتی بندوق توڑہ دار ہوتی ہی درست انداز ہین اونٹ
اور بکریون پر ان کی گذراوقات ہی قومین انکی علیحدہ علیحدہ آباد ہین جیسے قوم ÷
احربی بیر عباس اور صفرا وادی سے لیکر سمندر کے کنارے کنارے تا بہ رابغ آباد
ہے اور رابغ سے ادہر قضیمہ اور خلیص کے اطراف مین قوم جبارین ہی علی ہذا القیاس

سب قوم آپسمین متفق رہتی ہو اگر ایک آدمی سے بگاڑ ہو تو کل قوم بگڑ جاتی ہے اکثر شمار کر
ہوتے ہین لڑائی بہڑائی مین گالی نہ دیوین گے در دو پڑین گے اور ڈک مارین گے
پردہ عورات کا موافق شریع ہو شادی بیاہ مین کفو کی زیادہ رعایت کرتے ہین - اہل
مکہ کا بہت ادب کرتے ہین خصوص شریف صاحب کا بعض ہین بسبب افلاس کے مسافرون
کو لوٹتے ہین عرب جو حیدرآباد مین آباد ہین اکثر حضرت سوت کے باشندے ہین بحمد اللہ
کہ مکہ شریف پہنچکر طواف سے مشرف ہوکر طائف کی زیارت کی **طایف** وجہ تسمیہ اس کی
یہ ہے کہ اس زمین کو حضرت جبرئیل نے بحکم خدا ملک شام سے لاکر اور کعبہ کا طواف
کراکر یہان رکہا۔ مکہ شریف سے تین منزل جانب شرقی ہو اس راہ سے قافلہ اور
اونٹ جاتے ہین اور جبل کثرہ کی راہ سے دو منزل ہو از راہ عرفات اس راستے سے
خچر اور گھوڑے جاتے ہین طایف پہاڑون کی بلندی پر زمین ہموار مین واقع ہو آب و
ہوا خوش آیند و معتدل ہے اہل مکہ گرمی کی موسم مین یہان آکر قیام کرتے ہین اکثر
نے باغات بنوائے ہین میوہ ہر اقسام کا عمدہ ہوتا ہے انگور کشمش انجیر انار بہ وغیرہ
غلہ اناج ترکاری افراط سے پیدا ہوتی ہے تین نہرین ہین ایک قدیمی اور دو دیگر
شریف عبد المطلب کی تیسری شریف عبد اللہ کی شہر مین ڈیڑھ دو ہزار
آدمیون کی آبادی ہوگی شہر پناہ بھی ہو اوس سے ملحق ایک مسجد کلان کی جانب
شمال ایک قبہ مین قبرین مفصلہ ذیل ہین اول سب سے بڑی روضہ کی حضرت
عبد اللہ ابن عباس کی ہے اور دو آپ کے صاحبزادون کی اور محمد حنیف ابن علی رض
اور ایک بادشاہ کی اور دو حضرت رسول صلعم کے صاحبزادے حضرت طیب
و طاہر کی اور زبیدہ خاتون کی قبرین شکستہ ہو الحال اسمین شریف عبد اللہ دفن
ہوئے شہر کے چار دیوار سے لگی ہوئی قبرین اصحاب بدر کی ہین اوس کے قریب
عبد اللہ ابن مسعود اور ایک اور صحابی ہین اور جانب جنوب ایک میل کے فاصلہ پر

دو مقام معجزہ ہین ایک حیرۃ الشاش دوسرا مضمضہ الغزالہ پھراوس
کے قریب ایک قریہ مین سرطفلہ ہے اوس سے آگے ایک مسجد مین وہ پتھر ہے جو حضرت
پر کفار نے پہاڑ پر سے ڈھلکایا تہا اور وہ بحکم خدا معلق رہگیا طایف سے تین کوس جانب شرق
وادی نخل ہے اس کے کوہستان جنوبی مین قوم بنی ثقیف رہتی ہین جو ختنون مین تمام زیر
ناف کا چمڑہ چھلواتے اور جز رکھتے جاتے ہین

منزل دوم مصر و شام

جدہ سے بعد الفراغ حج ثانی اور براہ ینبوع ۲۴ گھنٹہ کی راہ ہے بندر سے لوگ مدینہ
منورہ کو کہ چار منزل ہے جاتے ہین اوس کی برابر سے ہوتا ہوا روانہ ہوا وہان سے دوسرے
دن جانب جنوب ملک قیصر علاقہ مصر کے پہاڑ نظر آنے لگے آگے دو پہاڑیان چھوٹی چھوٹی
ملین ایک زرد پتھر کی سطح آب سے اونچی دوسری پہاڑی پر کچھ نشان لالٹین کا بنا ہوا پھر
کہین کہین جانب شمال ملک شام کے پہاڑ بھی نظر آنے لگے۔ کہین پہاڑ کہین میدان
یہانتک کہ ہم تین روز مین برکہ فرعون سے گذر کر چوتھے دن بندر سویس مین پہنچے۔
یہانپر ملک شام اور مصر مل گیا ہی اور بحر عرب یعنی بحر احمر تمام ہوا سویس
بندرگاہ قریب بہت بڑے بلند پہاڑ کے واقع ہی علاقہ خدیو مصر کا ہے۔ آٹھ یا دس
ہزار آدمی کی آبادی ہوگی مکانات بھی بلند اور بازار بھی اچھا ہی اور دن پر دن
ترقی ہی۔ نہر یہین سے کھد کر بحر روم مین گئی ہے جسمین بخوبی جہازرانی ہوتی ہی
یہ نہر اسکھود نے سیل ہے اس کی کیفیت آیندہ لکھینگے - اور دوسری نہر آب شیرین
کی یہان ہی جو رود نیل سے آئی ہی یہان مصر کی ریل پر نو بجے سوار ہوا بعد مغرب
مصر مین پہنچا اثنار راہ مین اٹھارہ اسٹیشن ہین جنکو یہان محطہ کہتے ہین اور ریل
کو بابور البر نی اور ریل کی سڑک کو سکۃ الحدید کہتے ہین تیسرے درجہ کا

محصول فی نفر ساٹھ روپیہ چار آنہ ہے اور درجہ دوم و اول کا وہی سررشتہ
ہے جو ہندوستان مین ہی اسویس ۲ اور ۳ مجہول الاسم - ۴ فائدہ
۵ مجہول ۶ نفیشا یہین سے ریل کی ایک شاخ اسمعیلیہ کو گئی ہے قریب دو میل
کے ہوگی - یہہ بندر اسمعیل پادشاہ نے فی الحال ہی آباد کیا ہے مختصر خوشنما ہے
ریل آتی ہی اور پھر اوسیوقت لوٹکر نفیشا کو جاتی ہی - اس اسٹیشن کے پل کے قریب
اسمعیل پادشاہ نے ایک باغ کلان بہت عمدہ لگایا ہی ۷ سحوتہ ۸ محسنہ ۹ پہنچی
مین نہ آیا ۱۰ ابوحماد ۱۱ زقازیق صدر اسٹیشن بہت بڑا قصبہ ہے یہان ہی گاڑی
سیدہی اسکندریہ کو کہ پانچ اسٹیشن ہے جاتی ہی اور مصر کے جانیوالے دوسری
گاڑی مین سوار ہوکر مصر مین آتی ہین ۱۲ بوردن ۱۳ ملیس ۱۴ الشانش ۱۵
اسٹیشن قناطرہ ۱۶ اناوہ ۱۷ اقلیوب ۱۸ مصر ہندوستان کی ریل مین اور اسمین
ذرہ صفائی کا فرق ہی اور ایک ترک ان گاڑیون کا انتظام کیا کرتا ہے وہی ٹکٹ
لے لیتا ہے اور کسی طرح آنے جانے مین اسٹیشن پر روک ٹوک نہین ہے
ٹکٹ لوجاؤ ٹکٹ دو جاؤ مصر فرعون کے وقت مین اسکا نام قاہرہ تہا انگریزون
نے اس کا نام کیئر و رکھا اہل اسلام اس کو مصر کہتے ہین یہہ شہر پرانا ہی اور آثار
صناوید اسکی اب تک موجود ہین اس کا ذکر آیندہ مجملاً ہوگا اسمعیل پادشاہ خدیو حال
مصر نے عمارات شہر کو بطرز اہل عرب تہی اکثر توڑ واکر بطور فرانس و انگلش
بنوائی اور بنتی جاتی ہی بازار وسیع کر دیئے شہر مین گیاس کی روشنی ہی
ایک صاحب کہتے تھے کہ ساڑے ۱۲ لاکھ آدمیونکی آبادی ہی دوسرے صاحب نے بیان
کیا کہ ۱۰ لاکھ کی آبادی ہی قول فیصل یہہ کہ نہ اوس سے زیادہ نہ اس سے کم تفصیل
اون مزارات متبرکہ کی جنکی زیارت اس نیازمند کے نصیب ہوئین ؛؛

تفصیل مزارات - اول - مزار پر انوار سر مبارک سید الشہدا حضرت

امام حسین علیہ السلام بروایت صحیح محلہ خانہ خلیل کے ایک عالیشان مسجد مین
واقع ہی اس کے اندر قبہ خرد ہی اوس کے گرد جالی پیتل کی لگی ہوئی ہی مزار
پر غلاف سرخ کاشانی مخمل کا زر کار پڑا ہی کل مسجد مین قالین کا فرش ہی دوم
مزار حضرت زینب بنت فاطمہ علیہ السلام واقعہ سلیبا اس کی بھی وہی طرز ہی
سوم مزار حضرت سکینہ بنت امام حسینؑ واقعہ محلہ لغلو چہارم مزار حضرت
رقیہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ واقعہ آبیہ تی مصر کہنہ پنجم مزار حضرت
نفیسہ بنت فاطمہ واقعہ ایضاً ششم مزار امام شافعی رحمۃ اللہ واقعہ قبرستان
ہفتم مزار جلال الدین سیوطی واقعہ آنیہ ہشتم مزار ابولبیلا صحابی واقعہ محلہ
بلاق شہر سے جانب شرق چھوٹی سی پہاڑی پر شہر سے ملا ہوا قلعہ ہی یہ وہ
جگہہ ہے کہ یہان زلیخا نے انتظار یوسف مین رفع وحشت کے واسطے قیام کیا تھا اور
یہین حضرت یوسف علیہ السلام کو کوئین مین قید کیا تھا وہ کوا ابھی تک موجود ہی
بعدہ حضرت یوسف نے وہان قلعہ بنوایا اور مسجد ابھی تک موجود ہی اوس کا قبلہ بیت
المقدس کی طرف ہی البتہ حمام ٹوٹ گیا اوس کا ایک ستون جو تین آدمی کے
آغوش مین آئے دروازے کے روبرو پڑا ہی بعدہ اس قلعہ کی ترمیم سلاطین
متفرقہ کے وقت مین ہوتی رہی یہان تک کہ محمد علی بادشاہ نے خوب درست
کیا اور ایک مسجد جامع بنوائی اوسمین عجیب قسم کا سنگ مرمر ہے یعنی سفید پتھر زرد
سنہری ابر مین قابل دید ہی ایسی مسجد و نہی کچھ اور ہی قطعہ ہے مجملاً اس مسجد کا حال
لکھتا ہون اسی پر قیاس کر لیجیے کہ صحن مسجد کے چار طرف دالان سنگ سپید کے
ہین ستون گول اوپر لداؤ محراب بیضاوی شکل۔ فرش بھی سنگ سفید کے مربع
تختون کا ہی بیچ مین بجائے حوض ایک قبہ ہی سنگ سفید کا بہت عمدہ بنا ہی چار طرف
اوس کے ٹونٹی سقاوہ پیتل کی جسمین جانور ونکی شکل بنی ہی وضو کے واسطے جانب

کعبہ مسجد بطور مقبرہ ہندوستان واقع ہی جسمین بڑے بڑے ستون سنگ مرمر کے ابکہ
دار ہین اونپر نقشون کا لداؤ ہی دیوارون مین اوپر روشندان ہین اونمین رنگین
آئینے لگے ہوئے ہین فرش قالین کا بچھا ہوا ہی پانچ جھاڑ عمدہ ایک قبہ کے وسط مین
آویزان ہین بیچ کا جھاڑ بہت بڑا نہایت عمدہ ہی مسجد کے گوشہ مین محجر قبر محمد علی پادشاہ
کی ہی اس مسجد نادرہ کے قریب ایک مکان بہت عمدہ ہی جسمین تمام تکلفات خدیویہ
ہی اس مین حمام واقعہ ہی یہان سی تمام شہر اور رودنیل اور اہرام نظر آتے
ہین وسط شہر مین وہ دروازہ بازار یوسفی ابھی تک قایم ہی جہان زلیخا نے حضرت
کو مول لیا تہا اور راستہ مصر کے راستہ مین حمام فرعون ابھی تک قایم
ہی رودنیل کنارے سی عجائب خانہ منجملہ اور عجائبات کے لعبت سنگی فرعون سنگ سیاہ
کی ہی جو اوس نے اپنی پرستش کے واسطے بنوائی تھی اور اس لعبت کے مقابل
رودنیل کے پار باغ اسمعیل پادشاہ کا ہی اب محل سکونت بھی وہین ہی اسکا نام جزیرہ
ہی شہر کے بازاران گنت ہین دس ہزار مسجدین لوگ اس شہر مین بیان کرتے
ہین اسیپر شہر کی آبادی کا قیاس کر لیجے اہرام عجیب عجیب مکان بطور پہارون
مصنوعی کے مصر سے چھ کوس گوشہ غربی اور جنوبی مین واقع ہین کیفیت انکی
کچھ نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگی دو بڑے ایک چھوٹا ہے۔

نقشہ

اسکو زبان یونانی مین پرمڈ لکھتے ہین چوگرد اسکے سیڑہین پتھر کی بنی ہوئی ہین بلندی
سیڑہی کی آدمی کی چہاتی تک برابر ہی نیچے نہایت چوڑا ہی اوپر جسقدر جاو عرض کم
ہوتا جاتا ہی قریب دو سو ساٹھ گز کے نیچے سے چوڑا ہی اور بلندی اوسکی قریب ایک
سو پچاس گز کے ہے اسکے اندر جانیکا راستہ ہی اور یہہ بطور حجرون اور مقبرون کے
ہین مصر کے عجائب خانہ مین جو لعبت مُردون کے اور نعشین ہین وہ سب انہین
اہرام کی ہین اس کو چیوپس پادشاہ مصر نے بنوایا تھا ایک مسجد نایاب مصر مین اسمعیل
پادشاہ کی والدہ بنوا رہی ہین لیکن ابھی تک ناتمام ہی کچہری کی عمارت کے قریب لعبت
ابراہیم پادشاہ کی ایک گھوڑے پر سوار ہی پھر مصر سے ریل پر سوار ہوکر روانہ اسکندریہ
ہوا درجہ سویم کا کرایہ ریل فی نفر تین ریال ہے پہر دن باقی رہی وہان پہونچا
اثنائے راہ کے اسٹیشن ۱ مصر ۲ قلیوب ۳ طوخ ۴ تبت ۵ برکالسبع
۶ طنطہ ۷ کفر الزیات ۸ انباے بارود ۹ دمہور ۱۰ ابو حمص ۱۱ کفر الدوار
۱۲ اسکندریہ سکندر نے اوسکو آباد کیا تین لاکھ آدمیون سے زیادہ یہان ہونگے
فرش بازار کا نہایت خوشنما سنگین عمارت دلکش مزارات ۱ مزار حضرت البوصیری
صحابی کا ہی اونہون نے قصیدہ رسول صلعم کی شان مین کہا تھا شاید وہی مسجد مین
سطلا کندہ ہے اوس مقبرہ سے ملی ہوئی سنگ مرمر کی ایک جامع مسجد بہت خوش
وضع واقع ہی سلطان عبد العزیز خان نے ایک جہاڑ روشنی کا زیارت پر چڑہایا
ہی اور وہ اوسی مسجد مین آویزان ہی جسمین پتے پہل پہول سب موجود ہین یہہ مزار
محلہ بحری مین واقع ہی اس کے متصل حضرت عباس اور ابو العباس تابعی کا مقبرہ
مزار ہے ۲ اوسی محلہ مین حضرت یعقوب ... کا مزار ہے ۴ مزار حضرت
دانیال علیہ السلام محلہ باب سدرہ مین واقع ہے ۵ مزار حضرت لقمان یہہ دو توجگہ
تہ خانہ مین ہین ۶ ... کے قریب کیا بلکہ متصل مقبرہ سعید پادشاہ کا ہے اوسین مجھ

سنگ مرمر کے مطلا معہ او نیکو لواحقون کے بنے ہین ۷ مزار اسکندر ذوالقرنین
محلہ دریاے جدید مین ہے ۸ ابو وقاص صحابی بازار عصر مین ہے۔ اسمار بازار
انتشیا فرنگی بازار اسمین لعبت محمد علی پاشا معہ گہوڑے کے ہے ۲ سکہ جدید
فرنگی ۳ سکہ جدید عربی ۴ سکہ میدان ۵ سوق عصر ۶ سوق ترکی وغیرہ
شہر پناہ اور قلعہ زمین دوز ہے نہایت عمدہ ہے تمام توپخانہ چوطرفہ لگا ہے
سمندر کے کنارے کل سو رجے توپون کے بنے ہین رود نیل کی نہر کا پانی جا
بجا ہے انجیرون کی یہان بہت کثرت ہے یہان کے عجائبات سے عمود صوارہ
یعنی ستون اسکندریہ ہے کہ ایک ڈال پتھر کا زمین سے ڈیڑہ سو گز اونچا اور زمین
مین جو دفن ہے وہ علاوہ کسی پادشاہ نے اوسکو کہود کر لیجانا چاہا تہا مگر جب نیچے
پر اوتارا وہ پہر سیدہا کہڑا ہو گیا اوس پر ایک آئینہ منظرا حدیا ہا اور اک حال
ملک فرنگ کے لیے نصب تہا مصر کا تاریخی حال بباعث طوالت لکہنا چندان
ضرور نہین مگر اس قدر لکہنا کافی ہے کہ مصر کو سلاطین غوریہ سے سلطان روم
نے لیا دولت عثمانیہ کی طرف سے یہان اول ابراہیم پادشاہ حاکم مقرر رہے
اون کے بعد محمد علی پاشا اون کے بیٹے ہوے پہر سعید پاشا اونکے بیٹے پہر
پہر ابراہیم پاشا ثانی بن محمد علی کے بیٹے اسمعیل پاشا حال خدیو مصر مقرر ہوے
یہ شخص بڑا منتظم اور بیدار مغز ہے اس کے کارخانہ مین اول الی آخرہ سب
درست چہپن ہزار فوج قواعد دان علاوہ فوج بحری کے ہے اپنے اپنے
عہد دولت مین بہت ملک حبش کا فتح کیا اور وہان تک ریل جاری کی رود نیل
سے جسکا منبع ملک حبش ہے تمام ملک شاداب ہے ہزارون نہرین اوس مین سے
کاٹ کر سارے ملک مین جاری کر دین تہوڑی بہی زمین غیر مزروعہ نہوگی زمین
کی رنگت سیاہ مثل ملک مالوہ کے ہے لیکن افسوس بارش موسم پر نہین ہوتی اسواسطے

فصل ربیع و خریف دونون نہر کے پانی سے ہوتی ہین غلہ سب قسم کا پیدا ہوتا ہے
مگر غلہ مکئی کثرت سے اور جوار بہت کم ہوتی ہی ہر قسم کے انگور اور انجیر بکثرت
ہین انار کم اور عمدہ نہین آب کے درخت مصر اور اسکندریہ مین چھوٹے چھوٹے
دیکھے ہاتھی یہان بالکل نہین جو دو چار ہاتھی تھے وہ خدیو نے خرطوم مین بھیجے
بہینسین بھی ہوتی ہین چھوٹی اور گھوڑے تو یہان ایسے ہوتے ہین کہ دیدہ نشنید
جزیرہ استنبول کے نہایت شیرین بکثرت ملتے ہین۔ زیتون کے درخت بھی ہین
غرض بوقت عصر آگبوٹ پر سوار ہوکر روانہ بندر پورٹ سعید ہوا علی الصباح
پہر دن چڑہے بندر پورٹ سعید مین پہنچا بندر پورٹ سعید علاقہ خدیو مصر ہے اس
کے دو محلہ ہین ایک مین کل مسلمان رہتے ہین جامع مسجد بھی وہان بنی ہی اور دوسرا
محلہ جواب دریا دہانہ نہر پر ہے اوسکو فرانسیسیون نے آباد کیا ہے اوسمین سب
عیسائی قومین رہتی ہین یہہ محلہ بہت صاف اور خوش فضا ہے ہر قسم کا دوکاندار
یورپین ہے ہر شخص نے اپنی اپنی دوکان کو بہت خوبصورتی سے آراستہ کیا ہی
قریب پانچ چھہ ہزار آدمی کے آبادی ہوگی اور دن بدن ترقی پزیر ہے رود نیل
کی ایک شاخ یہان بھی ہی اور سویز کی نہر بحر روم مین یہین ملی ہے غرض کہ
یہان سے بہ سبب نہ میسر آنے آگبوٹ کے مرکب بادی پر سوار ہوکر یافہ پہنچا
اور اوسیوقت گھوڑے کرایہ کرکے بیت المقدس کو کہ یہان سے بارہ ساعت ہے
(ایک ساعت قریب ڈیڑہ کوس کے ہوتا ہی) روانہ ہوا از راہ ریلہ یافہ کے متصل باغات
کی بہت کثرت ہی جہان تک کہ باغ ہین وہان تک تو زمین پیلی رنگت کی سرخی آمیز
ملی پہر وہان سے سیاہ رنگ شروع ہوئی جوار باجرہ کے کہیت سے تمام زمین
آباد ہی پہر وہان سے زیتون کے درخت ملنے شروع ہوئے دور سے چڑائی
چہوٹی املی کی طرح معلوم ہوتے ہین اوسیطرح درخت مجوف ہوتا کہ شاخین کم

پتہ دو انگل کے قریب لانبا کنیر کی طرح کا نوکدار تخم اوسکے تخم نیب سے بھی
اور بروقت پختگی کے سیاہ ہو جاتے ہین - یافہ سے بیت المقدس تک سڑک پختہ
بنی ہے - گہر گہر روغن زیتون کا جلتا ہے اور رملہ سے دوسرا راستہ خلیل الرحمن
کو گیا ہے سڑک کے فی میل چوکی پختہ بطور برج کے بنی ہے - راستہ مین نشیب
و فراز بہت ہین لیکن چڑہاو زیادہ اوتار کم رملہ سے دو ساعت اور یہان سے پہر تا
بیت المقدس پہاڑ کی چڑہائی ہے فقط آب و رنگ اترتا ہے ایک قریہ ارسی جید
قریب پہر بیت المقدس تک پہاڑون مین جدہر دیکہو زیتون ہی زیتون ہے علی
الصباح داخل بیت المقدس ہوا - بیت المقدس سابق کعبہ کل انبیا ملک
شام مین واقع ہے یورپین اوسکو اورشلم اور ایلیا لکہتے ہین اور یہان قدس مشہور
ہے یہ شہر بہت پرانا ہے اور کعبہ کل انبیا کا یہی تہا پہاڑ کے سرے پر بالکل
بلا نشیب آبادی ہے شہر پناہ پختہ اور سنگین ہے بنا اسکی حضرت سلیمان کے وقت
مین ہوئی تہی پہر ترمیم اس کی سلطان سلیمان خان کے عہد مین ہوئی گرد اشہر پناہ کا
قریب تین چار میل کے ہے یا کچہہ زاید ہو تخمینا چالیس ہزار آدمی کی آبادی ہوگی
دروازے شہر پناہ کے مشہور چہہ ہین اول باب خلیل غربی دوم
باب عمود شمالی سوم باب ظاہرہ شمالی چہارم باب ستنا مریم شرقی
پنجم باب داود جنوبی قبلی ششم باب مغارب - شہر اور باہر شہر
کے قوم مسلمان - یہودی نصاری - اور بعض سامری آباد ہے - اکثر بازار اور
شہر مین چہت پختہ بنے ہین - کل فرش شہر کا سنگین اور پٹاؤن ہے - تمام
شہر مین اوتار چڑہاؤ ہے بجز حرم شریف کے ہموار زمین کہین نہین کل سلاطین یورپ
کے گرجا شہر سے باہر بنے ہین سب سے عمدہ اور کلان گرجا روس کا ہے الحال اوز
کا بادشاہ گرا دیا ہے اور شہر مین ایک قدیم گرجا ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

عہد مین چہوڑا گیا تہا اب اس مین تمام عیسائی قومین عید کرتی ہین شہر کے منتہائے
گوشہ جنوب مین حرم واقع ہوا ہے یہہ حرم بہ نسبت حرم کعبہ کے بہت بڑا المضاعف
ہے اس کی جانب شمال و مغرب اور اضعف جانب جنوب شہر ہے اور شرقی
طرف جو دیوار قلعہ سے ملحق جانب کوہ طور ہے غار واقع ہوا ہے اور اوسکو غار جہنم
کہتے ہین دروازے حرم شریف کے گیارہ ہین اول باب العراق ۲ باب السلسلہ
۳ باب سکینہ ۴ باب المطہرہ ۵ باب القطنین ۶ باب الحدید ۷ باب الناظر ۸
باب الغانم ۹ باب النعیم ۱۰ باب الحطہ ۱۱ باب الاسباط - جانب شرقی اور کچھہ
جانب جنوب تو بالکل میدان ناہموار پڑا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہان کے مکانات
کسی زمانہ مین گرا دیئے گئے ہین شاید یہہ خرابی بخت نصر کے وقت کی ہو اب کچھہ
ہموار کئے ہین باقی جانب شمال مکانات شہر کے حرم سے مل گئے ہین وہ حد فاصل
ہین اور جانب غربی بڑی بڑی محراب دار خلوتہ نبی ہوئی ہین جانب جنوب مسجد
اقصیٰ ہے کل حرم مین چار مینار ہین تین تو تینون گوشون پر اور چوتہا جانب
غربی اسواسطے کہ شہر کی آبادی اور طول حرم اسی طرف واقع ہوا ہے گوشۂ شرقی
جنوبی مین بسبب غیر آبادی کے کوئی منارہ نہین وسط صحن مین تخت رب العالمین
واقع ہوا ہے اس کا صحن کل زمین حرم سے اونچا ہے مسجد اقصیٰ کی جانب اسکے
تیرہ ۱۳ زینے ہین اور شمال کی جانب پانچ زینے ہین اوس طرف بھی اسیقدر ہین
صحن سب سپید پتھر سے پٹا ہے طول اس کا مشرق اور مغرب کی جانب دو سو
تینتیس ۲۳۳ قدم و شمال اور جنوب کی جانب دوسوبیس ۲۲۰ قدم جملہ نو سو قدم ہوا اور اگر صحن
کے نیچے سے ناپا جاوے تو اور زیادہ ہو اس صحن کے چارون طرف کشادہ
محراب دار دروازے ہین فقط لداؤ محراب بطور احاطہ کے دروازے کے
ہے جانب جنوب دو دروازے ہین فی دروازہ چار چار محراب اور شرقیا

کی جانب ایک دروازہ ہے جسمین پانچ محراب اور شمال کی جانب دو دروازے
ہین تین تین محراب کے اور مغرب کی جانب تین دروازے ہین ایک تین محراب
اور دو چار چار محراب کے جملہ آٹھ محرابین ہوئین صحن کے بیچمین ایک قبہ عالیشان
بنا ہے جسکا ۲۳ قدم کا دور ہے شاید بنا اسکی خلفاے بنی امیہ کے وقت مین ہوئی
ہے پہر سلطان عبد العزیز خان نے اسکی ترمیم کی اور ایک جہاڑ بہت بیش قیمت
چڑہایا۔ اس گنبد کے چار دروازے ہین ۱ جانب شمال باب الجنہ۔ جانب
شرق شرقی اور جانب غرب غربی اور جانب جنوبی قبلی اسواسطے کہ قبلہ یہان
سے جانب جنوب ہے بیچمین گرد گول ستون ہین اونکے وسط مین ایک چٹان
سپید پتھر کی مائل بزردی غیر ہموار قریب قدآدم بلند واقع ہے گرد اوس کے
اتنی بڑی دیوار ہے کہ آدمی اونچا ہاتھ کر کے اسکو چہو سکتا ہے ایک جانب کم
اور ایک جانب زیادہ معلوم ہوتی ہے سوئے بیچ کا موٹا دل قریب ڈیرہ ہاتھ
کے ہوگا جو سوراخ مین سے نظر آتا ہے لوگ کہتے ہین کہ آگے یہہ صخرہ معلق کا تہا
سید محی الدین عربی نے واسطے رفع خدشہ زائرین کے یہہ دیوار بنوادی جانب
جنوب اوس کے اندر جانے کا دروازہ ہے اور بیچمین اوس کے ایک گول سوراخ
ہے صخرہ کے اندر یہ زیارتین ہین ۱ تخت رب العلمین ۲ قدم رسول صلی
اللہ علیہ وسلم ۳ محراب امیر حمزہ رض ۴ پنجہ جبرئیل واللہ اعلم ۵ مکان ابنیا
جہان حضرت نے سب انبیاؤن کو نماز پڑہائی ۶ قدم ادریس ع ۷ زبان تخت
رب العالمین ۸ محراب سلیمان علیہ السلام ۹ نشان سر رسول صلی اللہ علیہ
وسلم ۱۰ محراب خضر علیہ السلام ۱۱ مقام شفا جبرئیل علیہ السلام ۱۲ محراب
خلیل علیہ السلام ۱۳ محراب داؤد ۱۴ مقام ارواح امت محمدیہ ۱۵ اشتکاف
سنگ کہ حضرت معراج کو یہین سے تشریف لے گئے تہے۔ تفصیل زیارات

فوق صخرہ واقع قبہ ۱ محراب امام اعظم رح ۲ باب الجنتہ نمبر ۳ نمونہ شمشیر علی
رضی اللہ عنہ ۴ درخت حدید ساخت حضرت داؤد علیہ السلام ۵ موے مبارک
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبہ کی چھت تمام مطلا ہے اسی قبہ کے متصل جانب
گوشہ جنوب مین ایک چھوٹا قبہ کشادہ گول ستون پر بنا ہے وہ حضرت داؤد
علیہ السلام کی عدالت کا مقام ہے صخرہ سے جانب جنوب قریب سو قدم کے
فاصلہ پر مسجد اقصیٰ واقع ہے مسجد کے باہر سے سات دروازے نظر آتے ہین
بیچ مین کا دروازہ بڑا ہے یہ دروازے مسجد کے بطور غلام گردش کے واقع ہوکر
ہین اندر کے دروازون مین جو ان کے مقابل ہین اونمین آئینون کے کواڑ بطور
انگریزی لگے ہین اندر تمام ستون ہی ستون ہے اونپر محرابین عرض کے تناسب
در ہین اور طول کے جو جانب قبلہ واقع ہوا ہے ۹ در ہین اور سنہاے دیوار
مسجد مین بڑے روشندان ہین جنمین آئینون کی رنگین جالی لگی ہے خصوصاً جہان
کہ امام کھڑا ہوتا ہے وہان روشندان کی جالی کیفیت دیتی ہے تفصیل اون مقامات
کی کہ جنکی زیارت مسجد مین متبرکاً کرتے ہین ۱ قریب دروازے کے نشان ہارون
علیہ السلام کا ہے جسکے گرد لوہے کا کٹہیر ابنا ہوا ہے ۲ متصل دو ستون ہین کہ اونمین
سے آدمی نکلتے ہین ۳ محراب حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۴ محراب حضرت موسےٰ
علیہ السلام ۵ منبر عمر رضی اللہ عنہ چوبی کندہ بہت عمدہ ہے جسپر امام جمعہ کا خطبہ
پڑہتا ہے ۶ مصلی شافعی رحمتہ اللہ علیہ ۷ مسجد عمر رض اللہ عنہ اسی مسجد کے جانب
چپ ایک مسجد چونہ گچہ کی ہے جسمین پتھر کا کچھہ کام نہین ۸ مقام اربعین اصحاب
ماہین وملحق ہیر دو مساجد ۹ محراب حضرت یحییٰ ۱۰ محراب حضرت زکریا یہ مسجد
جدید بنی امیہ کی خلافت عبد الملطب مین بنی ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام
کے وقت کی مسجد اقصیٰ اس کے نیچے ہے اوسکی بنا پر اسکی بنا ہے اسکی محراب

طولاً اور عرضاً اوسیقدر ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اوپر سے گول اور بعض ایک ڈال پتھر اور چو پہلو پتھر کی بنی ہوئی ہے دیوارون مین اکثر شہتیر اتنا طویل اور عریض پتھر لگے ہوے ہین ہر ایک ساتھ ہاتھ لمبی اور چار ہاتھ چوڑی چٹان ہو ہے اس مسجد مین بھی دیوار جنوبی کی جانب سنگین جالی بمنزلہ روشندان ہے جسمین سے روشنی آتی ہے کیونکہ وہ طرف قبلہ رو غار پہاڑ سے واقع ہے اور جس طرف مسجد پڑتی ہے زمین کی برابر ہو گئی ہے منتہاے گوشہ مابین جنوب و مشرق منتہاے دیوار حرم برج قلعہ واقع ہے اوسمین مہد عیسیٰ یعنی گہوارہ ہے جو ڈیڑھ ہاتھ لمبا اور ایک ہاتھ چوڑا ایک بالشت سے زیادہ گہرا پتھر ہے اوسمین سے مسجد سلیمانی کے جانے کا راستہ ہے یہ بھی زمین کے اندر اوسیطرح اور اوتنی ہی بڑی طولاً اور عرضاً ہے اس کے اور مسجد اقصیٰ کے درمیان مین جو اوپر میدان ہے اور اندر اوسکے اور مکانات ہین۔ **تفصیل مکانات قابل زیارت** ۔ ۱ ۔ پل صراط ۲ حوض کوثر مابین صخرہ و مسجد مختصر کا حوض ہے اوسمین کچھہ بطور فوارہ بنا ہے ۳ باب التوبہ ۴ باب الرحمۃ ۵ تخت سلیمان علیہ السلام ۶ باب الاسباط خارج بلد قدس ۷ قبر مریم مابین جبل قدس و طور کے ہے جو غار مین واقع ہوئی ہے اوس مین نشیب ہے پھر اوس نشیب اندر بطور باؤلی کے اوترنا پڑتا ہے چار زینے ایک مختصر چوک تک ہین پھر اور سینتالیس زینے بہت چوڑے کم سے کم گہرا انجوبی اوترجاے سنگین بنے ہین اندر ایک مختصر حضرت مریم کی قبر ہے سنگ مرمر کی اور اوسکی پشت کی جانب مختصر آپ کی تصویر اسطرح بنائی ہے کہ حضرت عیسیٰ آپ کی گود مین بیٹھے ہین تھا اور اوس کے انالیق [illegible] روم کے نصاریٰ ہین پہر دن چڑھے تک وہ عبادت کیا کرتے ہین کسیکو جانے نہین دیتے پھر اجازت عام ہے جھاڑ فانوس چاندی کے بسبب اندھیرے

کے رات دن روشن رہتے ہین ۲ قبر داود علیہ السلام جانب جنوب متصل دروازہ باب داود آپ کی قبر شریف ہے اس محلہ کا نام سیحون ہے قبر پر قبہ ہے اور مسجد بنی ہے غلاف زرکاری پڑا ہے ۳ حضرت عزیز دروازہ شرقی کے باہر مائل جنوب قبہ عزیز ہے تنبیہ اور قریہ او زیرین جو اوزیر علیہ السلام ہین وہ اوزیر بالف مقصورہ ہین

جبل طور پہاڑ قدس سے جانب شرق بیت طور زیتون ہے وہ طور سینا نہین جہان حضرت موسے علیہ السلام کو دیدار ہوا تھا وہ سویس کے قریب مصر کی راہ مین واقع ہے غرضکہ یہہ بھی متبرک ہے بیت المقدس سے مابین جبل قدس اور مکان فرعون بطور گنبد بنا ہے اسپر نصاری کنکا پیچ رستے ہین یہہ پہاڑ بہت اونچا ہے یہان سے تمام شہر قدس نظر آتا ہے ۲ اسی پہاڑ پر قبر حضرت سلمان فارسی کی ہے چھوٹا گنبد قبر پر بنا ہے مابین کوہ بیروت اور دمشق کے ایک قوم ہے دروزی بکثرت آباد ہے اونکا یہہ مذہب ہے کہ حضرت سلمان فارسی نبی آخر الزمان ہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی تھے کوئی احکام شرع کی پابندی نہین ۳ مسجد عیسیٰ جہان سے آپ نے آسمان پر صعود کیا تھا پتھر پر نقش قدم موجود ہے اسپر گنبد بنا ہے ۴ شیخ محمد علی ۶ حضرت رابعہ بصری ایک گنبد مین مدفون ہین یہان طور سے پانچ کوس جانب شرق جبل ریحا قبہ ویرانہ ہین قبر حضرت موسےٰ ہے اس قبر کے قریب ایک جھیل ہے سمر یعنی بہت بڑی آب شور کی ہے قوم لوط یہین پر غارت ہوئی تھی حضرت موسیٰ کی قبر کے قریب ایک پہاڑ ہے جسمین سے سنگ سیاہ نکلتا ہے اور اوسکے ظروف طرح طرح کے بنوا کر تبرکاً لوگ اطراف و جوانب کو لیجاتے ہین اگرچہ ان پہاڑون میں سپید پتھر بھی پیدا ہوتا ہے مگر سیاہ پتھر جو نامزد حضرت موسیٰ کے ہے اسلیئے سیاہ پتھر کو سنگ موسیٰ کہتے ہین بعد نماز جمعہ قدس سے جانب خلیل الرحمٰن کہ سمت کعبہ واقع ہے اور چھ ساعت کا فاصلہ کہتا ہے روانہ ہوا اثنائے راہ مین خلیل الرحمٰن کے قریب ایک نہر ہے اوسکے متصل

بلندی پر حضرت سموئیل کا مزار ہے اُس سے نیچے گانون کے قریب مسجد مین حضرت
سمائیل نبی ہین اور جبل خلیل پر قریہ ہلہل مین حضرت متی ابن یونس ہین اُس کے
قریب حضرت یونس کا قبہ ہے اُسکے قریب نبی صعمر بن حضرت عیص برادر یعقوب
ہین **فائدہ** جو پہاڑ کہ بیت المقدس کے قریب ہین اونکو جبل قدس کہتے ہین اور
خلیل الرحمن کے قریب جو ہین اونکو جبل خلیل کہتے ہین **خلیل الرحمن** اُسکو
کنعان کہتے ہین قدس سے چہ ساعۃ جانب جنوب پہاڑ کے نشیب مین واقع ہے شہر
کنعان بیت المقدس سے چھوٹا ہے مکانات یہان کے سنگین و پختہ بنے ہوئے ہین
وسط شہر مین مزارات متبرکہ متصل ہین بلندی جنکی اٹھائیس زینے ہین خاص مسجد
مین دو قبہ چوبی بنے ہوئے ہین ایک قبر مین قبر حضرت اسحاق علیہ السلام کی ہے اور
دوسرے مین آپکی بی بی رقبہ مدفون ہین اس سے ملے ہوئے دو مقبرے محاذی متقابل
واقع ہوئے ہین ایک مین قبر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے اور دوسرے مین
قبر حضرت سارہ کی ہے اُس سے آگے ایک مکان دو قبہ اور ہین ایک مین یعقوب
علیہ السلام دوسرے مین حضرت یوسف علیہ السلام ان سب مزارات پر غلاف مخملی و زر
دوزی پڑے ہوئے ہین شہر کے گوشہ پہاڑ کی جانب حضرت ابوبکر شبلی کا مزار ہے ۔
خلیل کے اطراف و جوانب مین تمام پہاڑ پر انگور اور انجیر اور انار کے باغات ہین
پہاڑ مین تختہ زمین اسطرح بناتے ہین کہ پہاڑ مین جہان نشیب ہو اول اُس پہاڑ
مین اکثر نشیب ہی ہوتا ہے وہان کے بڑے بڑے پتھر توڑکر اُن پتھرون کی دیوار بناتے
ہین اور زمین کو صاف کرتے ہین درخت کے قلم لگادیتے زیتون کو بھی علاوہ خودرو
ہونے کے اسی طرح لگاتے ہین انگور عمدہ خلیل الرحمن سے اطراف و اکناف کو جاتے
ہین ایک پیسے کے انجیر تیس سے زیادہ اور انگور آدہ سیر سے زیادہ ملتے ہین زمین
کی رنگت اکثر سیاہ اور بھوری اور بعض جگہہ سرخ پتھر وکی رنگت سپید و خاکی سیاہ

موضع زکریا بسمت یافہ روانہ ہوا۔ اِس موضع مین حضرت زکریا نبی ہین اور زکریا مین
فائدہ ایک ایک نام کے کئی کئی نبی ہین چنانچہ واسطے تحقیق اور توضیح کلام کے
دو چار انبیا کا مذکور کرتا ہون منجملہ اونکے حضرت ذکریا بھی ہین کہ تین ایک کا تو مذکور
ہوچکا دوسرے زکریا مرسل مشہور ملک شام مین آس لیسطویہ کے غار مین مدفون
ہین وہین جد حضرت یحییٰ ہے اور تیسرے زکریا حلب مین یہان سے رملہ آیا
رملہ بہت بڑا قصبہ قدیم ہے مکانات پختہ اکثر ویران ہین یہان دو نون رستہ
خلیل الرحمٰن کہ دس ساعت ہے اور قدس نو ساعت آکر مل گئے ہین یہان سے یافہ
تین ساعت ہے یہان ہزارون مزارات اولیا اللہ کے ہین لیکن جو یہان زیادہ مشہور
ہین شہر کے کنارے مزار حضرت فضیل بن عباس اور اُم الفضل کا ہے اور آگے
بڑہکر سڑک کے بائین جانب حضرت صالح علیہ السلام کا مسجد ابیض کے قریب
مزار ہے اسکا منارہ ابیض دور سے نظر آتا ہے وہان سے یافہ آیا یافہ یافت
بن نوح نے اوسکو آباد کیا تھا خاص شہر مین تو کوئی نبی یا کوئی زیارت بجز اِس مسجد
کے جہان مائدہ حضرت عیسےٰ پر نازل ہوا تھا نہین لیکن قرب وجوار مین ہزارون
انبیا اور اولیا ہین۔ ا۔ حضرت لقمان حکیم اور اونکے فرزند مشکن جنکا مذکور قرآن مجید
مین ہے **قریہ سرفی** مین دونون مدفون رملہ یہان سے قریب ہے اِس کے
قریب قصبہ یہود مین یونان مین انکا نام کنیسچر ہے اُسکے قریب آدہ کوس پر
حضرت ذی الکفل ہین اُسکے قریب **قریہ کفر سابا** مین بن یامین برادر خورد یوسف
ہین اُسکے قریب **قریہ قلقیل** مین شمعون بن یعقوب ہین اسکے قریب قریہ
طیبہ مین مسعود نبی ہین یافہ سے تین کوس جانب جنوب میدان مین حضرت یوئیل
نبی ہین اُن کے قریب **قریہ قوبیبہ** مین قندنی ہین اونکے قریب حضرت ابو
ہریرہ صحابی راوی حدیث ہین اُسکے آدہ کوس پر بیت شیث مین حضرت شیث

پیغمبر ہین کہ جنکو شیث کہتے ہین اونکے نزدیک ایک موضع جبرقہ ہین برقہ نبی
ہین برادر یونس پیغمبر یافہ سے عسقلان کے رستہ مین ہین عسقلان قصبہ چھوٹا
سا قدیم مردم خیز ہے یافہ سے نو ساعہ وہان نبی برہان کا مزار ہے اور ہزارون مزار
اولیا اور شہدا کے ہین اسکے قریب موضع جرجلیس ہین یہی نبی اور مخوص
نبی ہین قریہ غزہ جو عسقلان کے قریب ہے وہان حضرت ہاشم حضرت صلے اللہ علیہ
کے جد کی قبر ہے اسکے قریب حضرت نبی بطیمہ اور سام اور حام اور یافت پسران نوح
علیہ السلام کی قبرین ہین یافہ سے مائل جانب مغرب تین کوس دریا پر سیدنا علی ابن علیم کا
مزار ہے اوسپر ابن قلیل جو کندہ ہے غلط ہے آپ بڑے کاملین سے گذرے ہین اس
ملک کے لوگ آپکے بڑے معتقد ہین ہرگز آپکی قسم نہ کہاوینگے عباسین عمر رضی اللہ
عنہ کی اولاد سے ہین حضرت عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی چار برس کے تہے کہ آپکا
انتقال ہوا تہا فرح دو ہین صاحب سفینہ اور مرسل الکرگ یافہ سے تیرہ ساعہ اور
اور دوسرے نبی قریہ ذوبین اور ذی الکفل پانچ ہین مرسل ابن ایوب اور جبل نابلس ہین
یافہ سے چلہ ساعہ قریہ کفر بارس ہین اونکا مزار ہے اور دو دمشق ہین تین موصل ہین چار
تصیص ہین پانچ غزہ کے قریب پانچ یافہ کے پہر اگنبوٹ تیماویہ پر سوار ہو کر علے الصباح
پورٹ سعید ہین پہنچا یہانسے بوقت عصر بوسیلہ بجری پر سوار ہو کر براہ نہر علے الصباح اسمعیلیہ پہنچا
وہانسے قریب شام ریل پر سوار ہو کر سویس پہنچا یہ نہر سکندر کے وقت مین کہودی گئی تہی اور وہ نہر پہر پر ہو گئی
ہر چند تلاش کی تہی پہر عہد سلطان عبد المجید مین قوم فرانسیس نے ۹۵ برس کا ٹہیکہ لیکر کہودنا شروع کیا
اسمین انگریزی بہی شریک ہو گئے تہے اسپر بادشاہ خود خدیو مصر بہی انگلش کی دیکہا دیکہی تانیچین شامل ہو گئے تہا
فرانسیس بغیر شرکت انگلش کے اسکا انصرام ہونا دشوار تہا بارہ برس مین کہد کر تمام ہوئی سنہ
برس سے اسمین جہاز رانی شروع ہوئی ہے سب اونیس ۱۹ سال ہوئے بیسوان سال
شروع ہے آٹھ ہزار قدم سے اسکا عرض کم نہوگا بڑے جہاز اسمین باہستگی دن کو

چلتے ہین اور شب کو ٹھہر جاتے ہین جب دو جہاز مقابل ہین آتے ہین ایک کو ٹھہرا دیتے ہین جب وہ نکل جاتا ہے تب اوسے چلاتے ہین طول اوسکا ایکسو چالیس میل کا ہے اب ہم اون فوائد کا بیان کرتے ہین کہ آگاہی اونکی واسطے آسایش سفر کے ایک مایہ بکتفی ہے۔

دمشق

سنہ ۱۸۸۷ء مین جبکہ نواب محمد عمر علیخان صاحب بہادر والی ریاست پاسودہ کو سفر یورپ سے معاودت کا اتفاق ہوا۔ تو نواب صاحب ممدوح نے بعض مقامات متبرکہ مثل دمشق وغیرہ کے حالات سیاحت فرماکر کتاب فرہنگ عمرنگ مین درج فرمائے لہذا اوس مین سے استنباط کرکے لکھا جاتا ہے۔

صبح آٹھ بجے دمشق شام پہونچے۔ بیروت مین دو زیارتین ہین۔ جامع بیروت مین حضرت یحیی علیہ السلام کا ہاتھ مدفون ہے۔ دوم امام اوزاعی محدث ہین۔ بیروت سے روانہ ہوکر تھوڑی دور قریب دو تین میل کے جبل اللبنان کی چڑہائی شروع ہوئی عرض اس پہاڑ کا ایک فرسخ۔ اور طول پا ۵ فرسخ اسکے بعض چوٹیون پر ابھی تک برف ہے۔ جو لوگ لاکر ابھی تک بیروت اور دمشق مین استعمال کرتے ہین۔ تمام پہاڑون پر پانی۔ اور چوٹیون تک آباد۔ ابھی گیہون کٹ رہے ہین اور کہین کہین سبز بھی ہین۔ چنے بھی سبز۔ ہولا بھی بکتا ہے مصر مین بھی کھلیان دیکھکر آئے تھے۔ جولائی اور اگست مین یہان ذرا گرمی پڑتی ہے۔

یہہ وہی کوہ لبنان ہے کہ جہان ہزارہا اولیاء اللہ کا مسکن رہا اور اسی کا ذکر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

بیروت مین ریل بن رہی ہے جو یہان سے مکہ اور حیفہ کے قریب سے جاتی ہے وہان سے ایک شاخ یافہ کو جاوے گی۔ اور دوسرے شام کو جبل لبنان سے

اوپر دمشق کیجا تب میدان ہموار ملا - محمودیہ خان تک پہر دمشق تک کوئی قصبہ
نہین بجز قریات صغیر کے اور پہاڑون کے - دو تین میل سے پہاڑ کا اوتار و نشیب
شروع ہوا تہا اور جس قدر ہم شام کے قریب ہوتے جاتے تہے اوسیقدر
پانی کی کثرت اور باغات زیادہ ہوتے جاتے تہے - یہانتک کہ ہم ایک میدان
وسیع مین پہونچے یہان نہر کے دونون طرف قریب تیس توپون کی رکہی ہوئی تہین
اور وہ میدان قواعد تہا - یہان سے آبادی شہر کی شروع ہوئی اور اُس سبزہ مین
مکانات کی سپیدی کی چمک کا عکس نہر مین پڑنے لگا **لمولفہ**

ایک عرصہ سے تہا دل مین دیکہنے کا اِس کے عشق
بعد مدت کے دکہائی حق تعالے نے دمشق

خوش شہر کسی زمانہ مین آپ اپنا نظیر تہا اور عہد خلفائے بنی اُمیہ مین دار الخلافت
رہ چکے زمین مرجع علم اور مسجح فضل و ہنر رہا ہے - مسکن اولیا و انبیا مدفن صحابہ
عظام معدن اہل البیت کرام ہے اور باوجود اِس شرف و بزرگی کے لطافت
و نظافت مین بہی **لمولفہ**

ساری دنیا مین پہر آئیگا پر دیکہے گا کبہی + جسنے دیکہی ہو فضائے فرحت افزا شام کی
کوئی عمارت عالیشان کیا بلکہ کوئی گہر کا شانہ کوئی صحن خانہ کیا پاخانہ تک نہ بچا ہوگا
جسمین سے نہر جاری نہو - صحن مین بڑے حوض حسین فوارے پانی کے بہہ کر
موریون کے ذریعہ سے چلا جاتا ہے اندر مکانون کے چہوٹے حوض واسطے استعمال
ظروف کی ضرورت ہی نہین - گہڑے مٹکون کی یہان مٹی خراب - پانی برف کا -
تمام صحن مین درخت میوے کا اور پہول -

فائدہ - پہاڑون سے دو بڑی نہرین آکر پہلے ایک ہوگئی ہین - اوسکا
نام بردا ہے پہر اوسکی شاخین ہوکر اسمار مختلف سے تمام شہر مین جاری ہین -

شہر کے ایک کونے پر جبل الصالحین جہان مدفن انبیا ہے واقع ہوا ہے جسکا مذکور حدیث شریف مین آیا ہے سب سے پہلے ہم تفصیل بازار شہر کی شروع کرتے ہین۔

پہلے ۔ سوق ہائی کلان باب الثریا ۔ اسمین پہلے گاڑی سے اترتے ہین اسکے قریب دار الامارۃ ہے جسکے روبرو ے میدان وسیع اسمین حوض ہے اسکے روبرو چمن۔

دوم ۔ سوق مسقف دار ۔ یہان زیور وغیرہ فروخت ہوتا ہے۔

سوم ۔ سوق القلعہ ۔ اسمین ہتہیار بندوقین طمنچہ بکتے ہین

چہارم ۔ سوق قیلی ۔ اسمین پارچہ وغیرہ لباس پوشیدنی بکتے ہین۔

پنجم ۔ سوق الدرویشی ۔ اسمین قہوہ اور سگار ا تماکو فروخت ہوتی ہے اور ظروف ۔۔۔

ششم ۔ سوق باب جابی ۔ اشیائے اکل وشرب فروخت ہوتا ہے۔

ہفتم ۔ سوق سنانی ۔ سنانی پاشا حاکم دمشق نے اپنے عہد حکومت مین یہہ بازار اور جامع بنائی تہی ۔ اسمین جوتے موزہ اور اشیای چرمی فروخت ہوتی ہین۔

ہشتم ۔ سوق المیدان ۔ اناج وغیرہ اطراف ملک خصوص حورا النی اکر یہان بکتا ہے

نہم ۔ سوق شاغور ۔ طعام وغیرہ حلویات یہین فروخت ہوتے ہین

دہم ۔ سوق الشحم ۔ شحم وغیرہ اکل وشرب یہین میسر آتا ہے۔

یازدہم ۔ سوق البزوری ۔ حلویات ۔ مربیات بکتے ہین۔

دوازدہم سوق باب البریت ۔ ملبوسات۔

سیزدہم ۔ سوق حمیدی ۔ جدید ملبوسات۔

چہاردہم ۔ سوق الحدید ۔ انگریزی لوٹ اور اسباب چرمی اسپان گہی وغیرہ۔

پانزدہم ۔ سوق اروام والخرج ۔ تلوار و بندوق و ملبوسات۔

شانزدہم ۔ سوق السروجی ۔ گہوڑون کے زین اور اشیائے چرمی۔

ہفتدہم ۔ سوق الخیل ۔ گھوڑے اور خچر ۔ گدہے وغیرہ فروخت ہوتے ہین ۔
ہیجدہم ۔ سوق القمار اسمین سجاد الاقصاب اہلبیت ہے ۔
اور علاوہ اسکے اور بازار چھوٹے چھوٹے ۔ اطراف محلات مین جیسے سوق الصالحیہ
جبل صالحین کے نیچے جہان حضرت محی الدین الکبر عربی ہین ۔
مردم شماری اسکی اب اڑہائی لاکھہ کے قریب ہے ۔ بیچ شہر مین ایک قلعہ ہے
کہنہ اوسمین فوج سلطانی رہتی ہے ۔

احوال زیارات

(اندرون و بیرون شہر)

اول آثار الصنادید سے مسجد جامع بنی امیہ ہے ۔ تین درجہ کی ہر درجہ مین ۱۲ محراب واقع ہین ۔ اسطرح کہ دس دس محرابین گول ستون سنگ مرمر پر واقع ہوئی ہین اور بیچ کے چوبہلا جو انواع اقسام پتھرون رنگ برنگ سے منقش ہے ۔ روبرو کی دیوار مین تمام آیات قرآنی منقوش ہین ۔ اور جہان امام نماز پڑھاتا ہے وہان بہت عمدہ قیمتی پتھرون کا کام ہے ۔ بیچ کا درجہ قودہ ہے بنی امیہ کے وقت کا ہے ۔ باقی بنین درجہ جو نئی ترمیم و تعمیر جدید ہے شاید ستون قدیمی ہون ۔ فرش قالین بائین جانب ۔
چھٹے محراب کے قریب حضرت یحیی علی نبینا علیہ السلام کا روضہ چھوٹا گنبد بنا ہوا ہے فاتحہ سے مشرف ہوا ۔

گوشہ مسجد مین ایک حجرے مین دو قبرین ہین معلم نے کہا کہ ایک سر حضرت سید الشہدا ہے دوسری قبر حضرت امام حسن علیہ السلام ۔ و اللہ اعلم بالغیب اندر ہی مسجد کے تین حوض پانی کے ہین مسجد کا حرم بہت وسیع ہے بیچون

فوارہ اور بازو پر دو حوض اسکے منارہ ابیض پر جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماوین گے۔

زیارات بیرون بلد

پہلے باب الصغیر۔ اسکے قریب قبرستان مین حضرت بلال رض کا مقبرہ ہے دوم حضرت سکینہ بنت حضرت امام حسین رض۔ سوم حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہ علیہا السلام۔ چہارم حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار مدفون ہین پنجم حضرت معاویہ رض۔ ششم ام حبیبہ ہمشیرہ حضرت معاویہ ام المومنین مدفون ہین۔

اس سے ذرا آگے قبر یزید پلید کی ہے جسپر پتھرون کا انبار ہے جو کوئی وہان جاتا ہے ایک پتھر اوسپر پھینکتا ہے۔ ہفتم شیخ اکبر محی الدین ابن عربی سوق صالحین جبل صالحین کے نیچے آپ اور آپکے دو فرزند صاحبزادے مدفون ہین پہلے شیخ عماد الدین اور دوسرے صاحب کا نام فراموش ہوگیا اونکے قریب عبد القادر۔ بادشاہ الجزایر مدفون ہین جنہون نے کئی برس فرانس سے لڑکر فتوحات نمایان کین جب کہین مدد نہ ملی تو ملک چھوڑ کر یہان آئے کچھ دن روم مین رہے۔ پھر یہان آکر فوت ہوئے۔ نہم حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام قریہ زینب مین جو یہین قریب چار پانچ میل کے واقع ہوگی حوران کی طرف۔ وہان سے حوران کے پہاڑ نظر آتے ہین دہم دمشق سے دو ساعت راہ ہے وہان حضرت دحیہ کلبی رض کا مزار ہے۔

الغرض وہان سے لوٹ کر بیروت آئے۔ پھر وہان سے جہاز عثمانی پر سوار ہوکر ازراہ پورٹ سعید و سویس جدہ شریفہ داخل ہوئے

کجا بود اشہب کجا تاختم

ناظرین اخبار تو یہہ جانتے ہونگے کہ ہم روس میں گلگشت اپنیہا سے رو بیہ میں سمرقند
و بخارا انکا تفریح کر رہے ہیں۔ اور ہمارا یہہ حال کہ احرام بندہا ہوا لبیک پکار تے ہوئے
جدہ میں شغدف پر سوار گرم رفتار ہیں۔ مولف
کہاں ہے روس کہاں ہم کس جگہ جدہ ✻ لیے پہرے ہے کہیں بیٹھے مجھے کہاں تقدیر
اسکا سبب ناظرین کو یاد ہوگا کہ سنہ گذشتہ کے سفر یورپ میں بوقت معاودت ہندارادہ
مصمم تہا کہ پیرس سے ازراہ ویانہ و بوڈہ پسٹ۔ بلغراد۔ صوفیہ۔ پلونا۔ کوہ بلقان
جہاں روم و روس کا معرکہ عظیم واقع ہوا ہے۔ ملاحظہ کرتا ہوا۔ استنبول جاتا لیکن
بباعث چند موانع کے ملتوی رہا تہا۔
بڑا سبب تو عدم موجودگی ریل تہا۔ اور برف باری علاوہ آئینہ فرنگ دیکہو۔
امسال ریل بہی جاری ہوگئی۔ اور موسم بہی نہایت خوش آیندہ اور دریافت
حالات تاریخی اور ادراک سوانح و معرکہ عثمان پاشا بہی لابدی تہا۔
اس لئے اسکا سے عنان عزم کو ایشیا کی جانب سے پولنڈ۔ وارسا
کی طرف منعطف کی۔

اسواسطے کہ ماسکو سے اگر ہم بخارا کو جاتے تو پہلے بذریعہ ریل استرخان
پہونچتے۔ وہاں سے۔ بحر الخضر یعنے دریائے کاسپین آزون اوا پر اوترتے۔ وہاں
سے ازراہ ریل۔ مرو سرخ۔ کہاکہا۔ سمرقند جاتا۔ وہاں سے پہر اوسی راہ سے لوٹکر
کاسپین پر سے باکو۔ یا طوم آتا۔
وہاں سے ازراہ ریل طفلس جو دار الحکومت کوہ قاف ہے جسکو اہل ور

کا کس کہتے ہین جہاز پر سوار ہوکر چہٹے دن استنبول پہونچتا مگر ملاحظہ سمروبہ
دبلگیریا اور معاینہ و اقفات عظیمہ سے محروم رہتا۔
علاوہ اسکے اودسی ایک راہ سے ذہاب و ایاب واقع ہوتا۔ اسلیئے امسال
سفر ایشیاے روسی کو ملتوی کر کے سال آیندہ پر مقرر کیا۔
اب ناظرین سے پذیرا معذرت کا خواہان ہون انشا اللہ تعالی سال آیندہ
ازراہ کابل و بلخ و بخارا کی سیر سے سیری حاصل کرونگا انشا اللہ تعالے۔
ایک سیاح بخاری باشندہ پشاور سے جو جہاز عثمانی مین میرا رفیق تہا
اور بخارا سے واسطے اداے حج کے آیا تہا استنبول سے بخارا تک کا حال دریافت
کر کے واسطے فائدہ مسافرین کے درج ذیل کرتا ہون۔

فائدہ

بخارا لغایت کرکی۔ ایک ہفتہ مین دو مرتبہ ریل چلتی ہے۔ جمعرات اور اتوار کو۔
کرایہ سولہ کاغذ۔ فی کاغذ (۵) تنگہ اوزان آوا تک۔ یہان مال کی تلاشی ہوتی
ہے۔ دو رات دو دن مین پہونچتی ہے۔ مال کی روزینہ آتی جاتی ہے۔ وہان سے
جہاز کاسپین مین سوار ہوتے ہین۔ کرایہ ساڑہے تین سم۔ یعنے نوٹ کاغذ۔
ایک رات ایک دن مین باکو پہونچتے ہین باکو سے روز ریل روانہ ہوتی
ہے۔ بارہ بجے اٹھارہ نوٹ پندرہ ٹین اور فی کاغذ نو نوٹین۔
رات کے ۱۰ بجے طفلس پہونچتے ہین وہان سے ریل بدلکر واپس جاتی ہے
دوسرے دن میں روانہ ہوتی ہے۔
بارہ بجے رات کو باطوم یعنے بادیہ کو پہونچتی ہے یہان پاس پورٹ دیکہتے
ہین وہان سے ۵ دن مین جہاز اسلام بول آتا ہے ازراہ طولبزون۔

مجبور ہو کر روح پر فتوح حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی جناب عبدالقادر جیلانی سے باین طور استعانت چاہی للمولف

زراہ مکرمت ای غوث آب لطف بریز	چہ اندرون مرا پاک سوخت نار فراق
تو دست گیرم شوکہ من افتادہ زپا	کہ دست گیری ما نیست دور از اشفاق
چنان نما کہ بسایم زخضوع وخشوع	جبین عجز بسر آستانہ ات بعراق

بالآخر بقدر ہا سہ آیا ۱۷ محرم الحرام کو دخانی جہاز غیر معمولی موسی بغدادی پر سوار ہو کر روانہ بصرہ ہوا اور الحمد للہ وہان سے چوتھے دن عدن مین پہنچا درمیان دریا کے لب ساحل جو قریات اور بندرگاہ واقع ہین اونکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) جدہ (۲) مرص ابراہیم (۳) الیت (۴) کم فدا (۵) جبۃ اللہ (۶) کمران (۷) حدیدہ (۸) مخا (۹) باب مندب (۱۰) عدن پھر عدن سے (۱۱) ابروصم وہان سے (۱۲) مکلا جہان تک جہاز سیدھا مشرق کی جانب چلتا ہے یہان سے مائل جنوب ہوتا ہے مکلا مشہور بندر واقع حضرموت آبادی اسکی قریب پانچ یا چھہ ہزار آدمیون کی ہوگی۔ یہان کے حاکم کو نقیب کہتے ہین سابق مین عمود بن عبد المعین وہ جمعدار حیدرآباد المخاطب بسلطان نواز جنگ برادر برق جنگ ساکن حضرموت نے حاکم مکلا کو قرضہ دیا تھا پھر دربارہ ادای قرضہ کے جنگ وجدل رہی آخرکار ادائے قرضہ کے لیئے ایک مدت مقرر ہوئی کہ اگر اس مدت مین قرضہ ادا ہو تو نصف مکلا جمعدار کو عوض قرضہ کے دیا جاوے پر وہ مدت بھی گذر گئی اور صورت ادا کی نہوئی تب جمعدار نے مکلا پر لشکر کا ارادہ کیا کیونکہ اسے جمعدار مذکور حضرموت کے اکثر بلاد پر قابض ہے اور سلطان منظور برادر سلطان غالب حاکم حضرموت کو مار کر اوسکے شہر پر قابض ہو گیا ہے اب سنا گیا ہے کہ شہر ہی جو قریب مکلا کی واقع ہے لے لیا لیکن گورنمنٹ انگریزی

سنہ ۶۶ میں پہونچکر دو برس کی مدت اور بڑہادی تھی جسمین دو چار مہینے باقی رہگئے
ہین دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے - مسقط کی آمدنی قریب لاکھہ یا ڈیڑہ لاکھہ کے ہوگی -
تقسیم کے پاس سلطان محمود ترکی کے وقت کی سند ہے یہ مسقط کے (۱۳)
شہر ملتا ہے اسکی آبادی قریب پانچ یا چھہ ہزار آدمیون کے ہوگی یہ (۱۴)
حامی (۱۵) قرطاس (۱۶) توس (۱۷) قبط قمر (۱۸) مصیرہ (۱۹)
نشفر (۲۰) مرباط (۲۱) صبح بوعلی (۲۲) جیر (۲۳) جابہ (۲۴)
راس الحد - یہان سے جہاز بائیں جانب مغرب جاتا ہے (۲۵) حمود (۲۶)
قبیل الشہر (۲۷) گریات (۲۸) ابو داود (۲۹) حیدران (۳۰)
جیشہ (۳۱) مسقط یہہ بندر کنارہ بحر ہے اسی سبب سے اسی بحر عمان کہتے ہین
(مسقط) گویا حد فاصل ہے بحر ہند اور بحر عجم کے اور ہند کے جہاز بھی یہیں سے
بندر عباس اور بوشہر کو جاتے ہین عدن سے یہان تک سلسلہ پہاڑون کا برابر
چلا آیا ہے چنانچہ اس شہر مین پہاڑ واقع ہوے ہین وہ کہین کہین نظر آتے ہین والا فلا
- وہان سے یہان تک بندر لب دریاے شور تک پہاڑ کے گوشہ مین واقع ہوا ہے
اسکے گرد شہر پناہ ہے چار دروازے دو کہڑکی دو برج کلان ہین ایک جانب
جنوب دوسرا جانب شمال اونپر بارہ بارہ توپین چڑہی ہین ایک کا نام سری بزرگ
دوسرے کا نام سری کوچک یہین سے شلک سلامی کی چلتی ہے قلعہ کوہ پر دو قلعہ
ہین ان دونون مین فوج اور قلعدار رہتے ہین شہر مین ۵ ہزار گہر کی آبادی ہوگی
ا بیس ۳۰ ہزار آدمی ہونگے شہر مین اقوام مختلف آباد ہین - عرب - بلوچ عجم ترک
زنگی ہندی سواحلی - وشتی - خوجہ - ہنود بھی ہین - آبپاشی مین شہر سے ایک
میل کے فاصلہ پر [illegible] شہر کے کوئین سب کہاری ہین بازار شہر کا تنگ اور تختہ بند
ہے [illegible] سلطنت قدیم سے خود مختار ہے تحصیل یہان کی قریب ۲۰ لاکہ روپیہ کی ہوگی

یہان کے حاکم کا لقب امام ہے فی الحال ۱۸۸۷ سید ترکی یہان کا حاکم ہے کچھ بندر
اسکے متعلق ہین خصوص گوادر واقع ساحل عجم و سندھ اور شہر بتور اسکے قریب
پہاڑ ہے اور شہر قریب ۳ کوس کے اسی کی برابر ہوگا مگر بہ نسبت اسکے وہان سردی
ہے اور لشکر شہر مین قریب ۵ سو کے ہوگا اہل عرب و عجم ہندی نوکر ہین تنخواہ فی کس
پانچ ریال زبان عربی ہے بعض بلوچی اور کچھی بھی جانتے ہین دوسرا اضلاع
امام مسقط کے دو جہاز ہین ایک کا نام امین شاہ اور دوسرے کا دالی ہے یہ
ہمیشہ بطور جہازات انگریزی سفر کیا کرتے ہین مال پر محصول فیصدی پانچ روپیہ
لیا جاتا ہے میوہ جات زرد آلو۔ لیمون۔ انار۔ نارنجی۔ خرمہ۔ خربوزہ۔ تربوز
انبہ۔ بازار مین میسر آتے ہین کوئی باغ باڑہ مین قابل زراعت شہر کے قریب نہین
حلوائی مسقطی مشہور ہے کہ دور دور ملکون کو جاتا ہے مذہب امام ترکی کا اباضی
از قسم خوارج ہے چھوٹا بھائی امام مسقط کا سلطان زنگبار ہے مسقط کا شرح گذارش
سیاق کلام مقتضی اسکا ہے کہ زنگبار کی بھی مختصر کیفیت بیان کرون اس صورت
مین ناظرین کو ادراک حال کے بہت بڑا فائدہ متصور ہوگا کہ سواحل افریقہ کی جانب
جو عرب اور ہندوستان کے محاذی واقع ہوئے ہین بالکل انکشاف حاصل ہوجائیگا
ناظرین کو یاد ہوگا کہ سال گذشتہ مین بہت مدت کے مقابل سے بربر سوڈان
بپیرہ زنجبار تک جو تمامی پہاڑ اور جزائر لب ساحل واقع ہوئے ہین متعلقہ مصر تقسیم
بیان کرتے ہین اونکا حاکم رضوان پاشا ہے اب واسطے بربر سوڈان جو متعلقہ زنگبار
ہے اور حد تا حسل راس حافن سے بیان کرتا ہون

زنگبار ایک مشہور جزیرہ ہے اور قدیم سے سلاطین خدام کا پای تخت
رہا ہے سکندر کی لڑائی دیکھو اور سعد الدین زنگی کا محاربہ قدس دیکھو یہ جزیرہ
بربر سوڈان کے متصل واقع ہوا ہے مسافت قریب ساٹھ کوس کے ہوگی آباد کی

شہر کی طولاً و عرضاً ۳۰ ہزار آدمی زیادہ ہو گئے ہیں زمین اسکی سیاہ اور ریتلی ہے اسی واسطے یہان باوصفیکہ دوازدہ ماہ بارش رہتی ہے مگر کیچڑ کا نام نہیں ہوتا مکانات اور بازار سب پختہ بنے ہین شہر مین ہندی - سندی - کچھی - سواحلی - سومیلی - عرب آباد ہین - زبان اکثر سویلی بولی جاتی ہے - لونگ یعنے قرنفل - بکثرت اسی جزیرہ سے اطراف و اکناف کو جاتی ہے آگے بہت ارزان تھی مگر جس سال کہ سید برغش سلطان ہوا اُس سال بہت بڑا طوفان آیا تھا اور آسمان سے کہا رہی باقی برسا تھا جس سے کل فصل برباد ہو گئی اور لاکھون درخت جڑ سے اکھڑ گئے جسکو عرصہ تخمیناً ۸ یا ۹ برس کا ہوا اس باعث لونگ بہت گران ہو گئے درخت لونگ کا مثل سرو کی ہوتا ہے اور پھل اسکا مثل سیاہ جامنو کی ہوتا ہے اُسی پھل کو بوتے ہین باغات کی یہان کثرت ہے اور اسکی بڑی پیدائش ہے باغ کو یہان شامبا کہتے ہین - باغ مین ناریل سپاری - ایبلا - بچھونگا - یعنے نارنگی اور جائفل اور آم بارہ مہینے ہوتا ہے اور یہان بہی پیدا ہوتا ہے اور یہان ایک قسم کا درخت ہوتا ہے اوسکو مہینہ گو کہتے ہین وہان کے غربا اوسکی جڑین بکثرت کہاتے ہین - برنج - مکئی - جوار - مونگ - لوبیا - اور کچھہ اناج نہین البتہ زمین بر کی ہر قسم کے اناج بونے کی قابل ہے - اونٹ - گائے بکری - گدہے ہوتے ہین بھینس - اور گھوڑے پیدا نہین ہوتے لوگ ملک مصر سے سواری کے واسطے منگواتے ہین - محاصل یہان عشر لیا جاتا ہے محصول کو یہان فروہ کہتے ہین - پہلے سیٹھ جیرام کچھی نے تین لاکھہ ۶۰ ہزار ریال کو ٹھیکہ لیا تھا اسکے مرنے کے بعد بہاڑیا لوٹیا خوجہ بمبئی نے ایک لاکھہ اضافہ دیکر ۵ سال کو اجارہ لیا ہے - سلطانی خرچ سب اسی دوکان سے برداشت ہوتا ہے -

حدود اربعہ

جانب شرقی بحر ہند۔ جانب غربی جبال افریقیہ۔ جانب جنوب علاقہ مصر اور شمال برتیبان مصری سے چار مہینے کی راہ سے ہاتی دانت بکثرت آتا ہے غرضکہ یہان دو قومین آباد ہین ایک سویلی کہ وہ مسلمان ہین دوسرے سواحلی کہ اوسکا کچھہ مذہب نہین بطور جانورون کے برہنہ رہتی ہے ان دونون قومون مین انحد نا اتفاقی رہتی ہے قوم سویلی سواحلیون کو گرفتار کرکے فروخت کردیا کرتی ہے زنگبار کے ضلع لب ساحل یہہ ہین یہہ ہین (۱) پنباسا (۲) لامو (۳) قانا (۴) کسمالو (۵) براوا (۶) مرکا (۷) مشدشو (۸) درینج (۹) مروتی (۱۰) ہوبیو (۱۱) راس حافن حد مصر اوسکے ماتحت اور دو جزیرے ہین ایک چیکاچیکا جسکا محصول تین لاکھہ ریال ہے —

دوسرا چھوٹا جزیرہ ہے اوسکا نام یاد نہین رہا۔ ان جزیرون مین اکثر قلعہ ہین اور کچھہ فوج بہی رہتی ہے۔ سلطان برقس اولاد امام مسقط ہی اسطرح کہ برقس بن سعید بن سلطان بن امام بعد انتقال سلطان مجید کے کہ اوسکا بہائی تہا یہہ جانشین ہوا سلطان مجید نے اوسکو بہی ہین . . . قید کرادیا تہا۔ سات برس تک وہان قید رہا — ۰۰ ہزار ریال امام مسقط کو بطور خراج دیتا ہے اوسکا بہی مذہب بیاضی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی کے منکر خلافت ہین یزید پلید کو خلیفہ برحق جانتے ہین اور حضرات حسنین کو فقط اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین اور ظہر و عصر کو اور مغرب وعشا کو ملا کر پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ دنیا مین ہم مسافر ہین اور مسافر کو ضم کا حکم ہے آب وہوا یہان کی بہت خراب اور بارد ہے بیماری تیلیا اور تپ اکثر ہوتی ہے اس ملک مین خون بہت جوش کرتا ہے چار بادشاہ رہتے ہین۔ اول انگریز تو خود بطور حاکم کے ہین اور ایک جنگی جہاز سے لندن وہان سے قریب چار میل کے فاصلہ پر کہڑا رہتا ہے لونڈی غلامون کی گرفتاری کے واسطے دوم فرانس۔ سوم ڈچ۔ چہارم امریکن نہین برقس کے وقت مین بردہ فروشی بند ہوئی۔ سلطان مذکور اسی بارہ مین لندن گئے تہے

(اخبار سوم) **بندرعباس** یہان سے علاقہ عجم یعنے ایران شروع ہوا ہے اور یہ
علاقہ بلوچستان یعنے کیچ و مکران تمام ہوا اِس علاقہ مین تمام پہاڑ واقع ہین اور یہہ پہاڑ
حد فاصل کیچ و عجم مین قریب پانچ چھہ ہزار آدمی کے آبادی ہوگی شہر مین سُنّی
اور شیعہ دونون رہتے ہین زبان یہان کی فارسی اور عربی ہے یہان سے ایک رستہ
راستہ جہاز بندر لنجہ ہے لنگا یہہ بھی علاقہ عجم ہے لیکن بندرعباس سے ذرا بڑا ہے اور
اُسمین درخت خرما بھی ہین یہان کا بھی وہی حال ہے جو بندرعباس کا تھا لنجہ سے ڈیڑھ
دن کا راستہ بندر بوشہر ہے **بوشہر** اسے باب التجارہ عجم کہتے ہین سلسلہ
پہاڑون کا اسکی پس پشت واقع ہوگیا ہے یہہ لب ساحل میدان مین آباد ہے اسکے گرد
شہرپناہ ہے طرز اسکی لیطور جدہ کے ہے لیکن جدہ کی شہرپناہ کے روبرو میدان
وسیع ہے اسکے روبرو یم اور وہان کے مکانات کے چوبی برآمدے تو یہہ نو ہین اور
یہان فقط سنگین مکانات ہین چوبی کام نہین اور برآمدے ندارد جانب غربی شہر
پناہ سے ملا ہوا قلعہ ہے جسکو ۱۸۵۶ء مین ہماری سرکار انگریزی بہادر نے بضرب
گولہا سے منہدم کردیا تھا اور شہر کو فتح کرلیا تھا از سر نو اسکی مرمت ہوئی ہے الا
ابھی تک نشان موجود ہین شہر کا بازار نہایت تنگ اور تختہ پوش ہے اگر ایک خچر بازار
مین آجاے تو راستہ آمدرفت کا بند ہوجاتا ہے اسی پر اور کوچون کی تنگی قیاس مین آسکتی ہے
اکثر آمدنی اشیا مثل پتہ و تنباکو و اناج و میوہ جات کے شیراز کی طرف سے ہوتی ہے
یہی باعث یہانکی ارزانی کا ہے شیراز یہانسے ۹ منزل ہے پانی یہانکا کوس ڈیڑھ کوس کے
فاصلے سے جھیل کی طرف سے آتا ہے وہان کوئین ہین ایک کوان مشہور بنام بہمنی ہے
اسکا پانی بہت اچھا ہے اکثر طلبے آب بہمنی آب بہمنی کہتے پھرتے ہین شہر کا پانی کھاری
ہے مال پر محصول فیصدی پانچ روپیہ ہین اہل شہر کی زبان فارسی ہے اور اکثر عربی
بھی جانتے ہین—

سوائے عجم اور ترک و یہود و نصاریٰ کے ہنود بالکل نہیں معقول اہل پیشہ ہیں
اہل شہر خوش اخلاق معلوم ہوتے ہیں قدرے مزاج میں صفائی اور لطافت بھی پائی
جاتی ہے عجم کا دستور ہے کہ جب اہل شہر کو پکارینگے تو ہم شہری کہکے پکارینگے اور
غیر شہر کے باشندے کو اجنبی کہیں گے۔ شہر پناہ بے مرمت و شکستہ ہے پھر بھی دریا کی
طرف برجوں پر توپیں چڑھی ہیں۔ خصوص قلعہ کے برجوں پر اور ہر ایک برج پر پچاس
جوان متعین ہیں شہر اور قلعہ کی حفاظت کیواسطے ایکہزار فوج جنگی تعینات ہے یہاں
کے حاکم کو جو منجانب شاہ ایران ہے امین الملک کہتے ہیں۔ شہر میں چندان صفائی
نہیں یہاں کے روپیہ کو قران کہتے ہیں ایک طرف اسکے نام بادشاہ کا کندہ ہے اور
دوسری طرف نام مقام ضرب مثل مشہد و شیراز۔ طہران۔ نیم قرانی بھی ہوتی ہے ایک
قران کے بیس پیسے آتے ہیں انگریزی روپیہ بھی چلتا ہے ایک روپیہ کے دو قران
اور آٹھ پیسے ملتے ہیں اس شرط پر کہ کچھ سامان بھی ایک قران کے مول لو اور نیم پیسہ
بھی ہوتا ہے اور وزن کیاس اور من ہے کیاس ۲۴ تولہ اور من چار کیاس کا ہوتا ہے
یہاں ایک کانسل انگریزی معہ پچیس جوان سوار بمبی سے کے رہتا ہے دوم کانسل ڈچ یعنی
سوم کانسل روم ہے یہہ بندر متعلق شاہ کجکلاہ ایران ہے۔ اسم شریف انکا ناصر الدین شاہ[۱]
ہے تخت نشین ہوئے اونکو تیس برس ہوئے مذہب اونکا شیعہ امامیہ ہے مگر مزاج میں
تعصب نہیں ہوشیار اور بیدار مغز بھی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ دو مرتبہ اونھوں نے سفر
یورپ کا کیا اور سلاطین یورپ سے رسائی پیدا کی خصوص روس سے یہی باعث ہے
کہ باوصف تھوڑی ہونے سلطنت کے دست برد روس سے ہنوز محفوظ ہے اور سلطنت
ترکیہ سے بھی صفائی حاصل کی قوم اونکی مغلیہ قاچار ہے یہہ فرزند رشید محمد شاہ قاچار کے
ہیں جسنے ہرات پر یورش کی تھی۔ محمد شاہ نے چودہ برس سلطنت کرکے انتقال کیا
(اخبار چہارم) وہ فرزند عباس مرزا کا تھا۔ عباس مرزا روبرو اپنے والد فتح علی شاہ

[۱] اور ابھی بادشاہ کی تاریخی ملاقات ایرانیوں کو ... اور ارادہ ... ہے

قاچار کے مرگیا اسلیئے بعد فتح علی شاہ جد کے تخت نشین ہوا تھا الغرض فتح علی شاہ
قاچاری نے چالیس برس سلطنت کی ۔ اسکے بعد نادر شاہ کا حال معلوم نہیں ہوا ۔ ورنہ زیب
صفحہ ہوتا فی الحال واسطے سیاق کلام کے اسی پر اکتفا کیا غرض کہ بوشہر سے بصرہ میں
ایک رات دن میں جہاز پہنچتا ہے جبکہ بوشہر سے روانہ ہوتے ہیں تو تھوڑی دور تک پہاڑ
نظر آتے ہیں پھر بالکل موقوف ہو جاتے ہیں جب فاؤ جہاں شط فرات دریا میں ملحق
ہوا ہے قریب پہنچا تھا تو وہاں چار ڈھول آہنی جیسے کہ جہازوں کو مربوط کرتے ہیں
ایک ایک میل کے فاصلہ پر سرکار انگریزی سے ڈالے گئے ہیں واسطے نشان راہ اصل
کی آب کے اسلیئے کہ حالت جزر میں پانی کم ہوجاتا ہے تو نشان اول کے قریب لنگر کر دیتے
ہیں پھر حالت مد میں جہاز روانہ ہوتا ہے اسواسطے کہ پانی زیادہ ہوجاتا ہے فاؤ یہاں
سے جہاں تمام ہوا ہے بہت شط فرات سمندر میں ملی ایک قریہ ہے لب ساحل دریا وہاں ایک
پر دو بنگلہ تار برقی کے بنے ہیں ایک انگریزی دوسرا سلطانی یہاں تک بوشہر سے آبادی
اور بوشہر اور بندر گو اور کراچی تک ہے فاؤ سے شط فرات میں ایک کیفیت آتی ہے
کہ دونوں طرف نخلستان اور ان میں نہریں جاری ادھر علاقہ عرب ہے ادھر عجم کا ملک
عبادان کہتے ہیں بہ نسبت کنارہ عجم کے عرب میں زیادہ آبادی معلوم ہوتی ہے پھر
اثنائے راہ میں محمرہ ملا یہ علاقہ ایران ہے اور اسکو سرکار انگریزی نے معہ بوشہر
فتح کر لیا تھا چھوٹا قصبہ ہے غرض کہ دو پہر میں فاؤ سے بصرہ بتاریخ بست پنجم محرم الحرام
داخل ہوئے

بصرہ

یہ مشہور مقام ہے اکثر کسی زمانہ میں جای و مادی علماء کا تھا چنانچہ قول بصریین صرف
نحو میں معتبر ہے یہ شط فرات کے کنارے سے تین میل کا فاصلہ پر جانب غرب واقع
ہے بازار تنگ سقف پوش ہے مگر عمارات چار و پنج منزلہ ہے کہیں کہیں ویران

کچھہ آبادی ہے والا فلاد (عمارہ) کی برابر سے سیدہی طرف پہاڑ نظر آنے
شروع ہوئے معلوم ہوا کہ یہہ جبال حد فاصل بلاد عجم علاقہ کردستان ہے شیخ
جبال مرزا قلیخان عرب ہے شاہ ایران سے باغی ہے تیسرے دن بوقت شب
قصبہ (کوط) ملایہ (عمارہ) سے ذرا چھوٹا ہے یہان بہی جہاز کھڑا ہوتا ہے لوگ اپنی اپنی
ضروریات کی اشیاء بازار سے لاتے ہین چوتھے دن قصبہ عزیزیہ مین جو یہہ بنام
سلطان عبد العزیز خان آباد ہوا ہے یہہ قصبہ مختصر ہے یہان جہاز کھڑا نہین ہوتا۔
پانچوین دن شام کے وقت شہر مدائن ملا یہ بالکل ویران ہے فقط تودہ
پشتہ گلی قریب دس بارہ ہاتہہ کے چوڑا ہے اور ہزار بارہ سو قدم لنبا نظر آیا اسکی
جانب چپ برابر دو محراب پختہ ایک دوسرے کے محاذی بطور دروازہ کے نظر
آئین اوسکے دونون طرف کے بازو اور لداو محراب کا باقی رہگیا ہے اوسکو طاق
کسرے کہتے ہین یہان سے دریا گھوم گیا ہے دور اوسکا قریب تین چار میل کے
ہوگا اوسیکو دور کسرے کہتے ہین جہان دور تمام ہوا ہے اوسکے قریب مقبرہ حضرت
سلمان فارسی کا ہے اور یہین بہشت اراضی اس مقبرہ اور یہان کے مجاورون کو
وقف ہے چھٹے دن صبح کے وقت دوپہر کو بتاریخ دویم داخل بغداد ہوئے۔ الحمد للہ
بصرہ سے بغداد تک جو دیہات ملے اونکا یہہ حال ہے کہ کھجورون کے بوریون کی
دیوارین ہین۔ کہین اوسی بوریہ کا سایہ ہے کہین کمبل تان لیا ہے مثل خانہ بدوشون کے
کسی گاون کے گرد مٹی کی دیوار ہے ورنہ اکثر میدان ہین کوئی درخت بڑا کسی قسم کا
نظر نہین آیا مزارع سوا عربون کے اور کوئی قوم نہین آباد ہے اور ویرانہ
انہین کے اختیار ہے کنارہ پر بکریان بڑی بڑی پشم کی گردی نظر آئین۔ اور بہینسین
گائین بہینس۔ گھوڑے کے اونٹ گدہے دیکھے۔ پیر بدون مین فقط فارین بکثرت
ہین گھوڑونکے ہل اور چرس چلتے دیکھے اصل السوس یعنے ملیٹہی کی جہاڑی ہی درخت

اسکائیل کے درخت کی برابر ہوتا ہے چنار کے درخت بکثرت نظر آئے۔

بغداد بہشت

حرسہ اللہ عن الشرور والدہر والفساد۔ وجہ تسمیہ میں اسکے دو قول اول اور مشہور یہہ ہے
کہ نوشیروان نے یہاں ایک باغ واسطے تفریح طبع انفصال مقدمات اور انصاف وداد
رسائی مظلومون کے بنا کر نام اوسکا باغ داد رکہا کثرت استعمال سے الف ساقط ہو گیا
دوسرا قول غیر مشہور یہہ ہے کہ کسی بادشاہ فارس نے اپنی دختر کو منجملہ اور لوازمات
جہیز کے یہہ باغ بہی دیا تہا جب اوسکے داماد نے شاہزادی سے دریافت کیا کہ جہیز میں
کیا کیا دیا جواب میں کہا کہ باغ داد غرض کہ سابق میں یہہ بہت بڑا شہر تہا پاے تخت
خلفائے عباسیہ کا رہا جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔ کاظمین شہر کا محلہ
شاغل مشہور تہا اب شہر سے تین کوس ہے اور جہان امام اعظم صاحب کا مزار ہے
یہہ دو اڑہائی کوس ہوگا شہر کا محلہ تہا نام مغربی گمرگ خانہ جو اب خارج شہر ہے
داخل شہر تہا اور طاق کسریٰ جو دس بارہ کوس پرے ہے شہر سے ملحق تہا غرض کہ
یہہ شہر بسبب اسباب متعددہ اور مرور دہور کے ویران ہو گیا اٹھارہ لاکھ آدمیون کی
بہی اسکی آبادی زیادہ تہی بالفعل شہر باقی ماندہ دو حصہ پر منقسم ہے جنوبی کو شہر نو کہتے
ہیں اور شمالی کو شہر کہن دونون کے درمیان میں شط دجلہ واقع ہے جو موصل کی
آتے ہیں بہ نسبت پرانے شہر کے نیا شہر زیادہ آباد ہے درمیان میں کشتیونکا
پل بائیس کشتی کا ہے گرد اس شہر کے شہر پناہ اور خندق منصور دوانقی کے
وقت کی بنی تہی۔ مدحت پاشا نے عہد سلطان عبد العزیز خان میں بجائے مرمت کے
منہدم کر دیا فقط دروازہ اور کچھہ دیوار باقی رہ گئی ہے بازار چہوٹے اور بڑے قریب
چوبیس کے ہونگے لیکن جو مشہور ہیں اور نظر سے گذرے اونکا مذکور کرتا ہون۔

الوز جا اس جگہہ گوشت گہی جغرات دودہ سکہ پنیر وغیرہ اس قسم کی اشیا بیسر آتی ہین ۳ (وعدہ سوق) یہان اکثر اجناس از قسم غلہ ہر طرح کی ملتی ہے۔

۳- سوق حرج اسمین ہر قسم کی اشیا نیلام ہوتی ہین صبح سے پہر دن چڑہے تک اور دس بجے سے دوپہر تک جانور نیلام ہوتے ہین اور نخاس دروازہ کے باہر وسیع ہے کہ وہ جانورون کی خرید و فروخت کو مخصوص ہے اوسکو میدان کہتے ہین۔

۴- سوق میدان ہے یہین سرکاری توپخانہ ہے توپ خانہ کے دروازہ کے روبرو ایک بڑی توپ رکہی ہے گیارہ ہاتہہ کی لمبی اور اسپر نام احمد سلطان خان کا کندہ ہے اسی توپ نے بغداد کو فتح کیا تہا عجم سے اسلئے کہ نادر شاہ کے وقت مین ترکون کے قبضہ سے یہہ ملک جاتا رہا۔

۵- سوق غزل اس بازار مین سامان پشمینہ اور سوت و سوق فروخت ہوتا ہے۔

۶- سوق حام اسمین فانوس اور ظروف بلورین اور تانبے اور پیتل کے باتن اور ظروف قلعی اور تلوارین بندوقین چہری چاقو وغیرہ اور اس قسم کا سامان بکتا ہے۔

۷- سوق عطار- اسمین عطر ہر قسم کا اور آب گلاب اور عرقیات اور خوشبوئیات ہر قسم کی بکتی ہے۔

۸- سوق بزار- اسمین کپڑہ ریشمی و سوتی اور پشمینے کی اور چہینٹ وغیرہ بکتی ہین اور علاوہ انکے روٹی اور مسالے اور ترکاری کے بازار بکثرت ہین اور بازار کفش دوزان اور زرگران و آہنگران بہت ہین مختصرًا انہین پر اکتفا کیا یہہ بازار مثل ہندوستان کے کشادہ اور فراخ کہلے ہوئے نہین ہین بلکہ انپر چہتا بنجتہ ہے۔ اکثر بازارون مین بذریعہ روشندانون کے اوجالا رہتا ہے دہوپ اور بارش سے محفوظ رہتے ہین اسمین بعض تختہ پوش بہی ہین۔

تفصیل بعض محلات

۱- محلہ اکبر یہاں مزار پر انوار حضرت سیدنا مولانا مرشدنا محبوب سبحانی شیخ
عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ کا ہے اور اسی محلہ میں مسکن کل اولاد امجاد معہ
نقیب صاحب کے ہے
۲- حیدر خان یہاں اکثر شرفا اور نجبا اور اصحاب بکثرت رہتے ہیں-
۳- محلہ قنبر علی مولائے امیر المومنین یہیں اونکا مزار ہے اسمیں اکثر شیعہ ہیں
۴- یہودی ۵ نصاری
۶- محلہ باجی اس محلہ میں سو اہلی عربی عجمی کہ مدت اونسے اس شہر میں آباد ہیں
۷- محلہ باجی اسمیں اکثر تجار بزرگ خاندان صاحب مال و منال آباد ہیں علاوہ
انکے محلہ چھوٹے بڑے بکثرت ہیں کہ شمار اونکا خالی از وقت نہیں الغرض اس
شہر کے گرد شہر پناہ عظیم الشان منصور دوانقی کے وقت میں بنی تھی بعد
مرور دہور بسبب بے مرمتی کہیں کہیں شکستہ ہوگئی تھی باقیماندہ
کو مدحت پاشا نے عبد العزیز خان کے عہد میں گروا دیا فقط چار دروازہ باقی رہگئے ہیں
اول باب معظم اعظمی اسی دروازہ سے حضرت امام اعظم صاحب کی زیارت کو جاتے ہیں
دوم باب شیخ جنوبی-
سوم باب سراجی کہ اوسکو سلیمانی کہتے ہیں جانب شمال ہے دریا کیطرف-
چہارم باب مرابیہ- اس دروازہ سے تین کوس پر نشان شہر بابل ہے بابل جسے
نمرود نے آباد کیا تھا بطور تودہ کے انبار خاک ہے-
شہر میں اکثر اہل تشیع اور اہل السنت ہیں اور نصاری یہودی بھی آباد
ہیں فی الحال آبادی دو لاکھ آدمی سے متجاوز ہوگی-
بغداد پایہ تخت عراق ہے پاشا یہیں رہتا ہے قریب ایک کروڑ کی آمدنی
ہوگی حدود [illegible] عراق بصرہ شرقی وفا مجرین وساحل بحر عمان جنوبی جیلان

کردستان و محامرہ علاقہ عجم بغداد سے چار منزل خان کین سے غربی دیار بکرو۔
حدود شام شمالی۔ ارض شام و نجد آمدنی کل ملک عراق کی ایک ملیون جسکے دس ہزار لیرہ یعنے گنی ہوئی طلائی فی لیرہ یعنے اشرفی دس روپیہ چہرہ شاہی جسکے کل ایک کروڑ روپیہ ہوئے جسمین سے چار لاکھ لیرہ یعنے ۴۰ لاکھ روپیہ وضع خرچ ہوتے ہیں تین لاکھ لیرہ خرچ سپاہ جنگی و ملکی ہوتے ہیں اور ایک لاکھ لیرہ یعنے دس لاکھ روپیہ اور اوقاف مزارات وغیرہ مین صرف ہوتے باقی چھ لاکھ لیرہ یعنے ساٹھ لاکھ روپیہ چہرہ شاہی روانہ استنبول داخل خزانہ عامرہ سلطان ہوتا ہے زمین کی پیداوار ثلث حصہ اناج لیا جاتا ہے کاشتکار سے اور زرخریدوالون سے خمس لیا جاتا ہے اور کھجور کے درخت تین قمری اور اسیطرح باغ اور اشجار پر عمل ہے پیداواری مین گیہون جو چنے پیدا ہوتے ہین۔ مونگ سور چاول بھی کم پیدا ہوتے ہین۔
ہندوستان سے آتے ہین۔ شکر بھی ہندوستان سے آتی ہے کپڑا بیشتر وسوتی ولایت سے آتا ہے میوہ پستہ بادام اخروٹ وغیرہ عجم اور شام سے آتا ہے یہان فقط انار شجوش انگور سیب نارنگی لیمو۔ شہوا کھجور پیدا ہوتی ہین شلجم۔ کرم کلا بڑے بکثرت ہوتے ہین۔ آلو بخارا۔ سردہ تربوز بھی اور اقسام کی ترکاری بھی ہوتی ہے جانوروں بالتوا۔ اونٹ۔ قوی اور تندرست ہوتے ہین۔ مگر دو کوہان کے اونٹ سیاہ جو ہندوستان مین دیکھے اور وہ بغدادی اونٹ مشہور ہوتے ہین یہان نظر نہ آئے اور دریافت کیا تو کچھ معلوم ہی نہ ہوا کہ وہ کس ضلع مین ہوتے ہین بکرا اور بکری بکریونکے بال بڑے لمبے ہوتے ہین اونکو کردی کہتے ہین دنبہ گدھا خچر بھی ہوتے ہین مگر گھوڑون کے سب سے زیادہ کثرت ہے اور عرب کا کام اچھے اچھے گھوڑے دیتے ہین گائے بیل کم چھوٹا قدبدروپ بھینس بڑے جسم کی دودھ بھی زیادہ دیتی ہین مٹی کے سفید برتن خوشنما بنتے ہین زمین کا یہ حال ہے کہ کل مٹی ہے ریت نہین بصرہ سے

بغداد تک اکثر بابل یزدی اینٹین پکی ہوئین اکثر صندلی رنگ کی ہوتی ہین اور
کربلا و معلے اور نجف اشرف اور حلہ کی راہ سپید بابل پہ سیاہی بلکہ بعض جگہہ کی سیاہ
سنتا ہے کہ نوشیروان کے وقت مین اور ہارون رشید کے عہد مین خوب
آبادی تھی نہرون کے نشان کربلا اور حلہ کی راہ کے جو بمنزلہ پہاڑون کے ابتک
نظر آتے ہین گواہ صادق ہین۔ اب فقط کہ جہان سے دجلہ اور فرات نکل گئے ہین
اونکے کنارون پر آبادی ہے سو بھی شہر اور قصبات کے قریب والا فلا بغداد اور
کربلا و نجف کے مابین کا علاقہ بیسری راستے ناقص ہین اگر آباد ہو تو ایک کروڑ روپیہ کا
ہے جو آج تمام ملک عراق کی آمدنی ہے۔ افسوس کہ ترکون نے جہانگیری سے کام کیا
جہان بانی سے کچھ غرض نرکھی اس جگہہ پر تہ دل سے ہم شکر اپنی گورنمنٹ عادل کا ادا
کرتے ہین سلطان تنہا کیا کرے جب اہلکار نمک حرام ہون۔

چلن یہان ریال اور بشلک اور چرخی اور قمری نیم قمری قران اور روپیہ چہرہ
شاہی کا ہے روپیہ کی قمری پونے اکیس ملتی ہین اور بشلک دس قمری کا اور بشلک
قمری تانبے کی ہوتی ہین۔ پانچ کی قلعی اسپر ہوتی ہے اور قران عجمی نو قمری کا اور
چرخی نیم بشلک ساڑھے چار قمری کا شہر مین حمام مین نہانے کا رواج ہے ملک عراق
مین بجز حلہ وغیرہ کوئی پہاڑ نامی نہین بجز کان نمک کے جو عجم کے حدود پر واقع ہوتی
ہے اور کسی قسم کی کان نہین فقط ایک سپید پتھر نجف مین نکلتا ہے جسکی چندان
قیمت نہین اوسکو در نجف کہتے ہین۔ لباس مردان۔ سر پر رومال جبہ دار اوسپر
بالون کے ڈورے باندھتے ہین ابتی سیاہ شتی ٹوپی پر سبز عمامہ شیعہ سیاہ عمامہ
عرب دراز آستین ڈھیلی۔ اور عجم تنگ آستین کہنی سے اودہر گھنڈی لگی ہوئی
اہل بوشہر اور مسقط عمامہ لنگی احمد آبادی ریشمی قور کی کلا باندھتے ہین۔ لباس زنان
برقعہ چغہ حسب مکہ شریف کی لٹکن پائجامہ کے پائنچہ کی مہری ڈھیلے ٹخنہ کے قریب

چپکا کر سیتے ہیں کہ سلوٹیں تختہ پر پڑی رہتی ہیں بعض کا معہ موزہ ہوتا ہے اور بعض کا موزہ علیحدہ - کانوں میں آویزہ ناک میں دو حلقہ گول خورد - ایک نتھنہ کی جگہہ دوسرا لاقہ کی جائے پاؤں میں بعض کے بطور توڑوں کے بچوں کے گھنگرو پہنانے کا رواج ہے عورات شیعہ اور سنی جسم گودواتی ہیں ہاتھہ پاؤں سینہ پر نیلگوں بیل بوٹے بنواتی ہیں بطور ہندوؤں کے رنگ سپید جسم قوی ہیڈ ا اسواسطے یہاں کا جوان زبردست ہوتا ہے موسم دو ہیں سرما و گرما جاڑے میں یہاں کبھی کبھی پانی برستا ہے - آب و ہوا بہت اچھی مگر گرمی زیادہ ہوتی ہے - اکثر طاعون کا خوف رہتا ہے خصوص بصرہ میں کہ مولد وبا ہے دجلہ اور فرات کا پانی سرد و ہاضم ہوتا ہے - اسواسطے کہ برف کا پانی ہے دجلہ موصل کیطرف سے آیا ہے اور فرات حلب و شام کیجانب سے کبوتر بغداد کے مشہور ہیں خصوص نسل اُن کبوتروں کی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کے اوترنے کی خبر دی تھی یعنی چونچ کے ہوتے ہیں اور اسپر افزونی ہوتی ہے - بڑے رنگ اونکا بطور بیا کے - جنگلی تیتر ہی نظر آئے - جھیلوں میں چھوٹی بطیں رنگین دیکھیں کتنے زبردست پشمین فقط تحریر کیفیت شہر بغداد اور ما یتعلق سے اور یہہ جبکہ انفراغ ہوا تو اب شروع کرتے ہیں حال مزار پر انوار حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مزارات کی کہ غایت اصلی اور مقصود کلی اس سفر سے یہی تھا بحمد اللہ کہ بوجہ احسن بتاریخ دوم صفر حاصل ہوا مسجد شریف میں اول جاکے دوگانہ شکرانہ یگانہ بمثال ادا کرکے روبرو زیارت موجود ہو کر یہہ اشعار ادا کیے

لمولفہ

بدر چرخ ہست محی الدین	شمع بزم علی محی الدین
قرۃ العین حضرت زہرہ	ثانی مرتضی محی الدین
غوث پاک ست قطب ربانی	سرور اولیا محی الدین

لطف شہا بحال زار ببخش	بیکسم التجا محی الدین
من بیمار را شفا ببخش	درد ما را دوا محی الدین

آپ کے حالات کمالات کرامات اور خوارق عادات خارج از حصر ہیں اور مشتے از خروارے کتب سیر میں موجود ہیں یہاں فقط تاریخ ولادت اور وفات پر اکتفا کرتا ہوں

سنینش کامل و عاشق تولد	وصالش دان تو معشوق الٰہی

مزار شریف شہر کی جانب جنوب ویرانہ کی طرف محلہ البیت واقع ہوا ہے
حضرت کا مقبرہ اور مسجد صحن کے گوشہ شمالی اور شرقی میں واقع ہوا ہے اس صحن کا
طول از سمت [illegible] ایکسو پچیس قدم اور طول مسجد کا باہر سے غربی منتہا نو سو قدم اور عرض
جنوبی [illegible] مقبرہ ۱۸ قدم اور دو طرف مسجد کے یعنے شمالی اور شرقی دیوار منتہائے
صحن [illegible] ملحق [illegible] جنوب کیطرف خلوتوں تک ۴۰ قدم کا فاصلہ ہے اور غرب کیطرف
۵۵ قدم کا فاصلہ ہے اس کل صحن کو اور خلوتوں کے کاڑی کہتے ہیں کل خلوتوں کے
دروازے محرابدار ہیں اور ہر خلوہ میں ایک ایک کوٹھری واقع ہے بخلاف دونوں
گوشہ جنوبی کے کہ ان میں تین تین کوٹھڑی واقع ہیں جنوبی خلوہ بائیس ہیں مع
کونوں کے اور علاوہ دو زینے ہیں اور ان خلوتوں پر مقابل روضہ شریف کے دو
درجہ کا دو درہ ایک بالاخانہ ہے اور شرقی پندرہ خلوے ہیں اور ایک زینہ اور علاوہ
خلوتوں کے ایک دروازہ کلان غربی اور دو قدم سبیل پانی کی ہے اور شمال کیطرف
مسجد اور روضہ ہے جو جگہ بچ گئی ہے اس میں دس خلوے ناتمام ہیں اور مشرق
کیجانب باقی ماندہ میں دوسرا دروازہ [illegible] سے ملا ہوا اور دروازہ سے
ملحق حضرت پیر عبد الجبار صاحب کا مقبرہ ہے اور [illegible] گوشہ جنوبی سے ملا ہوا
ایک خلوہ ہے اس سب مجموعہ کو کاڑی کہتے ہیں باہر کی مسجد کے جو جامع مسجد اور مقبرہ
سے ملحق ہے دو درجہ ہیں اور اسکی [illegible] ہے [illegible] درجہ [illegible] محرابیں ہیں

پچیس آٹھ گول ستون واقع ہین باہر کے محرابون مین لوہے کے پنجرے لگے ہین
مسجد کی چوتھی محراب جانب راست مین دروازہ جامع مسجد واقع ہے اور بائین جانب
کی تیسری محراب مین دروازہ روضہ ہے روضہ شریف کے دو درجہ ہین درجہ اول
مین فرش قالی پڑا ہے یہین سے لوگ پنجگانہ فاتحہ پڑھتے ہین اور درجہ دوم جسپر
قبہ بنا ہے اوسکا دروازہ بروقت داخل کے کھلتا ہے دروازہ اور کواڑ چوبی منبت
عمدہ منقش ہین گرد قبر شریف کے چاندی کا جالیدار کٹہرا ہے قبر پر غلاف کمخواب
زردوزی ہے گرد فرش قالی ہے کٹہرہ کے چارون کونون پر کلس نقرئی ہین
مقبرہ کے جانب یمین دونون درجون کی برابر مسجد جامع واقع ہوئی ہے اسکا ایک
ہی لداؤ ہے اکیس درعہ طول اور اسیقدر عرض ہے جانب شمالی قبلہ وسط مین امام
کی جگہ ایک بڑی محراب واقع ہے منقش روشندان ہین آئینہ چڑہے ہوئے ہین
اور منبر کلان ہے اور اوسکی جانب یمین مسجد شافعی واقع ہے اسکا ایک ہی درجہ
طولانی ہے تجدید اور ترمیم اس مسجد کی معہ روضہ شریف سلطان مراد خان کیوقت
مین سنہ [illegible]ھ مین ہوئی دونون مینارون پر پنجگانہ اذان ہوتی ہے ایک مینارہ دروازہ
غربی کے اوپر ہے اور دوسرا مینارہ باب شرقی کے روبرو ہے اس مسجد کی جانب
قبلہ یعنے شمالی باغ اور قبرستان واقع ہوا ہے یہان کے لیے کاتی کے کل خلوون مین
ساکن رہتے ہین اور فی مسکین دو روٹی اور شوربا پکو ختہ ملتا ہے قریب پانسو
آدمی کے معہ شہر کے لوگون کے تقسیم ہوتا ہے اہل ہند اور پنجاب کے خلوے علحدہ
ہین اور ہنڈاری الگ اور اہل خراسان معہ ہنڈاری علحدہ ہے جائداد روضہ متبرکہ
سلاطین عثمانیہ کی طرف سے بہت کچھ وقف ہے اور علاوہ اسکے نقیب صاحب
کی زرخرید ہے قریب ڈیڑھ لاکھ کے ہوگی متولی اسکے نقیب سلیمان آفندی ہین
بن سید محمد علی نقیب مرحوم اُنکا آگے نقیب اور متولی اور لوگ تھے

اور چند باغات بیش قیمت جو اس روضہ سے متعلق ہیں ابو سعدی اور شیخ
اور زہرہ انکی آمدنی سالانہ بیس ہزار سے زیادہ ہوگی یہہ کیفیت روضہ منورہ
کی معہ کانی کے نقشہ سے ظاہر ہوگی - دوم[۵] زیارت مزار پر انوار حضرت امام
اعظم صاحب رضی اللہ عنہ اسم شریف آپکا نعمان بن ثابت کوفی مولد و بغداد
مسکن ہے ۸۰ھ میں پیدا ہوے کوفہ میں چار صحابیوں سے ملاقات کی ۱۵۰ھ
میں انتقال کیا مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے اب وہ بغداد سے چار میل پر ہوگا
محلہ اعظمیہ مشہور ہے گرد قبہ کے فصیل بطور قلعہ کھنچی ہے - بنائے روضہ کی
سلطان سلیم کے وقت میں ہوئی اور سلطان مراد کے وقت میں ۱۰۴۸ھ میں
تمام ہوا اور تعمیر کٹہرہ نقرئی کی ۱۲۰۰ھ میں ہوئی اور تعمیر مسجد شریف کی ۱۲۸۸ھ
میں اور ترمیم اوسکی معہ فرش سنگین اب ہو رہی ہے قریب ساٹھ ہزار
قروش کے اسکا مصرف وقف ہے اسمیں ایک مدرسہ ہے قبہ مزار لاجوردی
ہے اسکے ملحق مسجد ہے طول اسکا ۴۶ قدم اور عرض ۳۳ قدم دو درجہ جسمیں ۸ ستون
گول اونپر قبہ ہے جانب شمال قبلی دروازہ مزار ہے اور مسجد قبہ ہے جسمیں مزار
گرد مزار کے کٹہرہ جالی دار نقرئی ہے دو طرف مسجد اور مقبرہ کے یعنے جنوبی
اور شرقی میں دو درجہ کا دالان واقع ہوا ہے بیچ میں ستون گول ہیں جانب
شرقی کے چھ ستون اور جنوبی کے سات باہر کے دروں کے چہر محراب کا
لداؤ ہے جو پہلو میں جنوبی آٹھ محراب اور شرقی سات - مسجد میں رنگ آمیزی
اور نقاشی خوب ہے سوم شیخ شبلی کا مزار ہے محلہ اعظمی کے باہر نام آپکا
ابو بکر ہے ماہ ذی الحجہ ۳۳۴ھ میں انتقال کیا قبر پر قبہ واقع ہے اس قبہ کو ۱۲۰۷ھ
میں مصطفی قاضی بغداد نے بنوایا ہے - دروازہ کی محراب کے پتھر پر کندہ
ہے کتبہ (ہذا مرقد قطب العارفین الشیخ ابوبکر جعفر یونس الشبلی توفی فی شہر ذی الحجہ

[۵] اول اسم آن مقامات مشہور کا مذکور کرتے ہیں جو اس بغدادیوں کی جانب ہیں اور ان کی زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں

سنہ اربع وثلثین وثلث مایۃ) آپ مرید شیخ جنید بغدادی کے ہیں۔
چہارم بشر بن حارث الحافی قلعہ اعظم کے قریب دوسری طرف مزار ہے۔
چارشنبہ کے دن دسویں محرم ۲۲۷ھ میں انکا انتقال ہوا پنجم ابوالحسین محمد نوری
نے ۲۹۵ھ میں انتقال کیا اعظمی میں دفن ہوئے ششم شیخ حماد الدباس ۵۲۵ میں مرے اونکا
مزار بھی یہیں ہے۔ ہفتم ابوبکر احمد معروف بخطیب پیدا ہوئے ۳۹۲ھ میں انتقال
کیا روز دوشنبہ ۷ ذوالحجہ کو ۴۶۳ھ میں بشر حافی کے پاس آپکا مزار ہے ہشتم ابو سعید
بن عبد اللہ سیرافی امام علم نحو ۳۶۸ھ یوم دوشنبہ ۲ رجب کو مرے اور مقبرہ
خیزران میں دفن ہوئے نہم ابوبکر محمد بن اسحاق مدنی ۱۵۱ھ میں مرے اور یہیں دفن
ہوئے دہم ابو عبد اللہ محمد واقدی امام تاریخ و صاحب واقدی پیدا ہوئے سنہ ۱۳۰
میں اور ۲۰۷ھ گیارہویں ذی الحجہ کو مرے اور یہیں دفن ہوئے بوسہ آستانہ مرقد
مشہور مقبرہ خیزران میں ہیں کہ جسے اب اعظمیہ کہتے ہیں۔

تشریح ان مزارات کی جو خاص بغداد نو میں واقع ہیں اول اونکے حضرت
پیر کا مزار جسکا ذکر ہو چکا دوم شیخ عمر حضرت شہاب الدین سہروردی ہیں
مورث سلسلہ سہروردی صاحب عوارف المعارف پیدا ہوئے بلدہ سہرورد میں
بماہ شعبان ۵۳۹ھ اور انتقال کیا محرم ۶۳۲ھ میں اور دفن ہوئے وردیہ میں
جو اب بالکل ویران ہے قریب دروازہ شیخ عمر کے آپکی قبر پر قبہ صراحی دار عالیشان
اور مسجد بھی ہے مجاور بھی رہتے ہیں سلطان کی طرف سے کچھ املاک اسکے صرف کو
وقف ہیں قبر کے گرد کٹہرہ چوبی اور فرش قالی ہے ۳ اسکے قریب حضرت ابراہیم
بن موسی کاظم رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے ۴ جو محلہ قصاب میں آپکا مزار ہے ۵
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث کے مزار کے پس پشت میدان میں اور شیخ
عمر کے قبہ سے جانب مشرق چھوٹا قبہ گرد چہار دیواری ہے اسکے دروازہ پر یہ کتبہ

ہذا القبر امام حجۃ الاسلام محمد ابن محمد ابن محمد الغزالی توفی ثمّا - قال بعض المورخین
فی بغداد اربع عشر جمادی الآخر ۵۰۵ھ خمس وخمس مایۃ ۶ احمد بن محمد برقانی -
۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۲۵ھ میں مرے جامع منصوری میں دفن ہوئے ۷
عبداللہ حرث المحاسبی بعد مرنیکے زاویہ مولویہ بغداد میں دفن ہوئے داؤد پاشا نے
آپکا مقبرہ بنوایا ہے ۸ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی الملقب بہ نجیب الدین کا
جمعہ کے دن وقت عصر کے ۱۷ جمادی الاول ۵۶۳ھ میں انتقال ہوا مدرسہ سلیمانیہ
کے قریب دفن ہوئے اور رباط شیخ نجم الدین کبیری جو مشہور کرتے ہیں غلط ہے
یہی نجم الدین سہروردی ہیں ۹ ابو العباس احمد بن سریج ۳۰۶ھ میں مرے اور
سوق غالب میں دفن ہوئے - ۱۰ - ابو طالب محمد بن علی مکی صاحب قوت القلوب ۳۸۶ھ
میں مرے مقبرہ مالکیہ میں دفن ہوئے ۱۱ - ابو الحسن احمد القدوری صاحب قدوری
۳۶۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۵ رجب ۴۲۸ھ میں مرے مسجد باقلانی بازار صراج
شہر میں آپکا مزار ہے ۱۲ - ابو الحسن علی اشعری ہے آپ بڑے عالم اصول فقہ
اور امام ہیں طائفہ اشعریہ آپکی طرف منسوب ہے پیدا ہوئے ۲۶۰ھ میں اور انتقال
کیا ۳۲۴ھ میں دفن ہوئے کرخ میں جو مشہور ہے سات سیف کے جہاں گلی یکتا ہے
کنارے دجلہ کے قبر پر چھوٹا سا قبہ بنا ہے ۱۳ ابو جعفر محمد طبری صاحب تفسیر
پیدا ہوئے ۲۲۴ھ میں اور مرے دو شنبہ ۲۶ شوال ۳۱۰ھ میں اور اپنے گھر میں
دفن ہوئے مصر میں جو قبر مشہور کرتے ہیں اور قبر پر کتبہ لگایا ہے غلط ہے
۱۴ قنبر علی قبر آپ کی محلہ قنبریہ میں ہے آپ مولائے علی رضی اللہ عنہ ہیں کہتے
ہیں کہ حجاج نے آپ کو شہید کیا اور وہاں میں مدفون ہوئے ۱۵ شیخ ناصر الدین
قریب دار الامارہ باب سلیمانی میں دفن ہیں ۱۶ شیخ محمد عاقولی جامع عاقولی
میں دفن ہیں ۱۷ شیخ محمد نقی محلہ صدریہ میں دفن ہیں۔

۱۸ شیخ بیرواد محلہ میدان بغداد مین آپکا مرقد ہے یہین جامع مرادیہ ہے ۱۹ سید ابراہیم الفضل کا جامع حسین پاشا کے قریب مدفن ہے ۲۰ سید علی رحمۃ اللہ علیہ محلہ مرتجہ مین مدفون ہین قبر کے متصل مسجد ہے ۲۱ شیخ سراج الدین صاحب سراجیہ حضرت شیخ کے استاد شہید شیخ کے قریب آپکا بھی مزار ہے ۲۲ شیخ محمد الفضل وزیر سلطان پاشا نے آپ کے مزار پر مسجد بنا دی ہے ۲۳ بابا قمبر محلہ حیدرخان مین مدفون ہین ۲۴ شیخ صندل کے مزار پر مسجد ہے اور کچھ اوقاف مقرر ہے محلہ قمری بغداد مین ۲۵ ابو سیفین یہ بھی شہر مین ہین ۲۶ شیخ محمد وتری مرقد آپکا شوق سراجین مین قریب قدوری کے ہے

مقابر باب حربی

۱- امام احمد حنبل نے ۱۲ ربیع الاول دن جمعہ کے سنہ ۲۴۱ھ مین انتقال کیا اور سنہ ۱۶۴ھ مین پیدا ہوئے باب حربی کے قریب دجلہ کے کنارے دفن ہوئے تھوڑے مدت کے بعد دجلہ نے قبر کو بہا دیا اب نشان بھی نہین ۲ جامع سیر ۲ علی بن جوہری سنہ ۴۳۰ مین مرے ۳ ابو حامد احمد الاسفرائنی کا یوم شنبہ ۱۹ شوال کو سنہ ۴۰۶ مین انتقال ہوا ۴ ابو البقا عبد العکبری صاحب تصانیف کثیرہ پیدا ہوئے سنہ ۵۳۸ مین اور مرے ۸ ربیع الآخر سنہ ۶۱۶ھ مین ۵ ابو الحسن علی معروف بہ ماوردی یوم سہ شنبہ سلخ ربیع الاول سنہ ۴۵۰ھ مین مرے ۸۶ برس کی عمر ہوئی ۶ قاضی ابوبکر محمد باقلانی ۹ ذیقعد سنہ ۴۰۳ ہجری روز شنبہ کو فوت ہوئے ۷ ابو الفضل محمد بن ناصر اسلامی ۱۵ شعبان سنہ ۴۶۷ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۱۰ شعبان سنہ ۵۵۰ مین مرے اور منصور انباری کے قریب دفن ہوئے ۸ ہشام بن عروہ تابعی سنہ ۶۱ ہجری مین پیدا ہوئے اور سنہ ۱۴۶ مین مرے اونکی قبر پر کتبہ کندہ ہے - الخ قبر ہشام بن عروہ ۹ ابو الفرج عبد الرحمن بن جوزی علامہ عصر امام حدیث سنہ ۵۱۰ مین

پیدا ہوئے اور ۲۰ رمضان ۵۹۷ھ میں شب جمعہ کو انتقال کیا ۱۰ ابو محمد
عبداللہ المعروف بابن خشاب ۴۹۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۳ رمضان ۵۶۷ھ
ہجری میں جمعہ کے دن مرے ۱۱ ابوالحسن محمد بن احمد سمعون واعظ بیاد ذوالحجہ
یوم جمعہ ۳۸۷ھ میں فوت ہوئے۔

مقابر باب التبن

ابراہیم بن سعد ۱۰۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۸۳ھ میں فوت ہوئے ۲ اخبار حدیث
حفظ یاد تھیں ۳ ابو یوسف سلیمان بن محمد نحوی ۹ ذوالحجہ ۵۲۵ھ ہجری کی شب
جمعہ کو فوت ہوئے

(متفرقات مزارات)

۱۔ ابوالعباس احمد بن یحییٰ معروف بہ ثعلب امام نحو ۲۰۰ھ میں پیدا ہوئے
اور ۱۳ جمادی الاول ۲۹۱ھ شنبہ کے روز وفات پائی اور مقبرہ باب الشام میں
دفن ہوئے ۲۔ ابوالقاسم عبداللہ معروف بابن ناقیا ۱۵ ذیقعدہ ۴۱۰ھ میں
پیدا ہوئے اور ۴ محرم ۴۸۵ھ کی شب شنبہ کو انتقال کیا باب شام میں دفن
ہوئے ۳ ابوالفضل محمد معروف بہ قزانی ۴۹۸ھ میں پیدا ہوئے اور شہر
ربیع الاول ۵۴۰ھ میں جمعہ کے دن وفات پائی اور علیقہ میں دفن ہوئے۔
۴۔ ابوالبرکات عبدالرحمن بن محمد الباری مصنف میزان نحو ماہ ربیع الثانی
۵۱۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۹ شعبان ۵۷۷ھ میں شب جمعہ کو مرے اور باب
آب ربر کے قریب دفن ہوئے ۵ شیخ ابو اسحاق فیروزابادی بمقام
فیروزآباد ۳۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۱ جمادی الثانی ۴۷۶ھ میں مرے اور
مقام مذکورہ بالا میں دفن ہوئے ۶ شیخ حماد ابہری مدفون ہیں جامع سلطان
کے واقع محلہ راس القریہ میں۔

بغداد کہن

اسکی شمالی آبادی بھی فی الحال قریب بلغہ بغداد نو کے ہوگی شہر و بازار کی بھی وہی طرز
ہے یہین سے ٹرام وے یعنی گھوڑا گاڑی کاظمین کو جاتی ہے یہین سے کاظمین تخمینًا
تین یا چار میل ہوگی **کاظمینہ** اور مقابر قریش بھی اوسکو کہتے ہین چھ یا سات
ہزار آدمی کی آبادی ہوگی کل مسکن اہل شیعون کا ہے۔ یہین اول مزار پرانوار
امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن حسین رضی اللہ عنہ بن
علی رضی اللہ عنہ کا ہے اور دوم امام محمد جواد المشہور بہ تقی کا ایک ہی جگہہ ہے اونپر
دو گنبد طلائی ہوئے ہین ماہ رمضان سنہ ۱۲۸ھ مین یکشنبہ کے دن پیدا ہوئے اور
ہارون رشید کی قید مین بروز پنجشنبہ ۲۰ رجب سنہ ۱۸۳ھ مین انتقال کیا۔ امام محمد تقی سنہ ۱۹۵ھ مین
پیدا ہوئے اور ماہ ذالحجہ سنہ ۲۲۰ھ مین انتقال کیا دونون قبرین اندر برابر ایک ہی
جگہہ ہین اور گرد ہر ایک کے پیتل کی جالی ہے اندر دیوارون کے آئینہ کے بیل
بوٹے جڑے ہین بطور شیش محل بیلین اون مین مطلا و مذہب ہین گرد فرش
قالی ہے اندر ہی دو مسجدین ہین اور مقبرے کے چارون کونون پر چار مینارہ
ہین اور مقبرہ کے باہر چوک ہے گرد مکانات کافی طور پر بنے ہوئے ہین اول بنا
اس روضہ کی شاہ اسمٰعیل صفوی والی ایران نے سنہ ۹۲۶ھ مین ڈالی بار ثانی سنہ ۱۱۱۳ھ
مین بعہد سلطان حسین صفوی وقوع مین آئی۔ مقبرہ کے خرچ کے واسطے ایک
لاکھ قران کی جائداد سلطان روم کیطرف سے وقف ہے باہر صحن مین ایک
قبہ مین دو قبرین ہین ہر قبر پر چوبی کٹہرا ہے ایک حضرت اسمٰعیل اور دوم حضرت
ابراہیم فرزندان موسیٰ کاظم کی۔ پیچھے اسی صحن سے ملا ہوا مزار حضرت امام یوسف
شاگرد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہے مقبرہ کے روبرو مسجد ہے قبر کے گرد چوطرفہ کا چوبی کٹہرا
ہے آپکا بروز پنجشنبہ وقت ظہر کے ماہ ربیع الاول سنہ ۱۸۲ھ مین انتقال ہوا اور پیدا
ہوئے آپ سنہ ۱۱۳ھ مین سلطان محمد خان کے وقت مین مقبرہ شاہانہ مع گنبد و مسجد کی

زبیر لوشتہ ہجیم کی ششم محمد حازمی ۵۲۲ھ میں مرے یہیں دفن ہوئے ہفتم عبد العزیز
بن عبد اللہ ۱۶۴ھ میں مرے مہدی عباسی نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھی ۔ ہشتم
ربیع بن عبد الرحمن ۱۳۱ھ میں مرے یہیں دفن ہوئے نہم ابو الفتح نصر اللہ معروف
بہ ابن اثیر پیدا ہوئے ۲۰ شعبان ۵۵۸ھ میں اور مرے ۶۳۷ھ میں پہلے جمادی الاول
کو یہیں دفن ہوئے دہم ابو یوسف یعقوب بن ابی سلمہ المعروف بہ ماجشیون
نے انتقال کیا ۱۶۴ھ میں

مزارات متبرکہ واقع جانب شمال

۱۔ حضرت خطیب تمیمی نے انتقال کیا جامع مسجد میں دفن ہوئے کاظمین کے
راستہ کے قریب اور مقبرہ آپکا ۱۳۲ ہجری میں بنا ہے ۲۔ اس سے آگے منتہائے
گورستان پر قبر بہلول مجنون المشہور بہ دانا کی ہے اسپر چھوٹا قبہ بنا ہے دروازہ
بند ہے اور عہد خلیفہ ہارون رشید میں انتقال فرمایا اور غربی میں جو قبر ہے اوسمیں
اختلاف ہے اسکے آگے جانب شرق سوم چہار دیواری کے اندر قبہ مزار
حضرت یوشع بن نون ہے یہاں یہودی مجاور رہتے ہیں چہارم و پنجم
اس سے ذرا آگے ایک قبہ میں حضرت جنید بغدادی اور سری سقطی ہیں جنید کا
شنبہ کے دن ۲۹۷ھ میں انتقال ہوا سری سقطی ابو الحسین السری بن
مغلس السقطی جنید کے ماموں اور اُستاد تھے معروف کرخی کے شاگرد ۲۵۱ھ
میں مرے ششم اس سے آگے پشتے کے قریب حضرت ذو النون مصری کا
قبہ ہے دروازہ بند مصنف نے انکا نام نہیں لکھا ہے ابو الحسین محمد بن علی المصری
شنبہ کے دن ۵ ربیع الآخر ۵۳۶ھ میں مرے ہفتم نجم الدین رازی صاحب بحر الرائق
۶۵۴ھ میں مرے یہیں مدفن ہے ہشتم محمد ابو بکر بن ابی عثمان پیدا ہوئے ہمدان میں

۲۴۵ھ کو اور مرے ۳۰ جمادی الاول ۲۹۳ھ میں نہم عبد الاول ۲۵۵ھ میں مرے ان دونوں کا قریب حضرت جنید کے مدفن ہے دہم ابو سلیمان داؤد بن نصیر طائی نے ۱۶۵ھ میں انتقال کیا اینٹوں کے پزاوں کے قریب آپکا قبہ ہے الاصنف کہتا ہے کہ داؤد طائی کی قبہ میں ہیں یہ قبہ داؤد ظاہری کا ہے قول خلاف مشہور ہے یازدہم داؤد ظاہری ۲۷۰ھ میں مرے شونیزیہ میں دفن ہوئے دوازدہم ابو علی حسن بن احمد فارسی امام نحو مصنف کتاب الفتاح مرے ماہ ربیع الآخر ۳۷۷ھ میں۔

مزارات مقابل باب دیر قریب شونیزیہ جانب شرقی

۱۔ مزار شیخ معروف کرخی ہے قبہ بلند اور مسجد ہے مجاور بھی رہتے ہیں انتقال آپکا ۲۰۰ھ میں ہوا ۲۔ ابو الحسن علی مشہور دار قطنی محدث پیدا ہوئے دار قطن محلہ بغداد میں ۳۰۶ھ کو اور انتقال کیا ذیقعد ۳۸۵ھ میں ۳ ابو محمد عبد الواحد معروف بامطر الباردی پیدا ہوئے ۲۰۶ھ میں اور مرے یکشنبہ ۱۳ ذیقعد ۲۷۱ھ میں معروف کرخی کے مقابل قبہ ہے ۴ شیخ محمد جرکیت یہیں دفن ہیں ۵ زبیدہ خاتون کا قبہ عالیشان ہے نیچے سے ہشت پہلو ہی پر اوپر سے بطور صراحی مخروطی شکل چلا گیا ہے ۶ حسین بن منصور الحلاج شارع پر ایک مکان جو کہنہ ہے میں آپکی قبر بنا دی ہے لوگ وہیں زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں لیکن تحقیق مصنف کی یہ ہے کہ روز سہ شنبہ ماہ ذیقعد کو ۳۰۹ھ میں نزدیک باب طاق کے قتل ہوئے اور جلا کر خاک آپکی دجلہ میں بہا دی شاید یہ جائے قتل ہے

اسمائے اولیائے کرام و علمائے عظام کہ جنہوں نے بغداد میں انتقال کیا

لیکن انکا مقام مدفن اور مزار معلوم نہیں ۱۔ ابراہیم بن محمد بن عبید صاحب تصانیف ۳۸۱ھ میں مرے ۲۔ ابراہیم بن محمد الرازی اسمٰعیل بن احمد

عالم حدیث سنہ ۲۳۶ھ میں مرے اسمعیل اسحاق سنہ ۲۸۲ھ میں مرے اسمعیل بن جعفر
راوی حدیث اسمعیل بن علیہ پیدا ہوئے سنہ ۱۱۰ھ میں اور مرے سنہ ۱۹۳ھ میں۔
عبداللہ بن محمد سنہ ۲۳۵ھ میں مرے شجاع بن ولید سنہ ۲۰۴ھ میں مرے عباد بن
عوام تابعی سنہ ۱۳۶ھ میں مرے زہیر بن حرب سنہ ۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۳۴ھ
میں مرے تین لاکھ آدمیوں نے نماز جنازہ پڑھی عبداللہ حسن بن الحسن
حسین سنہ ۱۴۵ھ قید میں مرے امام مالک ان سے روایت کرتے ہیں عبداللہ
بن مبارک پیدا ہوئے سنہ ۱۱۸ھ میں اور انتقال کیا سنہ ۱۸۱ھ میں عبداللہ بن مسلم
سنہ ۲۷۶ھ میں مرے عبداللہ بن عمر بن ہبیرہ سنہ ۳۰۳ھ میں مرے علی بن عبداللہ
سنہ ۲۴۲ھ میں مرے۔ محمود بن عباس سنہ ۲۵۰ھ میں مرے ابراہیم بن ادہم صاحب
جامع سیر لی لکھا ہے کہ آپنے ارض بغداد میں انتقال کیا بلا یقین محل الاعتبار
احمد بن محمد سنہ ۲۹۹ھ میں مرے شیخ سکران سنہ ۶۰۰ھ میں مرے بعہد خلفاے
عباسیہ کے وقت میں اونہوں نے خواب دیکھا تھا کہ ایک عمود آتشی سے
یہ آواز آتی ہے کہ ایہا الکفرۃ اضربوا علی رؤس الفجرۃ یہانتک کہ ہلاکو
خان نے قتل بغداد معہ خلفاے عباسیہ کے کیا آپ بھی شہید ہوئے ابوبکر
محمد بن ابی قاسم انبار نحوی پیدا ہوئے سنہ ۲۷۱ھ میں ماہ رجب کو اور مرے
سنہ ۳۲۸ھ میں ابوالحسین احمد بن یحیی راوندی عالم کلام صاحب تصانیف
پیدا ہوئے سنہ ۲۰۵ھ میں اور مرے سنہ ۲۴۵ھ میں ابوالفتوح احمد بن علی المعروف
بہ ابن برہان صاحب وجیز سنہ ۵۲۰ھ میں مرے ابو عمرو اسحاق بن مرار شیبانی
نحوی سنہ ۲۰۶ھ میں مرے ابوعلی حسن بن صباح زعفرانی زعفران قریہ بغداد
میں مرے ماہ رمضان المبارک سنہ ۲۶۰ھ میں ابوعلی حسین بن حسین بن ابی ہریرہ
مرے ماہ رجب سنہ ۳۴۵ھ میں۔ ابوعلی حسن بن قاسم طبری فقیہ شافعی مرے

سنہ ۵۲۳ھ میں ابو علی حسن بن ابراہیم پیدا ہوئے سنہ ۴۳۲ھ میں اور مرے سنہ ۵۲۸ھ
میں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد زجاج مرے روز جمعہ ۱۹ جمادی الآخر سنہ ۳۱۱ھ میں
ابو امیہ شریح قاضی سنہ ۸۰ھ میں مرے ابو محمد عبد اللہ ابن جعفر نحوی پیدا ہوئے
سنہ ۲۵۸ھ میں اور مرے روز دوشنبہ ۹ صفر سنہ ۳۴۷ھ میں ابوالحسن علی بن محمد
معروف بہ کیا شافعی مرے سنہ ۵۰۴ھ میں اور ابو الخطاب قتادہ بن دعامہ سنہ ۶۱ھ
میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۹ھ میں مرے محمد بن ہبۃ اللہ سلماسی نے ماہ شعبان
سنہ ۵۷۴ھ میں انتقال کیا۔ محمد ابن ابی النصر حمیدی سہ شنبہ کے دن ۱۷ ذوالحجہ کو سنہ ۴۸۸ھ
میں مرے ابو البختری بن وہب بعہد مامون سنہ ۲۰۰ھ میں مرے ابوالحسن علی بن
ابراہیم الحضری مرے یوم جمعہ ماہ ذوالحجہ سنہ ۲۷۱ھ میں ابو محمد عبد اللہ بن محمد الراسی۔
سنہ ۳۶۱ھ میں مرے شیخ علی بن الہیتی سنہ ۵۶۴ھ میں مرے شیخ بقا بن بطو مرے سنہ ۵۵۳ھ میں
شیخ ابو سعید قیلوی سنہ ۵۵۷ھ میں مرے شیخ مطر البادرائی سنہ ۵۸۰ھ میں مرے شیخ ماجد
کردی مرے سنہ ۵۶۱ھ میں شیخ ابو محمد المغربی مدفون ہوئے بغداد میں خواجہ
نورالدین یہیں مرے شیخ محمد محجوب باب واسط میں دفن ہوئے شیخ محمد
عربی یہیں دفن ہیں شیخ محمد جلانی و شیخ عبد العزیز یہیں دفن ہوئے۔
حضرۃ مرقد آپکا غربی دجلہ پر ہے۔

مزارات اطراف واکناف بغداد

شیخ بقا بن بطو سنہ ۵۵۳ھ میں مرے شیخ عبد الرحمٰن الطفسونجی شیخ ابو الحسن جوسقی
مرے سنہ ۴۱۹ھ میں دفن ہوئے یعقوبا میں ایک دن کی راہ سے بغداد کی
منصور بن حسن شیخ عبد الرزاق و شیخ محمد بقلی یمانی قریہ دور میں مدفون
ہیں بغداد سے چار یا پانچ کوس ہے شیخ جمیل قریہ جیل میں ہیں امام حسین

عسکری بلدہ سامرہ مین ہین بغداد سے تین منزل دجلہ پر ہے - شیخ تاج العارفین ابوالوفا ستنہ ھ مین مرے قصبہ قلیمنا مین دفن ہوئے ان چار بزرگ وار ونکا زمانہ ایک تہا حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت احمد رفاع شیخ طریقہ رفاعیہ عمارہ کے قریب رہین مدفون ہین اما آن احمد غزالی ملک شام مین احمد بدیہی شام مین فائدہ کوئی آثار صنادید بغداد مین نہ پایا بجز پشتون کے جو کہین کہین نشان افتادہ کے باقی ہین اور حمام - ہارون رشید اور مکان لب ساحل قریب پل جسکی دیوار کا کتبہ ہے پڑہا گیا قد کان انشاء ھذا من خلافت عبد اللہ ابی جعفر المنصور المستنصر باللہ عباسی فی سنہ ۶۳۳ ثلثین و ثلث مایۃ وقد تجدد و تعمیرہ سلطان عبد العزیز خان وغیرہ وغیرہ

الغرض بعون اللہ تعالے بعد فراغ زیارات بغداد و سیر شہر و اطراف پل جسر ہے اور تبرکے بغداد کہنہ سے روانہ کربلاء معلے ہوا کاظمین کربلا النجف حلہ کی راہ سے بغداد کہنہ کی طرف سے سیدہے جانب جنوب کو چلے تین کوس سے قریب شط ملی جو دجلہ مین شامل ہوگئی ہے اوسکا پل بہی کشتیون کا ہے اوس سے ایک کوس ایک کار واں سرائے شکستہ ملی اوس سے آگے قریب کوس کے فراز جہدی کے کار واں سرائے ملی یہہ بہی غیر آباد ہے اوس سے کوس کے قریب ایک کار واں سرائے محمودیہ مین مقام ہوا یہہ کار واں سرائے بغداد سی چہہ فرسنخ ہے ایک فرسنخ تخمیناً ڈیڑہ کوس کا ہے یہہ کاروان پختہ سلطان محمود کے وقت کی ہے محمودیہ سے دو کوس آگے حلہ کا راستہ جانب چپ جدا ہوا اوسکے آگے اور کاروان سرائے ہے جو درمیان بین بغداد اور کربلا کے واقع ہوئی ہے یہہ بہی آباد ہے اسمین نہر نہین ہے کوئن کا آب شور ملتا ہے اوس سے تین کوس پر مسیب ہے یہہ قصبہ بر لب فرات واقع ہوا ہے دو تین ہزار

آدمی کی آبادی ہو گی بازار بھی ہے دریا پر بائیس کشتیوں کا پل بنا ہے قصبہ سے
جانب شرق ایک میل حضرت مسلم کے دونوں صاحبزادوں کے دو مقبرے شیلگون
ہیں بیماری کے ایام میں یہاں قرنطینہ ہوتا ہے دریا کے دونوں طرف آبادی ہے
وہی یہاں کا بہت مزیدار ہوتا ہے محمودیہ سے باث فرسخ ہے اور یہاں سے کربلا
سات فرسخ ہے یہیں سے نہر کربلاء معلی کو دریائے فرات سے گئی ہے کسی عورت
ہندی نے بصرف کثیر از سر نو مرمت کی ہے کہ کشتی اس لئے جانے لگی جب کربلا دو
فرسخ رہتا ہے کاؤ خانہ ملتا ہے شہر سے قریب ایک کوس کے ایک پختہ پل ہے جس سے
نہر کے اس پار اور تر کے جاتے ہیں سڑک جانب قریہ ہاشمیہ میں حضرت عون بن علی
کا مزار ہے گنبد مقبرہ کا سپید راہ سے نظر آتا ہے نہر کے دو طرف باغات کی
کثرت ہے الغرض داخل کربلاء معلی ہوا

کربلاء معلی

مختصر خوش فضا شہر ہے ۱۵-۲۰ ہزار آدمی کی آبادی ہو گی کل اہل تشیع عجم ہیں فقط
دو گھر اہل سنت جماعت کے ہیں ایک سید محمود کا جو سبیل سلطانی پر ہیں اور دوم
سید یوسف کا طرز بازار کی بعینہ طرز بغداد ہے شہر میں مقبرہ سید الشہداء
حضرت حسین علیہ السلام ہے اور دو طرف شہر کی جانب شرقی اور شمالی دیوار قلعہ
واقع ہوئی ہے کچھ عسکر سلطانی بھی رہتا ہے گرد مقبرہ کے صحن کلاں واقع ہوا ہے
گرد صحن کے حجرہ اور مکانات منقش دو منزلہ اور سہ منزلہ واقع ہیں صحن کے
سات دروازے ہیں اول دروازہ قبلی اسے گھڑیال گھر ہے دوم دروازہ
قاضی الحاجات شرقی سوم دروازہ باب السلام شرقی امسال بنا ہے چہارم
باب کوچک شرقی پنجم باب الصدرہ شمالی ششم باب سلطانیہ مغربی ہفتم باب زینبیہ

فائدہ ملہ کرایہ سے بغداد سے کربلا و نجف تک تیرہ روپیہ جملہ چھ روپیہ آتی جاتی لگتے ہیں اور کرایہ بلموں لینے بلوں کا فی دو قمری [illegible]

اسیطرف سے دشمنون نے یورش کی تہی سلطان سلیم خان نے اول یہہ مقبرہ بنایا تہا پہر فتح علیشاہ قاچار شاہ ایران نے اوسکی ترمیم کی اور گنبد اور مینار مطلا کیئے اور پہر ناصر الدین شاہ نے ضریح شریف نقرئی یعنے کٹہرہ گرد قبر کے بنایا اور صحن کی مرمت ہو رہی ہے الغرض صحن کے عرض مین پندرہ محراب دار خلوہ ہین سعہ دار دروازہ اور طول مین اونیس در خلوہ ہین کل تین منارہ ہین دو نون مطلا خاص دروازہ مقبرہ کے اور دو نون جانب اور تیسرا گوشہ شرقی مین سادہ مقبرہ کے روبرو کا صحن قبیلی زیادہ ہے بہ نسبت پس پشت کے دروازہ قبلی سے اندر جاکر زیارت سے مشرف ہو کر بعد مناجات یہہ اشعار عرض کیئے۔

لمؤلفہ

تا کے کشم این جور را از دست چرخ فتنہ زا	ہان لطف فرما یا حسین ابن علی بہر خدا
اے قبلہ ارباب دین اے کعبہ اہل یقین	ای سرور اصحاب فضل اہل صفا را مقتدا
بیکس و بیچارہ ام با خاطر آوارہ ام	با سینۂ صد پارہ ام حاضر بدرگاہ شما

پہر با دل بریان و با چشم گریان یہہ غزل پڑہی

لمؤلفہ

وادی دشت کربلا این ست	درد دل را اگر دوا این ست
اے دو چشم بریز خون گریہ	روضۂ سبط مصطفےٰ این ست
بنہ بر آستان جبین نیاز	راہ صدق و صفا و ولا این ست
دو جہان گلستان پیغمبر	آن حسین ابن مرتضےٰ این ست

القصہ گنبد کے وسط مین آپ کی قبر ہے اوسپر غلاف زردوزی پڑا ہے اور گرد دو جالی ہین اول اندر کی پیتل کی اور باہر کی چاندی کی جسکا اول مذکور ہو چکا یہہ کٹہرا قریب دو برس کے بلند ہوگا اور اسی کٹہرے مین آپکے دو نون

لہ اول صحن مین جانب شرقی سبیل خانہ سلطانی ہو سلطان سلیم کی وقت کا اسکے دروازہ مین تصویر سلطان سلیم

[margin: illegible handwritten note]

صاحبزادون کی قبرین ہین دروازہ اونکا دوسری طرف سے ہے اول علی اکبر
کی دوم علی اصغر کی گنبد کے گوشہ مین شہدا ئے کربلا بہتر تن کا ایک جگہہ گنج
شہیدان ہے معہ حضرت قاسم ابن حسن علیہ السلام کے جنکی تفصیل کتب تواریخ
مین موجود ہے اسکے بہی ایک طرف جالی نقرئی ہے اور گنبد متصل حضرت
کے پسر عذار حبیب کی قبر ہے اسکے گرد جالی پیتل کی ہے اسکے قریب مخارہ ہم
جہان حضرت شہید ہوے تھے اور گنبد کے دوسری جانب مسجد ہے اوسمین
ایک جہاڑ کلان مرسلہ واجد علیشاہ شاہ اودہ بہی ہے سب مین فرش قالی ہے
اور بہہ مجموعہ ایک چہت وسیع کے اندر واقع ہے جسکے وسط مین گنبد واقع ہوا
ہے اسمین آئینہ بندی کا کام ہے سطلا و مذہب بیل بوٹے تمام آئینہ کے ہین
چارطرف ہانڈی فانوس بکثرت ہین شب کی روشنی مین ایک کیفیت ہے قابل
دید نہ لایق شنید ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہہ واقعہ کربلا اور سانحہ
ہوش ربا عشرہ محرم ۶۱ھ مین واقع ہوا یزید پلید کے عہد مین شمر ذی الجوشن
لعین کے ہاتہہ سے ذرا فاصلہ پر حضرت عباس علمدار ابن علی کا مقبرہ ہے اسکے
گنبد پر نقش و نگار سادہ ہین اسکے بہی گرد صحن ہے کافی نما اندر قبر شریف
کے گرد ضریح نقرئی ہے غلاف زرین پڑا ہے گرد گنبد کے اندر لوہے کی
زنجیر مین آلات حرب آویزان ہین مثل شمشیر و سپر و تیر کمان شہر کے متصل
حضرت حر کا مزار ہے اور وہین حضرت ابراہیم حجاب ہین

نجف اشرف

کربلا معلی سے نجف اشرف دو منزل ازراہ خشکی راستہ مین ویرانی فقط
درمیان مین ایک خان یعنے کاروان سرا ملتی ہے اور دوسرا راستہ ازراہ

نہر ہے کہ فرات میں شامل ہوئی نہر فرات سے کوفہ میں اُترنا ہوتا ہے کوفہ سے
پھر نجف کو تین فرسخ آنا ہوتا ہے غرضکہ نجف اشرف کربلا سے چھوٹا ہے مگر طرز
وہی ہے اور گنبد مقبرہ جناب امیر بہ نسبت کربلا کے بڑا ہے مطلا اوسکو نادر شاہ
نے کیا تھا۔ دو مینار ہیں دونوں کے گرد سپید قلعی ہے اہل تاریخ کو حضرت کی قبر
کے تعین میں کلام ہے قافلہ بغداد کا یہیں سے ازراہ جبل یہیں سے مدینہ منورہ
کو جاتا ہے نجف اشرف سے کوفہ تین فرسخ ہے برلب فرات آگے یہہ شہر حاکم
نشین اور بہت آباد تھا اب بجز مسجد علی کے کہ بے مرمت پڑی ہے بالکل ویران
ہے اور حضرت مسلم بن عقیل کا مقبرہ ہے اور اصحاب رسول صلعم اور جو اولیاء
کہ یہاں دفن ہوئے ہیں انکی تفصیل بیان کرتا ہوں معہ تاریخ وفات کے۔

جناب بن الارت التمیمی ۳۷ مغیرہ بن شعبہ ۵۰ اسود بن یزید ۷۵ -
عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی ۸۷ عبداللہ بن یزید انصاری ۷۰ عبدالرحمن بن
ابزی خزاعی عدی بن حاتم طائی ۶۷ عقبہ بن عمر ثعلبہ ۴۲ عمر بن حریث ۸۵ -
سہل بن حنیف ۳۸ سوید بن غفلہ ۸۰ قرضہ بن کعب ۵۰ محمد بن حاطب ۷۴
وہب بن عبداللہ ۷۴ اشعث بن قیس ۴۲ ہبان بن اوس ۱۰۶ - براء بن
عازب ۷۲ جابر ابن سمرہ ۷۴ خالد بن عرفطہ - زید بن ارقم ۶۶ زید بن خالد الجہنی ۷۸
مختلف فیہ ہیں سعید بن الحریث یہہ سب اصحاب تھے احمد بن یونس ۲۲۷
محدث عبداللہ بن عینیہ تابعی عبداللہ بن ادریس پیدا ہوئے ۱۱۵ اور مرے
۱۹۲ میں قیس بن ابی حازم کی سو برس سے زیادہ عمر تھی ابو عمر بن علا ۷۰ میں
پیدا ہوئے اور ۱۵۰ میں مرے۔

ابو العباس معروف بہ ابن سماک ۱۸۳ میں مرے ابو عمرو عامر شعبی تابعی ۱۰۶
میں مرے احنف بن قیس تابعی ۶۷ میں مرے کوفہ سے مقام حلہ ایک منزل ہے

حلہ دونوں طرف لب ساحل فرات کے آباد ہے دس بارہ ہزار آدمی کی آبادی ہوگی عسکر سلطانی بھی رہتا ہے حلہ سے بغداد دو منزل ہے شہر میں بازار کی وہی طرز بغداد ہے۔ علی بن علی کا یہیں مدفن ہے اور عمران بن علی بھی یہیں ہیں بعض کہتے ہیں قریہ عمرانیہ میں ہیں اور امام ابو القاسم ابن امام موسیٰ کاظم بھی یہیں ہیں۔ القصہ لوٹ کر بغداد آیا اور بغداد سے بتاریخ ۱۸ صفر جہاز دخانی پر سوار ہوا اور یہ شعر پڑہکر روانہ بصرہ ہوا۔

لمؤلفہ

دکھایا ہمکو مقدر نے صاحبو ورنہ	کہاں نجف ہے کہاں کربلا کہاں بغداد

فائدہ اکثر ہیئے اسمائے اولیا و صلحا بقید تاریخ جامع الانوار فی مناقب الاخیار من تصنیف ضیاء الدین جیلانی قادری بغدادی سے اور بعض کی بطور خود تحقیقات کرکے ہر ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ لکھی کہ زائر کو زیارت کرنے میں سہولت حاصل ہو جب زائر کو زیارت میں آسانی ہو تو فاتحہ و درود سے دریغ نہ کرے کہ یہی آخری تحفہ ہے جسکی بشرط یاد ہمکو بھی ہے۔ القصہ ۲۳ تاریخ بصرہ میں پہنچا چونکہ اول مرتبہ بسبب عجلت کے بخوبی سیر نکر سکا تہا اسلیئے بعض حالات قلم انداز ہوگئے تھے وہ اب قلم بند ہوتے ہیں۔

بصرہ لب ساحل پر جو آبادی رکہتا ہے وہاں سلطانی توپخانہ اور فوج رہتی ہے جسکو اشارہ کہتے ہیں اب آکر دیکھا تو وہاں نہر جاری تہی اہل کشتی ہمکو نہر میں بصرہ لیجاتے ہیں۔ بصرہ میں اولاد سید احمد رفاعی کی ہے کچھ املاک بھی رکھتی ہے اونکو نقیب کہتے ہیں۔ فی الحال نقیب سید محمد سعید ابن سید طالب ہیں قبر حضرت ضمرہ بن حلیمہ سعدیہ ہے بصرہ سے جانب شمال تین کوس قصبہ زبیر ہے تین چار ہزار آدمی کی آبادی ہوگی گرد شہر پناہ ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا

ہوا کہ یہہ پرانا محلہ بصرہ کا تہا جو اب بالکل ویران ہو گیا ہے بصرہ کی راستہ
مین دو کوس تک طولاً اور عرضاً تودہ مکانات منہدم نظر آتے ہین فقط شہر
کی مسجد جامع اور شکستہ منارہ باقی رہگیا ہے اور راستہ سے گوشہ شرقی کی
طرف حضرت طلحہ کا نیلگون مقبرہ باقی ہے انتہا پر قصبہ زبیر آباد ہے یہانکے
مکانات کی اینٹین کھود کر شہر کو لیجاتے ہین شہر پناہ کے اندر حضرت زبیر کا
قبہ مزار اور مسجد ہے مسجد کے چار در جیہ ہین ہر در جیہ کے چار در ہین لداو کے
محراب دار گوشہ راست مین جانب قبلہ قبہ قبر ہے اور وسط قبہ مین قبر واقع
ہوئی ہے گرد قبر کے کٹہرہ چوبی ہے قبر پر غلاف سبز بانات کا پڑا ہے اور
مسجد مین جانب راست حجرہ حضرت عتبہ کا واقع ہے مسجد کے روبرو صحن مختصر
ہے گرد جلوسے بنے ہین حضرت زبیر اور حضرت عتبہ شہید ہوئے شاید سلاطین
سلف کے وقت مین اس مقبرہ کی تعمیر ہوئی ہے۔ قصبہ زبیر کے باشندے
سب سنی ہین اور بعض وہابی اور بسبب قربت نجد کے کہ یہان سے آٹھ
منزل ہے۔ شہر کی دیوار سے چہہ سو قدم پر جانب غربی تین مقبرے ملحق
ہین ایک مین حضرت حسن بصری کا مدفن ہے۔ دوسرے مین محمد ابن سیرین
معبر خواب۔ تیسرے مین احمد ہارون۔ پہلا مقبرہ صراحی دار ہے۔ دوسرے کا
گنبد گول اور چھوٹا۔ تیسرے کا گنبد ذرا بڑا۔ مگر یہہ تینون مقبرے ایکدوسرے
سے ملحق ہین۔ زبیر سے دو کوس جانب جنوب بیچ مین حضرت انس بن مالک کا
مزار ہے۔ الغرض بصرہ سے ایک رات دن مین بوشہر آئے اور کیفیت
بوشہر کی مرقوم ہو چکی ہے پہر وہان سے ایک رات دن مین بحرین آئے
بحرین بطور جزیرہ واقع ہوا ہے گرد اسکے سمندر ہے جسمین چھوٹے چھوٹے
قریہ ہین۔ آبادی اس مین قریب دو تین سو آدمی کے ہو گی۔ آدمی کل جزیرہ

محصول لیا جاتا ہے اور کچھہ کھجور کے درختوں پر محصول خفیف ہے پرمٹ کا
محصول ساٹھہ ہزار روپیہ ہے ۔ دو لاکھہ بیس ہزار کی دوسری آمدنی ہے جملہ
آمدنی قریب تین لاکھہ روپیہ کے ہے ۔ ہر قسم کی ملکی پیداوار کی آمد تیس لاکھہ
روپیہ کی ہے ۲۰ لاکھہ غیر ملک کو جاتے ہیں دس لاکھہ کی بچت رہتی ہے ۔
سات لاکھہ کی رعایا کو اور تین لاکھہ حاکم کو ملتے ہیں ۔ چھوارے کھجور موتی اس
ملک کی پیدائش ہے موتی موسم گرما میں جابجا سے معینہ سے برآمد ہوتے ہیں
عرب غوطہ لگا کر نکال لیتے ہیں ۔ دس بیس سیپیوں سے ایک آدہ میں نکل آتا ہے
موتی پر کچھہ محصول نہیں مال نکالنے والے کا ہے ۔

بحرین میں باغات بھی ہیں ۔ انجیر ۔ نارنگ ۔ انار ہوتا ہے سال بھر
میں چھہ ساٹھہ لاکھہ روپیہ کے موتی نکلتے ہونگے سب بمبئی اور ولایت کو جاتے
ہیں شہر بحرین بہت ملک گویا ایک پہاڑ پر واقع ہے جو سطح دریا کی برابر ہے
تمام ٹاپو میں سے آب شیرین اوبلتا ہے اور بہ کر دریائے شور میں چلا جاتا ہے
گویا ایک دریائے شیرین ہے کہ زمین کے اندر بہ رہا ہے شاید یہی وجہ ہے
کہ اس سرزمین کا نام بحرین رکھا گیا ۔

زمین قابل زراعت ہی لیکن قوم عرب خصوص شیخ کو اسطرف توجہ نہیں
ورنہ ایک ملیون سے زیادہ آمدنی کا علاقہ ہے ۔ کنارے کنارے تمام نخلستان
ہیں فاصلہ پر پہاڑ بھی نظر آتے ہیں شہر اور زمین پر رونق ہے ۔ آب و ہوا بھی
اچھی ہے گھوڑے شیخ کے یہاں بہت عمدہ ہیں قیمت اونکی دو دو تین تین ہزار
ریال ہے ۔ یہی باعث ہے کہ اونکا فروخت ہونا کبھی نہیں سنا دو اڑھائی سو
گھوڑے ہونگے وہاں سے رات دن میں بندر لنگہ آئے اور پھر وہاں سے اسٹیمر
میں بندر عباس پہنچے ۔ کچھہ کیفیت بندر عباس کے نذر ہے لیکن

بندر عباس میں عجم کا مال زیادہ بکتا ہے گویا پیٹھ ہے اور میوہ خالیجہ ارزان ہے
آب شیرین بارش کا دونون جگہہ برگون مین جمع کر رکھتے ہین بازار دونون کے بہت
تنگ ہین کہ دو آدمی بمشکل برابر نکلتے ہین لنجہ سے پہاڑ دور ہین اور میدان مین نخلستان
ہین اور عباس سے ملے ہوے ہیں یہہ دونون بندر متعلق ملک فارس کے ہین شیراز
جانے کی حکومت ہے حاکم لنگہ کا شیخ یوسف سنی اکثر اہل شہر شیعہ ۔ لارکہ آٹھہ منزل ہے
باقی کیفیت تحریر ہو چکی حاجت اعادہ نہین تا ہمیشہ اسی پر اکتفا کرتا ہون اور الله سے
عافیت دارین چاہتا ہون ۔

اس دریا مین چھوٹے چھوٹے جزیرے بکثرت ہین اول باسیدو لنگہ کے قریب
نظر آتا ہے علاقہ انگریزی ہے کچھہ جوان سرکاری رہتے ہین ۔ دوم کشم سوم انجام ۔
یہان تار ہے ۔ چہارم خسف ۔ ان سب مین سرکاری گویا یہہ دریا مع جزایر متعلق
سرکار ہے اور ساحل متعلق سرکار ہے اور ساحل متعلق عجم و ترک ہین فقط قبل
تحریر ضمیمہ کے چند فوائد کا مذکور کرتا ہون جو مسافرون کے بکار آمد ہے ۔

فائدہ سفر مین جسقدر اسباب اور مردم ہمراہی کم ہونگے اوسیقدر زحمت
کم اور آسایش زیادہ ہوگی

فائدہ جبتک اوسکی زبان سے واقف نہوے تو اوس ملک کی سیر بے
کیفیت ہے یا زبان دان ہمراہ ہو ۔

فائدہ مملکت غیر کے سفر مین تذکرہ کا ہونا ضرور ہی گو کہ ملک عجم مین ہی ملسکتا ہے
لیکن کشاکش اور اینچا تانی کے علاوہ خرچ زیادہ پڑتا ہے اور بمبئی اور کلکتہ مین
فی آدمی آٹھہ آنہ ملسکتا ہی سفر مکہ شریف اور مدینہ منورہ تذکرہ سے مستثنا ہے ۔

فائدہ سفر میں یعنی برف کے ملک مین اسباب سرمائی اونی پشمی ضرور ہے ہندوستانی
روئی اور لبادہ کچھہ کام کے نہین ۔

فائدہ سفر مین کسی اجنبی کو اپنا مصاحب نہ بنائے کسی سے دوستی اور تعلق نہ پیدا کرے کسیکے ہاتھہ کی بجز بازار کے کوئی چیز نہ کھائے کسی کے مکان پر نجائے۔

فائدہ سفر مین آزادانہ گذران کرے جسقدر ہنود کی یا دونکی لیگا اسیقدر انگشت نما اور مطعون ہوگا یہہ امور ہندوستان ہی کے متعلق ہین۔

فائدہ جس شخص کو شوق سفر ہے اُسکو چاہئیے کہ عادت اپنی درست کرے اور ہندی چھہ چیزین چھوڑے اول پان سپیاری کتنکہ ہے کہ اسکے ذریعہ سے وہان اسکی تلاش مین آب خراب جامہ خراب مکان خراب دوم افیون سوم ذائقہ زبان چرپرا چہارم لباس کی تراش خراش سپید پوشی باریک آب روان کی اچکن مرزائی ٹوپی وغیرہ وغیرہ ایسا لباس دوشتر گارڈ با خوش رنگ ہو کہ جسم کو سردی گرمی مین آرام دے ضروری سامان زیر بغل سے **فائدہ** دو چار کوس پیادہ پہرنیکا بہی محاورہ رہے کہ داشتہ آید بکار۔

فائدہ بعضے معتبر سیاحون کی زبانی سُنا ہے کہ جہازمین دو تین چیزون کی عادت ہو تکلیف سے اول مٹھاس اور گھی کا استعمال قرین قیاس ہی ہے کیونکہ شیرینی سے ہیجان صفرا ہوتا ہے اور دُہنیت باعث عفونت ہے دوم خوشبو کے استعمال کی عادت اسلئے کہ جہازمین اکثر اشیاء ایسی ہوتی ہین کہ جنکی بو کریہہ عفونت آمیز ہوتی ہی مثل مچھلی اور چربی وغیرہ کے **فائدہ** جو چیز اسکی کمر مین ہے وہی اسکی ہے۔

فائدہ مدار سفر کا مال پر ہے اسلئے مال کی زیادہ احتیاط رکھے کسیکو اپنے روپیہ پیسے سے آگاہ نہ کرے **فائدہ** ہمراہی روپیہ سے گنی افضل ہی اور گنی سے انگریزی نوٹ

فائدہ ملک شام و مصر کا خرچ اوسطی آدمی مہینہ سو روپیہ اور یورپ کا تین سو روپیہ اوریا اللہ یا کریم کی بلا دور اور اگر کہین سٹ لگجائے ورنہ خدا حافظ۔

تمت

مناسک حج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کی فرضیت کا بیان

یقین کرنا چاہیئے کہ حج مثل نماز روزے زکوۃ کے فرض عین اور ارکان اسلام سی
ہے حق تعالی سورۂ آل عمران مین ارشاد فرماتا ہے ولله على الناس حج البيت
من استطاع اليه سبيلا اور خدا کی بندگی کے لیئے فرض ہے لوگو نپر قصد
کرنا خانہ کعبے کا جو طاقت رکھتا ہو اوسکے گہر کیطرف راہ چلنے کے اس حکم کو حق تعالے
نے کمال تاکید کی واسطے صورت خبر مین بیان فرمایا جیسے کتب علیکم الصیام ورنہ
مقصود حقیقت مین امر ہے کہتے ہین جب یہہ آیت نازل ہوئی سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے سب قومون کو جمع کرکے یہہ حکم سنایا مسلمانون نے مانا اور یہود ونصاری
مجوس صابین مشرکین ان پانچ فرقون نے نمانا تب حق تعالے نے یہہ آیت نازل
فرمائی ومن كفر فان الله غنى عن العلمين اور جو نمانے پس اللہ بے پرواہ
ساری عالمون سے یعنے جو اس حکم کو بجا لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور اللہ کو
کسی کی عبادت کیطرف محتاج نہین الحاصل اس عبادت سے کچھہ اللہ کا بھلا نہین ہوتا

ان کرنے والے کو خوبی حاصل ہوتی ہے تکرے تو اپنی خوبی کہو کر آپ بڑا بنتا ہے
اور سورۂ حج میں حضرت ابراہیم کیطرف خطاب فرمایا ہے۔
وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
اور پکار تو اے ابراہیم لوگوں کو حج کے لئے آوینگے تیرے پاس پیادے اور سوار
اوپر اونٹنیوں دبلی کے کہ آوینگے ہر راہ دور سے حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔
مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ نہیں پہنچی گی آواز میری ارشاد ہوا عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا
الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے پہنچا دینا ہمارا ذمہ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام
مقام پر کھڑے ہوے وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑوں سے بلند ہوگیا تب پکارا۔
یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ بَنٰی لَكُمْ بَیْتًا وَّكَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ
اے لوگو خبردار تحقیق پروردگار تمہارے نے بنایا تمہارے لئے گھر اور فرض کیا تم پر
حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا تب بولا ہر شخص کہ اوسکے نصیب میں حج کرنا
تھا اپنے باپ کی پیٹھ یا ماں کے پیٹ سے لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتے ہیں جسنے ایکبار
جواب دیا وہ ایک حج کریگا جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کریگا جواب کے موافق
اور جسنے جواب ندیا وہ محروم رہیگا اس آیت سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے
اسواسطے کہ جب حق تعالےٰ قرآن مجید میں کسی اور شریعت کا حکم بیان کرے اور
نسخ نفرمائے وہ حکم ہمپر بھی لازم ہوتا ہے اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں چنانچہ بعض مفسرین نے لکھا ہے
تو فرضیت بے تکلف ظاہر ہے عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں سب سے پہلے یمن والوں
نے جواب دیا اسواسطے یمن کے لوگ اکثر حج کرتے ہیں اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور کائنات علیہ وعلےٰ آلہ الصلوات کہ
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

رسولہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ بنیاد اسلام اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود بحق سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اور رسول اسکے ہیں دوسرے ٹھیک پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوٰۃ کا چوتھے حج پانچویں روزے رمضان کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزے کے پس جو قدرت پاکر حج نہ کرے اوسکا اسلام پورا نہیں کیونکہ ہر چیز بغیر اپنے جمیع ارکان کے ناتمام ہے اور جامع ترمذی مین حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

من ملک زادًا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیًا او نصرانیًا۔ جو مالک ہوا توشے اور سواری کا کہ پہنچاوے اوسکو بیت اللہ تک اور وہ حج نہ کرے پس فرق نہیں اوسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنے اوسکا مسلمان اور یہودی یا نصرانی ہونا برابر ہے یہہ اسواسطے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ حج کے قایل نہین اس حدیث سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے

صاحب ترمذی لکھتے ہین کہ یہہ حدیث غریب ہے۔ لیکن مخفی نرہے کہ یہہ حدیث اور سند سے بھی وارد ہے چنانچہ مسند دارمی مین ابی امامہ سے اسطرح منقول ہے قال رسول اللہ من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ و سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیًا وان شاء نصرانیًا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو منع نہ کرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا پس وہ موا اور حج نہ کیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر۔ الغرض حج کی فرضیت ان آیتون اور حدیثون سے مثل اور ارکان کے ثابت ہے مگر حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے صحیح مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے

[illegible]

قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنے جس سال میں اوسپر فرض ہوا اسی سال بجالاوے
یا سفر کرے مکّے کیطرف اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام مالک
مگر امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک فے الفور واجب نہیں اور یہہ اختلاف اوس
صورت میں ہے کہ ظن غالب سلامتی کا ہو اور جو ظن غالب ہو ہلاک کا مرض یا پیری یا
کے سبب تو بالاتفاق فے الفور واجب ہے اور پہلی حالت میں اگر قبل مرنیکے حج کیا
تو ادا واقع ہوا اور گناہ بھی جاتا رہا سبکے نزدیک اور اگر بدون حج کرنے کے موا تو
بالاتفاق گنہگار رہا اور اثر اختلاف کا یہہ ہے کہ فوراً والوں کے نزدیک دیر کرنیوالا
فاسق مردود الشہادۃ ہے بتراخی والوں کے نزدیک لیکن استطاعت بالاتفاق
شرط ہے مستطیع سے مراد ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ صحیح البدن قادر زاد راحلے
پر سواے حاجت اصلی کے حج کے مہینوں میں یا بروقت سفر حجاج کے اسکے وطن
سے بشرط امن راہ کے پس غلام مجنون نابالغ لڑکی پر فرض نہیں لہذا اگر لڑکا پہلے
بالغ ہونیکے اور غلام پہلے آزاد ہونے کے حج کریگا اگرچہ اجازت مولا کی ہو حج فرض
اوس سے ساقط نہوگا بلکہ بعد بلوغ اور آزاد ہونے کے بشرط استطاعت اوسے حج لازم ہوگا
ہاں وہ پہلے تو نفل سے شمار کیا جائیگا اور ایسے ہی اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج
بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنیکی بدون مشقت عظیمہ کے نرکھتے ہوں
امام ابو حنیفہ کے نزدیک واجب نہیں نہ خود انپر نہ انکے مال پر کہ اوسسے حج کرائیں یا
مرتے وقت وصیت کریں اور صاحبین کے نزدیک انکے مال پر واجب ہے کہ اوسسے حج
کرائیں اور راحلے پر قادر ہونے کے یہہ معنے ہیں کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر لے
سکتا ہو پس عاریت اور اباحت سے قدرت راحلے پر ثابت نہیں ہوتی اور مراد قادر ہونیکے
سے زاد پر سواے حاجت اصلی کے یہہ ہے کہ وہ اسکا اداے قرض کے اگرچہ مہر [illegible]

اور سوائے خرچ گھر اور خادموں اور اثاث البیت اور نفقہ عیال وغیرہ کے اپنے گھر
پر آنے تک کا خرچ موافق کھانے پہننے سواری وغیرہ کے رکھتا ہو۔

پس اگر گھر اوسکو رہنے سے زاید ہو کر کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابیں دین
کی حاجت سے زاید ہوں یا کتابیں طب یا نجوم وغیرہ کی ہوں اگرچہ اونکی طرف
حاجت ہو یا لونڈی غلام جنسے خدمت نہ لیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو بیچ کر حج
کرے اگر کسیکے پاس گھر میں لونڈی غلام نہیں مگر نقد استقدر ہے کہ اوس سے حج کرے
یا گھر معہ سامان کے مول لے اس صورت میں اسکو حج کرنا چاہیئے اور حج کی راہ میں
سوار ہو کر چلنا بہتر ہے تا وقت ادا کرنے حج کے قدرت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود
قدرت کے پیادہ چلیگا تو بھی جایز ہے اور رات کو زاید چلنا بہتر ہے خصوصاً ملک عرب
میں مگر امام مالک کے نزدیک استطاعت میں قدرت سواری پر ضرور نہیں صحت اور قدرت
پیادہ چلنے کی کافی ہے۔

اور جو مکے کے اطراف میں تین دن کی راہ سے کم پر رہتے ہیں اگر پیادہ چل سکتے ہوں
سواری اونکے لیئے شرط نہیں۔ مگر زاد ضرور ہے پس جو لوگ بغیر زاد راحلے کے راہوں
دور دراز سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہیں نہایت برا کرتے ہیں کہ نفل کے حاصل
کرنے کیواسطے بھیک مانگنے میں گرفتار ہوتے ہیں بلکہ اکثر یہ لوگ نماز وغیرہ ضروریات
دین کے پابند نہیں ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زائد ہے۔

عورت کے لیئے اگرچہ بڑھیا ہو سوائے ان شرطوں کے دو شرطیں اور ہیں
ایک خالی ہونا عدت سے دوسرے ہمراہ ہونا خاوند یا محرم جوان متقی کا بغیر جبر کے۔

محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ کبھی نکاح جایز نہیں قرابت یا رضاعت یا مصاہرت
سے مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا آزاد۔ اور زاد اور راحلہ محرم کا عورت پر لازم ہے اور بعد اس
استطاعت کو شوہر کی اجازت کی حاجت نہیں پر یہ شرط اس حالت میں کہ مکے تک تین دن کو

راہ سے کم نہو اور اگر سفر تین دن سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا جائز ہے محرم کی
ضرورت نہیں ظاہر الروایت یہی ہے اور ایک روایت میں ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے
عورت کو سفر ایک دن کا بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہیں چاہیئے۔ ملا علی قاری شرح
منسک میں لکھتے ہیں بمقتضائے فساد اس زمانہ کے فتوے اسی روایت پر چاہیئے۔
امام شافعی و مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا ایک جماعت عورتوں کا بھی معہ دیندار مردوں کے
قائم مقام شوہر یا محرم کے ہے اور اجازت شوہر کی بھی شرط ہے۔

فضائل حج اور عمرہ کے مذکور ہیں

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے روایت ہے العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما
بینہما والحج المبرور لیس له جزاء الا الجنۃ۔ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہ بخشوانا
ہے اور حج مبرور کی جزا نہیں مگر جنت حج مبرور کہتے ہیں حج مقبول کو اوسکی علامت
یہ ہے کہ حاجی آپکو گناہوں سے بچائے اور حج اوسکا محض خدا کیواسطے ہو ریا و فخر و تکبر کا
کچھ دخل نہو اور بعضے محدثین کہتے ہیں اگر حج کرنیوالے کے افعال و صفات بعد
حج کرنے کے پہلے سے بہتر ہوں تو حج اوسکا مقبول ہے ورنہ نا مقبول اور دوسری روایت
ابو ہریرہ سے صحیحین میں اسطرح سے مذکور ہے کہ جسنے خدا کیلئے حج کیا نہ بیہودہ باتوں سے
بات چیت جماع و خواہش کی کی اور ساتھ والوں سے گالی گلوچ اور جھگڑا نکیا وہ پھرتے
وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسیدن اوسکی ماں نے جنا جامع الترمذی میں عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الذنوب والفقر کما ینفی الکیر
خبث الحدید والذہب والفضۃ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اسواسطے کہ یہ
دونوں دور کرتی ہیں گناہوں اور محتاجی کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی لوہے کے

پھیر دیگا اوسکو اللہ تعالے بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردیکا اولاد
حضرت اسمٰعیل سے اور جسنے سعی کی صفا مروہ مین ثابت رکھیگا اللہ قدم اوسکے
پل صراط پر اور حدة الانابة مین مذکور ہے سات طواف ایک عمرہ کے برابر ہین اور
ہوا کہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ حج و عمرہ کرنیوالے مہمان
ہین اللہ کے اور زیارت کرنیوالے اوسکے ہین اگر اوس سے کچھہ مانگین تو دیتا ہے اگر
مغفرت چاہین تو بخشتا ہے دعا مانگین تو قبول کرتا ہے شفاعت کرین تو مقبول
ہوتی ہے اور جو خرچ کرین ایک ایک کے بدلے لاکھہ لاکھہ کا ثواب ملیگا قسم ہے اوس
ذات کی کہ جسنے نبی کیا ہے مجکو حق ایک درہم اونکے بھاری ہے تمہاری اس
پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ ابو قبیس کیطرف۔ اور حدة الانابہ فی اماکن الاجابة
مین مذکور ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حج یوم هذا البیت من حاج او معتمر فاذا کان مضمونا علی اللہ
ان ردہ باجر وغنیمة وان قبضه ان یدخله الجنة۔

یعنے جسنے قصد کرکے اس گھر کا حج کرنیوالے یا عمرہ لانیوالے سے ہے ذمہ
اللہ کا اگر اوسکو پھیرے پھیر دے مزدوری اور غنیمت کی ساتھ اور اگر اوسکی روح
قبض کرے داخل کرے اوسکو جنت مین۔

اور ابو الفضل کرمانی اپنی منسک مین لکھتے ہین کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرے اسکی راہ مین آتے یا جاتے
تو بخشتا ہے حق تعالے اوسکے پچھلے گناہ اور لکھولا جائیگا اوسکا [illegible]
اور نہ تولے جائینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب و عذاب کے
اور ایک روایت مین آیا ہے ملیگا اوسکو ثواب حج و عمرہ کرنیوالے کا قیامت تک

اور بعضے کتابون مین روایت ہے کہ پیدا کریگا اللہ اُسکے لیئے ایک فرشتہ کہ حج کرتا
رہیگا اُسکے واسطے قیامت تک اور اسمٰعیل ادغالی تحفۃ الافراح مین لکھتے ہین
رزین سے روایت ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا بہتر دنون سے وہ عرفہ ہے
جو جمعہ کے دن پڑے اور اُس دن حج بہتر ہے اور دنون کے ستر حج سے اور
عرفہ حجۃ الوداع سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی جمعہ کے دن واقع ہوا تھا
بلکہ اوسدن یہود نصاری مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی سبب سے جس حج
مین عرفہ جمعہ کے دن پڑتا ہے لوگ اُسکو حج اکبر کہتے ہین فی الواقع اُس حج کا
بڑا ثواب ہے۔ لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے مراد یہ نہین ہے بلکہ عین
حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرے کو کہتے ہین اور حاکم اور بیہقی
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین حاجی سوار کی اونٹنی
کے لیئے ہر قدم کی سو نیکیان ہین اور ہر قدم حاجی پیادہ کے لیئے سات سو نیکیان
ہین نیکیون حرم سے

لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ نیکیان حرم کی کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ
نیکی کے برابر ہے یعنے ایک نیکی لکھے ہین لاکھ نیکی کے مثل سے ایک رکعت لاکھ
رکعت کی برابر ایک نفل روزہ لاکھ روزے کی برابر ایک درہم صدقہ کا لاکھ درہم
کی برابر اور حدیث معتبر مین وارد ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
من اعتمر فی شہر رمضان عمرۃ فکانما حج معی حجۃ جسنے ماہ رمضان
مین عمرہ کیا پس اوسنے گویا ایک حج کیا میرے ہمراہ اور سنن ابو داؤد مین
عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ سرور عالم صلعم نے عرفات پر آخر روز عرفہ کے
حاجیان امت کے گناہ معاف ہونے کے لیئے دعا کی حکم ہوا بخشا سب گناہ مگر
حق العباد حضرت نے عرض کیا کہ اگر تو چاہے مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخشے پھر

جواب ملا جب مزدلفہ میں آکر صبحکو پھر دعا کی تو قبول ہوئی حضرت ہنسنے لگے اصحاب نے عرض کیا آپ ایسی جگہہ ہنستے نہ تھے فرمایا دشمن خدا ابلیس نے جو معلوم کیا کہ دعا میری مقبول ہوئی خاک سر پر ڈال کر واویلاہ یا ثبوراہ پکارنے لگا یہاں سے فضل و عظمت حج کی معلوم کرنی چاہیئے کہ بخشا جانا حق العباد اور مظلوم کا سوائے حج کے کسی اور عبادت کی طفیل نہیں ہو سکتا اور حدیث شریف میں وارد ہے۔

اعظم الناس ذنبًا من وقف بعرفة فظن ان الله لم یغفر لهٗ

بڑا گنہگار لوگوں میں وہ شخص ہے جو عرفے کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ نے اسکو نہیں بخشا۔ اور امام حسنؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ صحف آدم علیہ السلام میں حقتعالے فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھہ لاکھہ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتوں کو بھیجکر آٹھہ لاکھہ پورا کر دیتا ہوں اور ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہوں۔ تفاسیر میں لکھا ہے کہ ساری نبیوں نے پیادہ پا حج کیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے سراندیپ سے پیادہ پا جاکر چالیس حج کئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم حج کو چلے فرشتوں نے کہا یا ادم بر حجك فانا حجنا قبلك بالفی عام۔ اے آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہمنے کیا تجھسے پہلے دو ہزار برس

حج و عمرہ کا بیان

حج کہتے ہیں احرام باندہ کر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنے کو اوقات معین میں اور عمرہ کہتے ہیں احرام باندہ کر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ میں کرنیکو عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں ہوتا حج میں دونوں ہوتے ہیں۔ مگر پہلا سنت اور دوسرا واجب ہے اور حج بالاتفاق فرض ہے۔ مگر عمرہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت اور امام شافعی کے مذہب میں عمرہ بھی فرض ہے۔ افراد کے معنے تنہا کرنا حج کا اسطرح

کہ عمرہ اُس سال میں نہ کرے یا بعد ایام حج یا قبل شوال کے کرے یا تنہا کرنا عمرہ کا اسطور سے کہ اُس سال میں حج نہ کرے لیکن عمرہ پہلی شوال سے یا بعد ایام حج کے ادا کرے اور تمتع کے معنے احرام باندھکر عمرے کے افعال کرنا۔ حج کے مہینوں میں اور پہلے جانے سے وطن میں قبل احلال یا بعد اوسکے احرام باندھکر حج بھی کرنا۔ لیکن اگر قربانی ساتھ لی ہو تو حج سے پہلے حلال ہونا جائز نہیں اور قران کے معنے جمع کرنا حج اور عمرے کا اور ادا کرنا دونوں کا حج کے مہینوں میں ایک احرام سے یا داخل کرنا احرام حج کا احرام عمرے میں پہلے طواف سے یا داخل کرنا احرام عمرے کا احرام حج میں پہلے پھرنے کے عرفات سے لیکن اخیر صورت میں گنہگار ہوگا۔ پس تمتع میں دو احرام دو تلبیہ ایک سفر میں ۱ لازم ہیں اور قران میں ایک تلبیہ ایک خلق سفر واحد میں چاہیئے اور قران و تمتع میں قربانی واجب ہے خواہ میقات سے ساتھ لی ہو یا نہیں اور قارن پر ایک جنایت کی دو جزا لازم آتی ہیں سفر و تمتع پر ایک مگر جو متمتع کہ احرام عمرے سے خارج نہو کہ احرام حج کے بعد جنایت کرے وہ حکم قارن کا رکھتا ہے افراد اور قران کے نام کے وجہ ظاہر ہے۔

اور تمتع کی نام رکھنے کی وجہ یہہ ہے کہ متمتع فائدہ لے سکتا ہے ممنوعات احرام سے درمیان احرام عمرے اور حج کے برخلاف قارن کے کہ اگر وہ بعد عمرے کے مثلاً سر منڈائے تو اُسپر قربانی لازم آوے گی

اور افاقی کو افراد و قران و تمتع ہر ایک روا ہے اور مکی کو قران و تمتع نہیں چاہیئے اگر کرے تو اُسپر دم لازم آئیگا تحقیق یہی ہے افاقی کہتے ہیں اُس شخصکو جو میقات سے باہر رہتا ہو اوسکے سوا مراد امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو افاقی نہو خواہ خاص مکے کا رہنے والا ہو یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکے کی جانب رہتا ہو اور امام مالک کے نزدیک خاص مکے کا رہنے والا مراد ہے اور امام شافعی کے نزدیک مکی کا رہنے والا اور جو مکے سے بقدر سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے۔

بیان وقت اور مکان احرام باندھنے کا

وقت احرام عمری کا آفاقی کے لیئے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام تشریق ان
پانچ دن میں مکروہ تحریمی ہے اور مکے کو سوائے حج کے اور مہینوں کے تمام سال وقت
عمری کا ہے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ تنزیہی
اور مکان احرام باندھنے کے آفاقی کو عمری اور حج کے لیئے پانچ مشہور ہیں ہر ایک کو میقات
کہتے ہیں۔ مدینے والوں کے لیئے ذوالحلیفہ اسکو عوام آبار علی کہتے ہیں وہاں کنوئیں
ہیں۔ مختار میں لکھا ہے وہ مقام مکے سے دس منزل مدینے کی جانب ہے

اور فتح الباری میں مذکور ہے کہ ایک سو اٹھانویں میل ہے اور مدینے سے چار یا چھ
میل کا فاصلہ رکھتا ہے اور سید سمہودی تاریخ مدینہ میں لکھتے ہیں کہ مینے ناپ کر دیکھا
کہ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحلیفہ میں وہاں سے احرام
باندھتے ہیں ۱۹ ہزار سات سو ساڑھے تینتیس گز کا تفاوت ہے اور میقات اہل مصر اور
شام اور مغرب والوں کا۔ اگر مدینے کی طرف سے آویں تو وہی ذوالحلیفہ ہی اور
اگر اوسکے ادہر سے گذریں تو جحفہ ہے اور وہ زمانہ سابق میں ایک بستی تھی رابغ کے پاس
مکے سے پانچ منزل جسکے بیاسی میل تھے اور مدینے سے سات منزل۔ لیکن اب وہ مقام
ویران ہے۔ اوسکا نشان بالیقین معلوم نہیں ہوتا۔ لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے
ہیں کہ جحفہ سے کچھ مقدم ہے اور وہ ایک وادی ہے کہ وہاں ایک بستی تھی اور میقات
نجد والوں کا قرن ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے گول اور چکنا جیسے انڈا طائف کے پاس
قرب عرفات جو مکے سے دو منزل جسکے پچاس میل گنتی ہیں اور میقات اہل یمن
اور تہامہ اور ہندوستانیوں کا کہ ادہر سے گذرتے ہیں یلملم ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے دو
منزل مکے سے جسکے ۳۰ میل ہیں بالفعل اسکو سعدیہ کہتے ہیں اور میقات اہل عراق

یعنے بصری کوفی خراسانی وغیرہ کا ذات عرق ہے اور وہ ایک بستی تھی مکے سے ۴۲ میل
پر جسکو دو منزل شمار کرتے تھے پھر وہ بستی زمانہ سابق مین ویران ہوکر مکے کیطرف
آبسی تھی اسواسطے بہتر عراقیون کے لیئے یہہ ہے کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو
منزل ذات عرق سے مقدم ہے احرام باندہین۔ اِن میقاتون مین ذوالحلیفہ سب سے
دور ہے اور یلملم سب سے قریب پس جو اور کوئی اِن میقاتون پر گذرے یا دو میقات کے
درمیان مین سے اوسکا حکم بھی اِنہین میقات والون کا ہے پس احرام عین اِن میقاتون پر
باندہے اگر خود اِن پر سے گذرے والا اِن کی سیدہ پر سے اگر معلوم ہو اور کئی میقات مین سے
جو دور ہو وہان سے اور اُسکی سیدہ سے باندہنا بہتر ہے اور سیدہ معلوم نہو تو دو منزل پر
سے احرام باندھے اِسواسطے کہ کوئی میقات دو منزل سے کم نہین لہذا جدہ سے جانیوالے
جین دریا مین یلملم کے سامنے سے کہ جہاز والے بتا دیتے ہین احرام باندہتے ہین۔ اور
جتنے میقات ہین اونکی اول حد پر احرام باندہنا چاہیئے تا سارے میقات پر محرم گذرے مگر
جس جگہہ روایت مین تعین مقام کی وارد ہے وہین سے احرام باندھے جیسے ذوالحلیفہ
مین مسجد الشجرہ ہے اور احرام باندہنے مین اِن میقاتون سے آگے بڑہنا درست نہین۔
پہلے سے باندہنا جائز ہے بلکہ بہتر ہے کہ اپنے گہر سے باندہکر آئے اگر جانے کہ ممنوعات
احرام سے بچ سکونگا۔ ورنہ میقات پر باندہنا بہتر۔ اور وقت احرام حج کا تمام مہینا
شوال ذیقعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ کے ہین۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اِس سے پہلے مکروہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک
ہرگز جائز نہین۔ اور جو آفاقی کہ یا حرم مین جانیکو میقات پر گذرے اُسپر احرام باندہنا حج یا
عمرہ کا اور بجالانا ایک کا اِن دونون مین سے واجب ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک۔ اگرچہ ارادہ
نہو خواہ قصد حج و عمرہ کا رکہتا یا تجارت وغیرہ کے لیئے جاتا ہو اور امام شافعی کے نزدیک۔
اگر اور کام کو جاتا ہو سوائے حج و عمرہ کے تو اُسپر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہین۔ لیکن مستحب ہے

رہنے والا یا میقات سے اندر رہنے والا یا مکی جو کسی کام کو باہر نکلکر پھر میقات پر سے
گذرنے اور ہر ایک اُنمیں سے مکے یا حرم میں جانیکا قصد رکھتا ہو جب تک نیت حج یا عمرے کی
نہ کریگا بالاتفاق اُسپر احرام باندھنا اور حج اور عمرہ کرنا لازم نہیں اور مکان احرام حج کا
مکی کے لیئے تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام بہتر ہے خصوصًا میزاب کے نیچے۔ اور مکان احرام
عمرہ کا زمین حل کی ہے مگر تنعیم بہتر ہے خصوصًا مسجد عائشہؓ اور آفاقی جب مکے میں
داخل ہو کر احرام سے خارج ہوا وہ بھی حکم مکی کا رکھتا ہے اگرچہ نیت اقامت کی نہ کرے
ایسا ہی حال ہے میقات یا حل والیکا اگر کسی کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکے میں آیا ہو

ذکر احرام کا

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپاتے ہیں۔
دوسری چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہیں۔ تہمد اکثر متوسط آدمیوں کے لیئے پانچ
ہاتھ کا لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی لمبی اور کندھے سے
تہمد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو محرم دُبلا موٹا چھوٹا بڑا ہوا اپنے موافق
گھٹا بڑھا لے اور اگر دونوں کے لیئے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے۔
احرام کا کپڑا نیا سفید بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہو جب احرام باندھنے کا ارادہ
کرے اول سیئے ہوئے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے سر کے بال منڈائے۔ اگر
عادت ہو ورنہ گل خیرو اشنان وغیرہ سے دھوئے مونچھیں ناخن کترائے بغل اور
زیر ناف کے بال دور کرے بدن کو میل کچیل سے نہا دھو کر صاف کرے خوشبو لگائے
خواہ اُسکا جرم بعینہ بعد احرام کے باقی رہے جیسے مشک اگر باجاتا رہے جیسے مشک کو
گلاب میں گھسا کر لگائے مگر جسکا جرم اور اثر باقی رہے اُسکو کپڑوں میں نہ لگائے اسی پر
[illegible]

احرام کیحالت مین خوشبو کا استعمال کرنا ہے۔ بالون مین تیل ڈالے کنگھی کرے۔
اور یہ غسل واسطے لطافت اور صاف کرنے بدن کے ہے۔ لہذا حیض والی عورت
اور زچہ اور لڑکی کو بھی مسنون ہے اس غسل مین نیت احرام کی کرے۔ اور اگر نہانا نہ
کی بھی حاجت ہو تو اُسکی بھی نیت کرے جسکو حاجت نہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی
جایز ہے۔ اور اگر بی بی یا لونڈی ساتھ ہو اور کوئی مانع نہو تو اُس سے صحبت کرنا بھی مستحب ہے
تا اسکا دل حج وعمرے مین اور طرف نہ بھٹکے۔ بعد اسکے تہبند باندہے اور چادر اوڑھے۔

اکثر فقہ کی کتابون مین اور حج کے رسالون مین احرام باندہنے مین اضطباع کو
مسنون بیان کیا ہے۔ اضطباع کہتے ہین چادر کے دامن کو داہنے بغل کے نیچے
سے نکال کر بائین کندہے پر ڈالنے کو لیکن ملا علی قاری فرماتے ہین۔ اضطباع خاص
طواف مین ہے ورنہ کھولنا کندہے کا نماز مین کہ مکروہ ہے لازم آئیگا۔ بحر الرایق مین
بھی تخصیص طواف کی مذکور ہے اور معمول اہل کرام کا بھی یہی ہے۔ پھر دو رکعت نفل
وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قل یا اور قل ہو اللہ کے ساتھہ پڑھے اور اکثر علما
بعد قل یا کے یہ آیت پڑھتے ہین۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت
الوهاب۔ اور بعد قل ہو اللہ کے یہ آیت ربنا اتنا من لدنك رحمة وهيئ لنا
من امرنا رشدا۔ پھر قبلہ رخ بیٹھے اور یہ افضل ہے یا کھڑے ہو کر نیت دل سے کرے اور
زبان سے کہے اللهم اني اريد الحج فيسره لي وتقبله مني اگر ارادہ حج کا کرے
یعنے کہتے ہین اتنا اور کہے واعني عليه وبارك لي فيه نويت الحج واحرمت
به لله تعالى اور جو عمرے کا قصد کرے تو یون کہے اللهم اني اريد العمرة فيسرها
لي وتقبلها مني واعني عليها وبارك لي فيها نويت العمرة واحرمت بها
لله تعالى اور قران کرنا چاہے تو کہے اللهم اني اريد العمرة والحج فيسرهما

لی وتقبلہما منی واعنی علیہما وبارک لی فیہما نویت العمرۃ والحج واحرمت بہما للہ تعالی اور تمتع کے لیے بالفعل نیت عمرے کی کافی ہے آگے چل کر بعد عمرے کے نیت حج کی بھی کرے پھر بعد نیت کے پکارے لبیک۔

اللہم لبیک لا شریک لک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اس سے کم نہ کرے زائد کرے تو بہتر ہے مثلاً کہے لبیک الٰہ الخلق لبیک غفار الذنوب لبیک وسعدیک والخیر کلہ بیدیک والرغباء الیک

پھر درود پڑھے پست آواز سے جو بعد التحیات کے پڑھتے ہیں پھر جو چاہے سو دعا مانگے اور دعا ماثورہ یہ ہے اللہم انی اسألک رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک والنار اور یہ دعا بھی مستحب ہے .... اللہم احرم لک شعری وبشری ولحمی ودمی من النساء والطیب وکل شیء حرمتہ علی المحرم ابتغی بذلک وجہک الکریم اور مستحب ہے لبیک کے ساتھ تعین کرنی عمرے یا حج یا دونوں کے اسطرح لبیک بعمرۃ یا لبیک بحج یا لبیک بعمرۃ وحج لبیک کہنے کیوقت تخصیص محرم ہو گیا۔ اور تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے حکم لبیک کا رکھتا ہے محرم ہوتے ہیں جیسا قربانی لیچلنے کیوقت ساتھ نیت کی محرم ہو جاتا ہے اگرچہ لبیک وغیرہ زبان سے نکہو۔ بغیر ان دو چیزوں کے محرم نہیں ہوتا قربانی سے مراد اونٹنی اونٹ گائے بیل کہ اسکے گلے میں علامت کے لیے نعل یا ٹکڑا نعل کا یا توشہ دان یا دستہ اوسکا یا ڈاڑہی کسی درخت کی باندہتے ہیں یا جھول پہناتے ہیں یا اونٹ کے کوہان میں بائیں طرف زخم کرتے ہیں تو اس سے خون بہے۔ مگر امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

اگر خوف سرایت کرنے زخم کا ہو۔ پس ہر نماز کے بعد اور اٹھتے بیٹھتے چڑھتے صبح شام ہوتے سوتے جاگتے راہ پر مرتے تاروں کے ڈوبتے نکلتے لوٹتے

لوگون سے ملاقات کرتے - الغرض ہر تغیر کے وقت لبیک باواز بلند پکارتا ہے
مگر اتنا نہ چلائے جس سے گلا پڑ جائے اور جب کہے تین بار برابر کہے - اگرچہ فرض
فقط ایک بار ہی کہنا ہے - مگر مسجد مین بہت زور سے نہ کہے -

پس عمرے مین شروع طواف سے اور حج مین شروع رمی اول سے -
لبیک کہنا موقوف کرے

بیان اُن چیزون کا جن کا احرام مین کرنا حرام ہے

اور اکثر اُن چیزون مین جزا لازم آتی ہے عورت سے اگرچہ اپنی بی بی یا لونڈی ہو
صحبت کرنا یا رغبت سے بات چیت کرنا یا ہاتھ لگانا خواہش سے آنکھ بھر کر دیکھنا فحش
و فجور کرنا جھگڑنا غصہ کرنا ساتھ والون خدمتگارون دنیا کے معاملہ کرنے والون پر
مگر غصہ دین کی بات پر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہین سارے بدن
سے کسی جگہہ کے بال پورے یا ادھورے دور کرنے ناخن کترانے یا کترنے اپنے
یا غیر کے مگر وہ بال جو آنکھ کے اندر نکلے اُسکا دور کرنا جائز ہے سیا ہوا لباس پہننا
یا بنا ہوا یا بنایا ہوا اسطرح کا کہ اکثر بدن یا بعض عضو کا احاطہ کرے -
اور کام کرنے مین اپنے آپ یا اکثر بدن پر ٹھہر رہے سیا ہوا جیسے کرتہ جبہ انگرکھہ
جامہ نیمہ فرغل عبا قبا ٹوپی پاجامہ موزے وغیرہ بنا ہوا - جیسے دستانے جرابین
بے جوڑ کا کرتہ یا پاجامہ ٹوپی وغیرہ بنایا ہوا جیسے خود یا اتی نمدیکا جبہ کرتہ ٹوپی کہ
ایک ڈال ہو اور مراد پہننے سے پہننا معتاد ہے - پس اگر عبا کو کندھو پر ڈالے
اور آستینون کو نہ پہنے یا ایک آستین پہنے یا پاجامہ اوڑھے تو جائز ہے مگر ترک بہتر ہے
ڈھانکنا سر کا یا کانون کا کسی کپڑے سے چادر مین گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ڈھانکنا کعبے کا
موزون جرابون جوتیون وغیرہ سے سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی جہت سے ہو

پہننا اور اوڑہنا رنگین کپڑیکا جو کسم یا زعفران یا ورس یا کسی اور خوشبودار چیز
مین رنگا ہو۔ لیکن اگر بعد رنگ کے دہو ڈالا ہو یا بہت مستعمل ہو کہ اُس سے خوشبو
نہ آتی ہو تو جائز ہے۔ پہننا اوڑہنا بخور دیے ہوئے کپڑے کا۔ خوشبو لگانا بدن میں یا
کپڑون مین اگرچہ چھونا ہو خوشبو مین ہاتھ ڈالنا کہ ہاتھ مین جرم اُسکا لگ جائے
خوشبو کپڑے کے کنارے مین باندہنا سوائے عود کے خوشبودار چیز کو کہانا جیسے دارچینی
الائچی لونگ سونٹھ کہانا اوس طعام کچے کا جسمین خوشبو مخلوط ہو اور اوسکی بو غالب
ہو اور یہی حال ہے پینے کی چیز کا۔ مہندی لگانا بالون یا بدن مین بالون کو گل خیرو اور
مثل اُسکے سے دہونا تیل ملنا۔ بالون کو گوند وغیرہ سے جمانا جانور صحرائی کا شکار کرنا
یا پکڑنا یا روک رکہنا یا بتانا یا اشارہ کرنا یا اعانت شکار پر کرنی جیسے تیر و کمان چھری
وغیرہ دینا یا ہانکنا ایک جانب سے دوسری جانب کو۔ انڈا یا پر یا ہاتھ یا پاؤن اسکے توڑنا
یا اُسکا گوشت پکانا یا بہونتا یا دودہ دوہنا یا بیچنا یا خریدنا کہانا بدن کا اسطرح کہ بال
اُس سے ٹوٹ جائے یا جون مر جائے جون کا بدن کپڑے سے مارنا یا دور کرنا یا مارنے
کے لیئے کسیکے حوالہ کرنا بشرطیکہ مار ڈالے یا کپڑیکو واسطے دور ہونے یا مر جانے جونکے
دہوپ مین ڈالنا یا دہونا یا غیر سے کہنا جون کو اُسکے بدن یا کپڑے سے مارے یا دور کرے
یا بتانا یا اشارہ کرنا لیکن غیر کی جون یا زمین پر گری ہوئی کو مارنا جائز ہے۔
درخت حرم کو سوائے گہاس اذخر کے قطع کرنا یا چرانا۔

بیان مکروہات احرام کا کہ اُنمیں جزا لازم نہین آتی

دور کرنا میل کا بدن سے کہونا یا لوہے کا کنگہی کرنا سر کے بالون یا ڈاڑہی مین کہجانا ڈاڑہی
ڈاڑہی یا سر کا یا باقی بدن کا جس سے خوف ہو بال اوٹہنے یا جون کے مرنیکا۔ باندہنا چادر کا
گردن پر چہپانا سر یا منہ کا پردہ کعبے سے اسطرح کہ سر یا منہ پر لگ جائے اوڑہنا قبا

جیسے پوستین لبادے وغیرہ کا کندہون سے بغیر پہنے دونون آستینون یا ایک
آستین کی گرہ باندھنا چادر یا تہمد کے ایک کنارے کو دوسرے کنارے سے یا دونون
کنارون کو ملا کر کانٹنا یا سوئی چبھونا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا تہمد چادر کے دو پاٹ
سیکر یا پیوند لگا کر باندھنا اوڑھنا سیاہ زرد نیلہ کپڑا غیر خوشبودار پہننا سونگھنا خوشبو کا
یا ہاتھ لگانا بشرطیکہ جرم ہاتھ مین لگ نرہے سونگھنا ریحان اور میوون اور بوٹیون
خوشبودار کا بیٹھنا گندھی کے پاس یا اوسکی دکان پہ خوشبو سونگھنے کے لیئے پٹی
باندھنا سوائے سر منہ کے کسی اور عضو پہ بغیر مرض کے ڈہانکنا ناک یا ٹھوڑی کا کپڑے
مگر ہاتھ سے ڈہانکنا مکروہ نہین۔

اور جو کہانے کی چیز پکی ہو خوشبو ملکر مغلوب ہو گئی ہو اگرچہ اوسمین بہی بو آتی
ہو اسکا کہانا اور تکیہ پہ پیشانی اولٹا سونا۔

بیان مباحات احرام کا اور غسل کرنا

واسطے طہارت اور دور کرنے غبار و گرمی کے حمام کرنا غوطہ لگانا پانی مین کپڑا دھونا
واسطے طہارت کے نہ زینت کے لیئے انگوٹھی پہننا تلوار پٹلے مین لٹکانا اگرچہ پٹلا
ریشمی یا چمڑی کا سیا ہوا ہو ہتھیار باندھنا لڑنا دشمن دین سے ہمیانی باندھنا اگرچہ
سی ہوئی ہو سر یا منہ کو گھر کی دیوار اور پہاڑ اور محمل اور عماری اور خیمہ اور چھتری کے
سایہ مین رکھنا سرمہ لگانا بغیر خوشبو کا آئینہ دیکھنا مسواک کرنا ڈاڑہ اکھاڑنا ٹوٹے
ہوئے ناخن کو کاٹنا فصد لینا پچھنے لگانا بغیر دور کرنے بالون کے ختنہ کرنا دنبل کا
قطع کرنا عضو شکستہ کی اصلاح کرنی پٹی باندھنا کرتہ کو چادر کی طرح اوڑھنا یا اوسکا
تہمد باندھنا پگڑی کو کمر پر لپیٹنا بغیر گرہ لگانے کے۔ چادر کی دونون کونون کو تہمد مین گھوسنے
گھوسنے قباعبا پوستین لبادہ کا اتہو اوپر ڈالنا بغیر داخل کرنے کندھے آستین لپیٹ کر

اوڑھ لینا سر یا منہ کا تکیہ پر رکھنا سر یا منہ پر یا نہ رکھنا اپنا یا غیر کا جوتے یا موزہ کٹا ہوا یا کھڑاؤں پہننا جس سے کعب نہ چھپے ڈھانکنا داڑھی کا نیچے ٹھڈی سے اور گالوں گردن ہاتھوں کا بلکہ تمام بدن کا سوائے سر منہ کے اُٹھانا سر پر لگن تغار دیگچی طباق رکابی گون بوریا دہی تختی صندوق چارپائی گٹھری کا مگر کپڑے کی گٹھری یا رزائے توشک لحاف وغیرہ نہ اُٹھائے کھانا گوشت شکار صحرائی کا کہ اسکو غیر محرم نے شکار و ذبح کیا ہو زمین حل میں بدون شرکت محرم کے کسیطرح کی شرکت ہو۔

شکار کرنا مچھلی کا کھانا اُس طعام پخی کا جسمیں خوشبو پڑی ہو مطلقاً یا کچے کا جس میں خوشبو ملکر معلوم ہوتی ہو۔ کھانا گھی چربی روغن زیتون تل کے تیل کا اور جو روغن کہ اسمیں خوشبو ہو تیل لگانا زخم یا دوائی میں کاٹنا درخت گھاس کا زمین حل سے تر ہو یا خشک۔ شعر پڑھنا جس میں کچھ بیہودہ بات مذکور ہو۔

نکاح کرنا اصالتاً یا نیابتہً ذبح کرنا اونٹ گائے بکری مرغی بطخ کا کھجانا سر میں اونگلیوں سے بغیر ناخن کے یا داڑھی یا بالوں میں یا باقی بدن میں اگر خوف ہو جوں کے مرنے یا گرنے یا بال کے ٹوٹنے کا ورنہ زور سے کھجانا بھی جائز ہے۔ اگر دودھ سے پڑ جاویں خون چھنک آنے تھوکنا گندگی کے پاس یا اوسکی بو کا بغیر نیت خوشبو سونگھنے کے مارنا خادم کا ادب سکھلانے کیواسطے جب بے ادبی کرے مارنا کوئی مردار خوار اور ناپاکی کھانے والے چیل سانپ بچھو چوہے چچڑی بھیڑئے کو یا شیر پھاڑنے والے کاٹنے والی چیونٹی چھپکلی زنبور پسو سا کی مچھر کھٹمل اور درندوں موذی حملہ کرنے والوں کا حل و حرم میں مگر جونکا مارنا اس لئے جائز نہیں ہے کہ وہ پیدا ہوتی ہے بدن کے میل سے پس مارنا دور کرنا اوسکا گویا اپنے بدن کپڑے کو صاف کرنا ہے میل سے۔

طریقہ عمرہ کا یہ ہے جو آفاقی سوائے مہینے شوال اور ذیقعد اور دس دن ذی الحجہ کے میقات
پر سے گذرے وہ فقط عمرہ کا احرام باندھے اور جو ان مہینوں میں اوسکا گذر میقات پر
ہو تو وہ عمرے کی نیت سے یا قران یا تمتع سے احرام باندھکر لبیک کہتا ہوا جیسا کہ پہلے
مذکور ہو چکا ہے مکے کی طرف چلے جب زمین حرم میں پہنچے طاقت رکھتا ہو تو پیادہ
ننگے پاؤں ہو لے اور جیسا قیدی گنہگار بادشاہ قہار کے سامنے جاتا ہے کمال انکسار اور آہستگی
و وقار و توبہ و استغفار کے ساتھ قدم اوٹھائے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم ان هذا حرمك وحرم رسولك فحرم لحمي ودمي وعظمي على النار
اللهم آمني من عذابك يوم تبعث عبادك واجعلني من اوليائك و
اهل طاعتك وتب علي انك انت التواب الرحيم

پھر لبیک کہے اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر کہکے درود پڑھے
اور دعا مانگے اپنے والدین اور استادوں اور ناتیوالوں اور دوستوں اور تمام
مسلمانوں کے واسطے پھر اگر جدے کی طرف سے گذرے غسل کرے واسطے داخل ہونے
مکے کے کوئی ذی طوی پر کہ اسپر اب قبرین بن گیا ہو اور اگر عراق کیجانب سے گذرے غسل کرے
[illegible] نہر کہ لیجاتے مکہ مین [illegible] کے واقع ہے اور [illegible]
یہان پانی قریب [illegible] کے اسے غسل کرکر بہتر یہی ہے کہ دن کو مکے میں داخل ہو
پشتہ گدا ای کی طرف سے جو بالائی کیطرف جنۃ المعلی کے دروازہ کیطرف ہے
کہتے ہیں جو مکے سے عمرہ لانے کے واسطے تنعیم کو جائے تو وہ پہر سکے
کی لیبی کیجانب پشتہ گدا کی طرف سے جو دروازہ شبیکہ ہو واقع ہے باب العمرۃ [illegible]
طرف سے داخل ہو [illegible] جب [illegible] پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے۔ اللهم اجعل
لنا بها قرارا ورزقا حسنا - پھر جب مقام معلی پر جہان سے پہلے کعبہ نظر
آتا تھا پہونچے اور [illegible] دعا مانگے کہ بہتر یہ دعا ہے

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم انی اسئلک
من خیر ما سالک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذ
منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر لبیک کہتا ہوا اور دعا پڑھتا ہوا ممکن ہو تو
سیدھا مسجد الحرام میں جائے نہیں تو اسباب اپنا محفوظ جگہ میں یا کسیکے پاس چھوڑ کر
بدون کپڑے بدلنے مکان کرایہ لینے کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب پہنچے
باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل باب السلام کہتے ہیں کمال عاجزی سے داہنا پاؤں بڑھائے
اور لبیک کہکر پڑھے۔ بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ اللھم
افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیہا اللھم انی اسئلک فی مقامی ھذا
ان تصلی علی سیدنا محمد عبدک ورسولک وان ترحمنی وتقیل عثراتی و
تغفر ذنوبی وتضع عنی وزری جب نظر خانہ کعبہ پر پڑے ہاتھ اٹھا کر کہے۔
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر
ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت مقبول ہوتی ہے پھر چلے حجر اسود کیطرف یہ دعا پڑھتا
اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام
وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام۔
اللھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا ومھابۃ وزد من تعظیمہ وتشریفہ
من حجہ وعمرہ تعظیما وتشریفا ومھابۃ پس داہنا کندھا اپنا مقابل بائیں
کونے حجر اسود کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائیں طرف چھوڑ کر نیت طواف کی کرے
اور کہے اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی
وتقبلہ منی۔ پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر کہے بسم اللہ و
اللہ اکبر وللہ الحمد والصلوٰۃ علی رسول اللہ پھر دونوں ہاتھ حجر اسود پر
رکھکر بیچ میں منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسیکے ممکن ہو اسکو استلام کہتے ہیں اور

مستحب ہے سینہ پیشانی کا رکھنا اور چوسنا تین بار پھر کہے اللھم ایمانا بک وتصدیقا
بکتابک ووفاءً بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک اور چاہیے اس دعا کو بھی
بوسہ دینے سے پہلے پڑھے اور جو بوسہ دینا ممکن نہو تو ہاتھ کو اُس پر لگا کر چومے یہ بھی
نہو سکے تو دونوں ہاتھ اسکی طرف اٹھا کرکے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد
للہ تعالی والصلوۃ علی نبیہ المصطفی اور یہ سمجھ کے کہ یا ان دونوں
ہاتھوں سے جیسے اسکو چھو لیا ہاتھوں کو چومے پھر اضطباع کرے یعنی داہنے بغل تلے نکالنا اور داہنی
طرف کو چلے اور ابتدا میں تین پھیرے میں رمل کرے رمل کہتے ہیں دونوں کندھوں کو ہلاتے
ہوئے اکڑ کے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی جلدی چلنا جیسے پہلوان دنگل میں
سپاہی سرکشی کرتے ہیں۔ اور رمل اگر اژدحام کی جہت سے نہو سکے تو ٹھہر جائے
جب لوگ کم ہوں تب بجا لائے اور ابتدا طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے جب ملتزم
کے مقابل آئے یعنی درمیان حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے پہنچے کہے۔
ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وسبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم جب دروازہ کے مقابل آئے کہے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا
الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام مقام العائذ بک من النار
اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
جب رکن عراقی کے سامنے پہنچے پڑھے یہ دعا ۔
اللھم انی اعوذ بک من الشک والشرک والشقاق والنفاق وسوء الاخلاق
وسوء المنقلب فی الاھل والمال والولد اور جب میزاب کے مقابل پہنچے یہ دعا
پڑھے اللھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ولا باقی الا وجھک

واسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا۔
اور جب رکن شامی کے پاس پہنچے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور یا رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من
الظلمات الی النور۔ جب رکن یمانی پر پہنچے استلام کرے اور ترک بھی جائز ہے
یعنے کہتے ہیں استلام رکن یمانی یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں یا ایک ہاتھ سے مس کرے
اور ازدحام ہو تو اوسکو بدلا نہیں اشارہ وغیرہ سے اسی روایت پر عمل ہے اور جب
درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے پہنچے پڑھے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ پھر حجر اسود کے پاس آکر استلام بطور سابق
کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اغفرلی برحمتک واعوذ برب ھذا الحجر من
الدین والفقر وضیق الصدر وعذاب القبر یہ ایک پھیرا ہوا اسیطرح چھ
کو شامل کرلے اور رمل فقط تین پھیر تک مسنون ہے چار باقی میں نہیں اور ہر پھیر
میں استلام حجر اسود کا کرنا چاہیے۔ اور اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی
جائز ہے ان سات پھیر کا نام طواف ہے۔ پھر مقام ابراہیم کیطرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا
واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔
وہاں دو رکعت نماز پڑھے پہلے دو رکعت میں قل یا دوسری میں قل ھو اللہ دو رکعتیں
حنفی مذہب میں جائز ہیں اور بعد نماز کے یہ دعا جو حضرت آدم نے مانگی تھی پڑھے
اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی
سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر
قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضنی بما قسمت
لی یا ارحم الراحمین ٥

کہتے ہین کہ جب حضرت آدم نے یہہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے آدم تونے مجھسے ایسی دعا مانگی کہ مینے قبول کی اور بخشے تیرے گناہ اور دور کیئے تیرے رنج وغم اور ہر گز نہ مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد مین سے کوئی تیرے بعد مگر اوسکے ساتھہ بھی ایسا ہی کرونگا اور ہٹا لونگا اوسکی محتاجی کو آنکھون کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجرونسے بہتر کرونگا دوڑ آئیگی اوسکے پاس دنیا اور یہہ اوسکو مکروہ جانیگا اور یہہ اوسکو پھیر نہ سکیگا پھر ملتزم پر سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسارہ لگا کر دونون ہاتھہ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلا کر یہہ دعا پڑھے۔

اللھم یا واحد یا ماجد لا تزل عنی نعمۃ انعمتہا علی اللھم انی وقفت علی بابک العالی والتزمت باعتابک وارجو احسانک وانا اخشی عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار اللھم کما صنت وجہی عن سجود غیرک فصن وجہی عن مسالۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامہاتنا واصحابنا واحبائنا من النار یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم اللھم رب البیت العتیق اجرنی من النار واعذنی من کل سوء واقنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اٰتیتنی وصل علی النبی الھاشمی اللھم اغفر ذنوبی لا یغفر الذنوب الا انت

انک غفور الحلیم

کوئین زمزم پر جاکر قبلہ رخ کھڑے ہو کر تین بار دم لیکر خوب چھک کر پانی پیئے اور آپ ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور ہر دم لینے کیوقت کعبہ کو دیکھے اور ہر بار پڑھے بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ مگر پہلی مرتبہ یہہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک علما نافعا ورزقا واسعا و

عملاً صالحاً و شفاعۃً مقبولۃً - پھر حجر اسود کا استلام کرے اور باب صفا سے صفا کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہیں نکلے جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بائوں قدم اٹھائے اور پہلے پہنچنے سے کہے -

ابدأ بما بدأ اللّٰہ بہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیراً فان اللّٰہ شاکر علیم -

اور صفا پر چڑھکر خانہ کعبہ کو باب صفا کی راہ سے کہ سامنے پڑتا ہے دیکھے اور اُسکی طرف منہ کئے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھاکے اسطرح پر ہتھیلیاں آسمان کیطرف ہوں اور یہہ دعا پڑھے -

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد الحمد للّٰہ علی ما ھدانا الحمد للّٰہ علی ما اولانا الحمد للّٰہ علی ما الھمنا الحمد للّٰہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللّٰہ لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر -

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الٰہ الا اللّٰہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون - اللّٰھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا تخلف المیعاد وانی اسالک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی توفانی وانا مسلم سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم - اللّٰھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین - اللّٰھم اغفر لی ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین اجمعین والسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب

لَعَلِّیِّیْن اور بہت دیر تک وہان ٹھہرا رہے اور یاد الٰہی اور دعا کرتا رہے کہ مقام مقبول ہونے دعا کا ہے پھر اوتر کر مروہ کی طرف دعا مانگتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہوا آرام تمام چلے جب پہنچے مینار سبز تک جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام مین منصوب ہے دوڑے دوسری مینار تک کہ مقابل ہے حضرت عباس کے گھر کے اور یہہ دعا پڑہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوٰتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

پھر دوسری مینار کے بعد سے آہستہ اپنی عادت کے موافق چلے جب پہنچے مروہ پر جو کچھہ صفا مروہ پر کیا تہا سب بجا لائے یہہ ایک گشت ہوا پھر صفا کی طرف آئے جس طرح کیا تہا یہہ دوسرا گشت ہوا اسیطرح سات بار پھرے کہ شروع صفا سے ختم مروہ پر ہو ہر بار دونون مینار سبز کے درمیان مین دوڑے اور یہہ دوڑنا گھوڑے کے دوڑنے سے کم اور رمل سے زائد ہو حنفی مذہب مین اسمین اضطباع نہین ہے۔ امام شافعی کی مذہب مین ہے پھر روبقبلہ ہوکر اپنی داہنی جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کترائے چوتہائی یا اس سے بھی زائد جتنے چاہے تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے عورت بقدر ایک انگشت کے تمام بالون سے کترائے بعد اسکے مرد ناخن مونچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالون کو دفن کردے اور بالونکے دور کرنے کے وقت یہہ دعا پڑہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَقَضٰی عَنَّا نُسُكَنَا اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ فَاجْعَلْ لِیْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَامْحُ عَنِّیْ بِهَا سَیِّئَةً وَّارْفَعْ لِیْ دَرَجَةً فِی الْجَنَّةِ الْعَالِیَةِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

والمسلمین یا واسع المغفرۃ آمین۔

پھر مسجد الحرام میں آکر دو رکعت سامنے حجر الاسود کے پڑھکر احرام اتار ڈالے کہ عمرہ تمام ہوچکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھ قربانی ہو تو وہ احرام باندہے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندہے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندہے رہے۔

بیان طریقہ ادا کرنے حج کا

آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے احرام باندہے جسطرح پہلے گذرا ہیں اگر سیدہا مکہ چلا جائے تو جائے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف القدوم کہ مثل تحیۃ المسجد کے مسنون ہے ساقط ہوا اگر بدون ضرورت گنہگار ہوگا کہ بہت سنتیں اوس سے جاتی رہیں گی اور جو حج آگے مذکور ہونگے والا طواف القدوم بجالائے جسطرح عمرے میں گذرا ہیں اگر اسی طواف کے بعد سعی صفا مروہ میں منظور نہو بلکہ بعد طواف الزیارت کے وہ سنون ہی تو اضطباع اور رمل اس طواف میں نہ کرے اور اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے دن بہت مناسک ادا کرنے دشوار ہونگے سعی اس طواف کے بعد کرنا منظور ہوا اور یہ بھی جائز ہے تو اضطباع اور رمل بھی کرے جیسا گذرا۔

الحاصل جس طواف کے بعد سعی ہو اوسمیں اضطباع اور رمل چاہیئے جیسا طواف عمرے میں اور لبیک کہنا بھی اس طواف اور سعی میں موقوف نکرے جیسا طواف عمرے میں [illegible] سے موقوف کرتے ہیں بلکہ جو حاجی بعد طواف الزیارت کے سعی کرے اوسکو لبیک کہنا صفا مروہ میں بھی چاہیئے بلکہ وہ [illegible] طواف القدوم یا بعد طواف [illegible] سعی [illegible] اسی [illegible] احرام میں [illegible] اور یہی حکم ہے قارن کا اور ایسا ہی متمتع کا

جسکے پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع کے کرتا ہے مگر عمرہ
حج کے مہینوں میں ادا نہ کرے کہ وہ مکی ہو گیا۔ پھر ساتویں تاریخ ذی الحجہ کے امام
مسجد الحرام میں بعد ظہر کے ایک خطبہ پڑھتا ہے اور اسمیں مناسک حج کے بیان
کرتا ہے اسکو سنیں اور ترویہ کے دن یعنے آٹھویں تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی
غیر محرم ہو وہ احرام باندھکر بعد نماز صبح کے ہمراہ امام اور لوگوں کے منے کو جائے
اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہتر ہے پس اگر اسکے بعد سعی بھی منظور ہو
تو اس طواف میں اضطباع اور رمل کرے اگر قصد سعی کا بعد طواف الزیارت کے
ہو تو نکرے اور منی میں پہنچکر مسجد خیف کے پاس ٹھہرے ورنہ جہاں جگہہ پائی ہو اترا رہے
اور ظہر سے فجر تک پانچ نمازیں وہاں پڑھے اور رات بھر لبیک و دعا و استغفار پڑھتا رہے
اور پہلے اسباب اتار لیوے بعد اگر مطمئن ہو تو نماز مغرب و عشا کی ایک
اذان و ایک تکبیر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا کے وقت ملاکر پڑھے مگر امام شافعی
و مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت و مغرب و عشا کی اور وتر
بعد ان دونوں کے ادا کرے اور مغرب کی نماز میں یہی نیت ادا کی کرے جماعت
سنت موکدہ ہے اگر اکیلا پڑھے تو بھی اسیطرح جمع کرے رات بھر وہاں رہے اور مثل
عرفات کے ذکر خدا اور دعا و استغفار و استدعائے رضامندی اعدا میں مشغول رہے
جب صبح صادق ہوا اسمیں فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑھکر پہاڑ مشعر الحرام
کے پاس جسکو جبل قزح بھی کہتے ہیں اور اسپر اب مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو
ہوکر لبیک و تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و درود میں مشغول ہو اور ہاتھ پھیلا کر قریب
طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہہ دعا بہتر ہے

اللّٰھم بحق المشعر الحرام والبیت الحرام والشھر الحرام والرکن والمقام
بلغ روح محمد منا التحیۃ والسلام وادخلنا دار السلام یا ذا الجلال والاکرام

سات کنکریاں باقلے یا چنے کی برابر مزدلفے مین سے اٹھا کر منی مین آئے اور نالے کے نشیب مین پانچ گز یا اس سے کچھہ زائد کے فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے منا کے داہنے جانب کعبے کو چھوڑ کر بائین طرف سواری پہ کھڑا ہو کر یا پیادہ اور داہنے ہاتھہ کی انگوٹھی اور اونگلی شہادت سے وہ کنکریان متفرق خوب تاکہ کر جمرۃ العقبہ پر مارے اور ہر کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑہے بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطان و حزبہ و رضی الرحمن و لطفہ اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا ۔

اور کنکریاں پھینکنے وقت ہاتھہ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگے اور پھینکنے کا طریق یہ ہے کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کے اونگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھی کے ناخن سے پھینکے یا ان دونون کے پورین پکڑکر پھینکدے یہ سب سہل ہے ۔ اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اسکے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ہے ورنہ اسکے بدلے اور پھینکے اور پہلے کنکری پھینکتے ہوئے لبیک کہنا موقوف کرے خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریون کو جمرات پر سے اٹھاکر نہ مارے اسواسطے کہ رمی مقبول کی کنکریان فرشتے اوٹھا لیجاتے ہین ۔ جو باقی رہی وہ نامقبول ہے پس رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہین چاہیے لیکن جائز ہے کراہت کے سات ۔ ہاں اگر ہاتھہ سے کنکری گر پڑی ہو اوسکو اوٹھا کر مارے اسمین کچھہ قباحت نہین جب پھینکنے سے فراغت پائے دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آئے کہ وہان ٹھہرین اور ونکو تکلیف ہوگی پھر آتے ہی قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب اِن دونونکو اگر مقدور نہو تو تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھین ۔

بیان فرق خاص عورت کے

عورت کے واسطے نسبت مرد کے بعد احرام باندھنے کے چند چیزین خاص ہین ۔ اول

سیئے ہوئے کپڑے کا جیسے جبہ کرتہ پاجامہ دستانے وغیرہ مگر کپڑا خوشبودار چیز میں
رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہیں دوسرے پہننا موزون اور جراب کا
جس سے ہڈی کعب کی چھپی رہے۔ تیسرے ڈھکنا سر کا مگر منہ پر کپڑا نہ کھینچے اگر پردہ نشین
ہو تو منہ پر کھپا بچون وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اوپر سے کپڑا ڈال کر منہ کو اغیار
سے چھپائے۔ چوتھے آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھٹی نکرنا اضطباع و رمل کا طواف میں
آٹھوین استلام نکرنا حجر اسود و رکن یمانی کا بوقت جمع ہونے مردون اجنبی کے۔
نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا مقام ابراہیم کے پاس جسوقت وہان مجمع ہو مردونکا۔
دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارہوین نہ چڑھنا صفا مروہ پر جب مردونکا
وہان پر مجمع ہو بارہوین سر نہ منڈانا احرام سے باہر آنے کے وقت تیرہوین بال کتروانی
ایک انگلی قدر قدر زاید برخلاف مرد کے کہ اوسکو سر منڈانا ہی جایز ہے۔ پندرہوین
تاخیر کرنا طواف زیارت میں بارہوین ذی الحجہ سے عذر حیض و نفاس سے برخلاف مرد کی
کہ وہ پیر تاخیر سے دم لازم آتا ہے۔ سولہوین ساقط ہونا طواف وداع کا بروقت
روانہ ہونے سات والون کے عذر حیض و نفاس سے برخلاف مرد کے کہ اسپر واجب

بیان زیارت مدینہ منورہ

معلوم کرنا چاہیئے کہ زیارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل عبادات قریب
واجب کے ہی بلکہ بعض کے نزدیک عین واجب ہے سرورِ عالم صلعم فرماتے ہین —
مَن حَجَّ البیتَ ولم یَزُرنی فقد جفانی رواہ ابن عدی جسنے حج کیا خانہ
کعبے کا اور زیارت نکی میری۔ پس تحقیق ظلم کیا اسنے مجھپر روایت کیا اس حدیث کو
ابن عدی نے اور دارقطنی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم فرماتے ہین —
مَن زارنی وجبت لہٗ شفاعتی جسنے زیارت کی میری واجب ہی اسکے لیے

اور وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہاں دعا مانگے اور راہ میں جب نماز وغیرہ
ضروریات سے فارغ ہو درود پڑھتا رہے جب درخت مدینے کے نظر پڑیں کثرت
سے درود پڑھے اور شوق میں آگے تیز چلے اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں روتا ہوا
عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو جب حرم مدینہ دیکھے یہ دعا پڑھے۔

اللّٰھُمَّ ھٰذا حرم نبیّک فاجعلہ وقایۃ لی من النّار وامانًا من العذاب
وسوء الحساب اور ہو سکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے سے یا بعد اور سکے
اور اچھے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینے میں داخل ہو
اور یہ دعا پڑھے۔

بسم اللّٰہ ماشاء اللّٰہ ولا قوۃ الا باللّٰہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی
مخرج صدق اللّٰھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک
صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما رزقت اولیاءک واھل طاعتک وانقذنی
من النّار واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول

پھر مسجد میں باب جبرئیل یا باب السّلام سے داخل ہو مگر اول بہتر ہے یہ درود
پڑھے اللّٰھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی
ابواب رحمتک اللّٰھم اجعلنی الیوم من اوجہ من توجّہ الیک واقرب
من تقرب الیک وانجح من دعاک وابتغی مرضاتک پھر درمیان منبر
اور قبر شریف کے اس طرح کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کی برابر پڑے سامنے محراب کے
دوگانہ تحیۃ المسجد کا قل یا اور قل ھو اللّٰہ کے ساتھ پڑھے۔ وہ مقام داخل ہے روضہ
مبارک میں کہ جس کی شان میں یہ حدیث آئی ہے۔ ما بین بیتی ومنبری روضۃ من
ریاض الجنّۃ درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغیچہ ہے باغوں جنت سے۔
یعنی نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت میں یہ زمین جنت میں جاویگی یا جنت سے آئی

اگر وہاں جگہہ نپاوے تو روضہ مین جہان جگہہ ملے پڑہے پہر سجدۂ شکر ادا کرے
اور جو دل مین آوے دعا مانگے پہر آنحضرت کے سرہانے کی طرف جا کر نہایت ادب
اور لحاظ سے باحضور قلب درود وسلام پڑہے - پہر سرہانے سے ہٹ کر مسجد جدید
عثمانی کیطرف جا کر چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کہڑا ہو اور درود وسلام پڑہے
جتنی بار چاہے - بعد ازان تینون اصحاب کبار کے ارواح پر جو روضہ مبارک کے اندر
مدفون درود وسلام پہنچاوے -

اور مستحب ہے کہ ہر روز بعد زیارت حضرت کے بقیع کی زیارت کرے کہ وہان
ہزارہا صحابی مدفون ہین تعین کسیکے بعینہ معلوم نہین -

پہر جب مدینہ سے چلے دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑہے اور جو مقام
حضرت کے مصلے پر پڑہ سکے تو نہایت بہتر ہے اور دعا مانگے زیارت کے مقبول
اور پہر حاضر ہونے کی پہر روضہ مقدس پر جا کر بعد صلوٰۃ وسلام کے عرض کرے -
اللّٰھم لا تجعل ھذا اخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسّر لی العود الیہ
والوقوف بین یدیہ - وارزقنی العفو والعافیہ فی الدنیا والاخرۃ وردنا
الی اھلنا سالمین غانمین امنین برحمتک یا ارحم الراحمین -

طریقہ رخصت از مدینہ طیبہ

اور وقت رخصت کے مبالغہ کرے گریہ وزاری اور آنسو بہانے مین کہ یہہ علامت
مقبولیت کی ہے پس پہرے حسرت کرتا ہوا اپنی جدائی پر حضور شریف سے
سیدہا یا الٹے پاؤن اسمین اختلاف ہے - اور خیرات کرے جو میسر ہو کہ یہہ باعث
نجات ہی ہر آفت سے اور موجب سلامتی ہی ہر ملامت سے -

اور بہتر ہے کہ مدینہ سے چہوارے مثل عجوہ برنی حلیہ کے اور خاک شفا اور

پانی ساتون کنوؤن کا اور تبرکات مثل اسکے ساتھ لیجائے اور ایسے ہی مکے سے
پانی زمزم کا اور سوا اسکے اور تبرکات ہمراہ لے لیکن جب اپنے شہر کے پاس
پہنچے کہے آئبون تائبون لربنا حامدون اور اپنے پہنچنے سے پہلے خبر کرے
اپنے گھر والون کو تا وہ استقبال کرین اور شہر مین جو مسجد پہلے ملے وہان دوگانہ
پڑہے اور گھر مین داخل ہو یہ کہتا ہوا۔

اوبًا اوبًا لربنا توبًا لا یغادر علینا حوبًا

پھر گھر مین جاکر دوگانہ تحیۃ المنزل کا پڑہے اور ہمیشہ بقیۃ العمر خیر و صلاح
مین پہلے سے زائد تر مشغول رہے کہ یہہ علامت حج مبرور کی ہے خداوند الٰہ
اس عاجز کو اور اپنے دینی بہائیون کو توفیق رفیق دے۔

آمین یا رب العالمین

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ زاد غریب معروف بہ ماہ مغرب یعنے سیاحت نامہ ملک
عرب و محل مقامات متبرکہ اسلام جناب نواب محمد عمر علیخان بہادر رئیس
باسودہ دام اللہ فیضہ باضافہ مناسک حج مطبع گلزار محمدی میرٹھ
مین باہتمام خاکسار محمد خلیل اللہ شہری رونق طبع یافت

ختم شد

کہ جملہ حق تالیف و تصنیف اس کتاب کا جناب نواب
محمد نصر علی خاں صاحب بہادر رئیس باسودہ نے ہمیشہ
کے لیے راقم کو مرحمت فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب
اہل مطابع ہوں یا تاجر اسکے طبع کرنیکا خیال نہ فرماویں
ورنہ ناحق زیربار نقصان ہونگے۔

المشتہر

محمد خلیل مہتمم مطبع گلزار محمدی واقع بیگم بازار [illegible]

نقشہ سیاحت ملک عرب جناب نواب محمد عمر علیخان بہادر والی ریاست باسودہ دام اقبالہ
مغرب
مصر
بحر سوڈان
جنوب
زنگبار
مکلا
نجف اشرف
کربلا
بغداد
بصرہ
بحرین
عباس کراچی
بمبئی
مطبوعہ گلزار محمدی میرٹھ